

قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي اَدْعُو إِلَى الدِّينِ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ اَنَا وَمَنْ اتَّبَعْنِي فَلَمْ يَكُنْ مِنْ اِلَهِينَ
 کہد میری راہ پی ہو میں اور میرے ماننے والے یقین پر ہو تم اللہ تعالیٰ کی طرف بلا تے ہیں

۷۹۶ علی طبع کتاب

شرف صحابہ الحکایت

للامام العلامة الفہامة المحدث اللیب ابی بکر احمد بن علی
 بن ثابت بن احمد بن محمد بن خطیب الحافظ البغدادی المتوفی ۷۸۰ھ
 مد اکا شکر ہے کہ امام خطیب ابو ذری رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف کردہ کتاب
 "شرف اصحاب الحدیث" عربی سب سے اردو ترجمہ بنام

فضائل محمدی

مترجمہ
 جناب الانامولوی محمد صاحب مسرت محمدیہ ڈیڑھ اخبار محمدی اجیر علیہ ازہ دہلی
 جن میں اہل حدیث کی حقانیت صداقت قدامت شرافت انکا علیہ الرسول
 وصی الرسول وارث الرسول ہونا انکا ناجی فرقہ ہونا اختلاف امت کی وقت
 بہت ہونا وغیرہ حدیث ثابت کیا گیا ہے حدیث اور اہل حدیث کی نفیست،
 رائے اور اہل رائے کی ذمت وغیرہ کا جہتوں سے پورا بیان ہے
 ماہ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ

مجموعہ المطابع دہلی میں طبع ہوئی

(بے کا پتہ)

دفتر اخبار محمدی اجیری دروازہ دہلی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(وصلے اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وسلم)
قال الشيخ الامام الحافظ ابو بكر احمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي
رحمہ اللہ :

الحمد لله الذي اصطفى الاسلام ديناً للصفوة بريته وبعث به المرسلين
الدين اختارهم من خلقه وجعلنا قوامين لتربيته وعلى ملته : ذابن
عن حريمه عاملين بسنته لا نخل حق حلالاً ونسأله التوفيق لمرشداه :
ونوغب اليه في المزيد من فضله : وصلی اللہ علی خاتم رسلہ سیدنا محمد
افضل للنبيين وخيرة الله من المخلوق اجمعين - وعلى صحابته الاخير
المنتخبين : وتابعيهم باحسان الى يوم الدين :

بسم الله الرحمن الرحيم
وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وسلم

فیخ الامام حافظ ابو بكر احمد بن علي بن ثابت خطيب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : -
سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے سزاوار ہے جس نے اپنی برگزیدہ مخلوق کے لئے دین اسلام کو پسند
فرمایا ، اور اپنی مخلوق میں سے سب سے زیادہ پسندیدہ رسولوں کی معرفت اس دین کو بھیجا ، اور
ہمیں ان کی شریعت و ملت کا پابند اور اپنے نبی کے حرم سے ملافت کر نوا ادا اور آپ کی سنتوں
کا عامل بنایا ، ہم اس کی ایسی ہی حمد و ثنا کرتے ہیں جس کے لائق وہ ہے ، ہم اوسى سے جلالی اور
بلی چاہتے ہیں ، اور ہم اوسکے فضل کی زیادتی کیلئے اوسى کی طرف رغبت کرتے ہیں ، اللہ تعالیٰ اپنے
رسولوں کے نعمت کو نپو اسے ہمارے سردار تمام انبیاء سے افضل اور تمام مخلوق سے بہتر حضرت محمد صلی اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

2416

دیباچہ

اگلے مسلمانوں کو جو دلی تعلق اور حقیقی شوق حدیث شریف سے تھا وہ محتاج بیان نہیں لیکن زقار نہ اندے جہاں مسلمانوں کی اور بہت سی خوبیوں پر ہاتھ مصاف کیا وہاں اس شیفگی میں بھی نمایاں کی کر دی۔ آج حدیث پر عمل کرنا بلکہ حدیث کا نام لینا بھی مسلمانوں میں گویا جرم سمجھا جانے لگا، اور وہ اس بدکنے لگ گئے، ہاں اس حیثیت سے تو چاہے حدیث کو مان لیں کہ ان کے امام کے فرمان کے مطابق ہو لیکن حدیث کو فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہو نیکی حیثیت سے ماننا تو کجا اگر مانتے تو کہا بھی جائے تو اس غیر مانوس آواز کو سننا بھی پسند نہیں کرتے۔ آج دین کا دار و مدار آئمینیوں کے اقوال ان کے رائے قیاس پر رکھ دیا گیا ہے اور سچ تو یہ ہے کہ حدیث سے دور کا تعلق بھی نہ رہا۔

بے نماز ہو جانا، بیعت نہ بنانا، عقائد اسلام کو کیسر بدل دینا، کھلم کھلا فسق و فجور میں مشغول رہنا، غرض کوئی جرم کوئی گناہ اس درجہ پر نہیں سمجھا جاتا جس درجہ پر اہل حدیث بن جانا، اور پروردگار راست بلا مدیہ غرض حدیث رسول مصوم صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنا۔ اگر کوئی آئین رض الیدین وغیرہ شافعی بن کر کرے تو برحق لیکن اہل حدیث بلکہ عادل حدیث ہو کر اپنی کاموں کو کرے تو لاندہ باب بے دین ادگرہ، میں تو اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اگر جماعت اہل حدیث دکنٹر اللہ سواؤ مجم نہ ہو تو حدیث کا رخا کم بدن نام بھی مٹ جائے۔

دو ذرہ کے ایسے واقعات ہمیشہ درد ناک اور دلخراش صدائوں سے بار بار توجہ دلایا کرتے تھے کہ انصاف

حدیث اور اہل حدیث پر کوئی مستقل اور جان کناب لکھنی چاہئے، شاید کہ پروردگار عالم کسی سعید روح کو عمل کی توفیق دے۔ یہ دلولہ دل میں تھا ہی جو فریضہ حج کی ادائیگی کے مبارک سفر کا زمانہ آگیا اور اسی سفر میں حرم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف بھی حاصل ہوا، وہاں کے کتب خانہ میں اسی مضمون کی ایک مبارک کتاب غزوات مجدد ملت حافظہ حدیث نبوی حضرت امام خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی بنام خرف صحابہ اہل حدیث دیکھی، خدا کا شکر سجا لایا اور بعد خوشی اوسکی نقل کرائی جو بحمد اللہ آج بح اردو ترجمہ بنام فضائل حمیری چھپ گئی اللہ تعالیٰ اس سے ہر مسلمان کو نفع بخشے اور میرے اسے توشہ آخرت بنائے، آمین!!!

محمد بن ابراہیم مدرس مدرسہ محمدیہ دادیشر
اخبار محمدی، جمہوریہ دروازہ دہلی
نوٹ:- اس کتاب کے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی مختصر سوانح عمری اور مکمل فہرست کتابت انعامیہ ۱۳۳۳ھ ۱۳۳۴ھ ۱۳۳۵ھ

فہمین ہذا کتاب المستطاب بصفحة ۱۳۵-۱۳۶- ترجمہ مصنف ہذا کتاب المعیۃ ۱۳۳۳-۱۳۳۴

وراثہا معاندۃ منہ للدين طعننا على ائمة المسلمين تہو بفقر علی العوام
 بن ہاب حمزہ فی سرسل لکلامی جہی عہد ضالین سواۃ ویعتقد انہ لیس
 بفجور الا ایاہ کفر وجہ فیما نزعہ عن حد التقلید انتسابہ الی القول بالعدل
 والتوحید وتوحیدہ اذا اعتبار کان شریکاً والحادیۃ لا ینہی عنہ تعالیٰ
 من خلقہ شریکاً وانما داوود لہ عدل عن فیم الصواب الی خلاف محکم
 السنۃ والکتاب کہ تری البائس المسکین اذا ابتلی بجاذبۃ فی الدنیا یسعی
 الی الفقیہ یتفتیہ ویعمل علی ما یقولہ فیروہ مراجعہ الی التقلید بعد
 قریۃ منہ وملزمہ حکمہ بعد صلۃ عنہ عسی ان ینکون فی حکم جاء فیہ
 من الخراف ما یمتحنج الی انعام النظر فیہ والا ستکشاف فکیف استعمل
 التقلید بعد تحریرہ وھون الاثر فیہ بعد تعظیہ ولقد کان رفضہ مالا
 ینفعہ فی الاثر والا ولی اشتغالہ باحکام الشریعۃ احرى واولی حلالنا
 ابو سعید محمد بن موسی بن الفضل بن شاذان الصیرفی بنیسا بورا بن
 ابی لعباس محمد بن یعقوب الا صرحنا محمد بن اسحاق الصغانی تناً اسحق بن

کہ احادیث رسول کی کتابیں اگر اون کے سامنے پیش کی جائیں تو انہیں ایک طرف ڈال دیتے ہیں اور یہ دیکھ
 کر ہنسی کر بھاگنے لگتے ہیں اور ان کے اوپر عمل کر نیوالوں اور انکی روایت کرنے والوں سے مذاق کرتے ہیں بعض
 دین حق کی دشمنی اور مسلمانوں کے بزرگ اماموں پر طعن زنی کر کے، لطف تو یہ ہے کہ یہ لوگ عوام میں بیٹھے کر
 بڑے فخر سے ڈینگ لیتے ہیں کہ ہماری تو عمر علم کلام میں گزری اپنے سوا یہ اور تمام لوگوں کو گمراہ جانتے ہیں
 اور کمال یہ ہے کہ بس نجات وہی پائیں گے اسلئے کہ وہ کسی کی نہیں مانتے اور اپنے تمکین عدل اور توحید
 والے جانتے ہیں حالانکہ اگر عور سے دیکھا جائے تو انکی توحید شرک والحادیہ اسلئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے
 شریک اور مخلوق میں سے ادروں کو بھی جانتے ہیں، ان کے عدل کو بھی اسی طرح اگر جانچا جائے تو وہ
 یہ ہے کہ یہ لوگ صحیح اور ٹھیک راستے سے ہٹ کر کتاب و سنت کے مضبوط احکام کے خلاف ہو گئے
 ہیں، تم دیکھو گے کہ ایسے پتھر فقیروں کو جب کبھی کسی مسئلہ کی ضرورت پڑتی ہے تو کسی فقہ کے جاننے
 والے کی طرف پھرتے ہیں اسی سے مسئلہ دریافت کرتے ہیں اور اسی کے قول پر عمل کا دار و مدار رکھتے
 ہیں پھر اسی فتوے کو دوسروں تک پہنچاتے رہتے ہیں اور پورے قلعہ پہ جلتے ہیں حالانکہ اپنے
 سین میں حقیقت جانتے ہیں لیکن اول ان کو چٹ جاتے ہیں پس ادھر تو بیٹھا ادھر اوجھار دیکھا عمل ہوا

اما بعد وفقكم الله عز وجل لحل الخبايا عصمتنا وایا کون فتحنا المبدع
والشبهات فقد وقفنا علی ذکر تع من عتب المبتدعة اهل السنن والآثار
وکنهم علی من شغل نفسه بسماع الأحادیث حفظ الأخبار وتکلیفهم
بصیح ما نقله الی الأئمة الأئمة الصادقون واستمر انهم باهل الحق فیما وضعه
علیهم المحدثین بالله يستلزم بیهم ویملهم فی طغیانهم یعمهون (ولیس
ذات عجیبا من صبتخی الهوی من أضلهم الله عن سلوک سبیل الهدی
ومن وضع شأنهم الدلی علی خذلانهم صلح فھو عن النظر فی احکام
القرآن ودرکھم الاحتجاج بآیاتہ الواضحة البرھان واطراحھم السنن
من وراثتھم وتحکمھم فی الدین بآرائھم فالحدث منهم منھوم بالغلل
وذوالسنن مقتون بالکلام الجدل قد جعل دینہ غرضا لخصومات ارباب
نفسہ فی مراءتھم الھلکات ومناجی الشیطان رفع الحق بالشبهات اعرس
علیہ، بعض کتبہ لاحکام المتعلقہ بآثار نبینا علیہ افضل المصلاة و
السلام منینہا جانباً وولفی اھلباً عن النظر فیہا تستغنی من حاملھا

علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجئے، اور آپ کے بہترین اور نزدیک صحابہ پر اور قیامت تک جو بھی بھلائی کے ساتھ
ان کا پیروی کریں، حمد و صلوة کے بعد، اللہ عز و جل تمہیں بھلائیوں کی توفیق دے اور ہم سیکو چوتوں اور شک شبہ و
چپا سے تھوڑے جو ذکر کیا کرتے ہیں لوگ سنت و احادیث کے پابند لوگوں پر عیب گیری کرتے ہیں اور حدیث کے پٹھنے
اور یاد کرتے ہیں پر غصہ زنی کرتے ہیں اور جو کچھ وہ پاک نفس سچے امر سے صحیح طور پر نقل کرتے ہیں اسکی تکذیب کرتے
ہیں، اور محدثین کی باتیں لیکر حق والوں کا مذاق اڑاتے ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھی استہزاء کرتا ہے اور انھیں
اونکی گمراہی میں اور بڑھاتا ہے اور وہ سرکش ہوتے جاتے ہیں۔ تو جان لو کہ خواہش کے پیروکار لوگ اور
جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی سیدھی راہ سے بہکا دیا ہے اور کیا یہ کام کوئی تعجب خیز امر نہیں، انکی ذلت
تو اسی سے ظاہر ہے کہ انہیں نہ تو قرآن کریم کے احکام پر نظر ہے نہ اوس کی کھلی آیتیں اور انکی دلیل
ہیں، بلکہ ان لوگوں نے حدیث رسول کو پس پشت ڈال دیا اور خدا کے دین میں اپنی رائے
قیاس کا دخل و دیدیا، ان کے دوسرے لوگ ہر لیاقت میں پڑ گئے اور ان کے عمر رسیدہ لوگ بکواس اور حجت
بازی میں مشغول ہو گئے، ان لوگوں نے اپنے دین کو بھگڑاؤں کا نشانہ بنا لیا اور ہلاکت کے گڑھے
میں اور شیطان کے پھندوں میں اپنی جانیں ڈالیں، شک شبہ سے حق اٹھ گیا اور اس حالت کو پہنچ گئے

تثنا الفضل بن زریاد قال سألت أبا عبد الله يعني أحمد بن حنبل عن
 أنكر أبي سفيان ما أظهر فكلهم وجهه ثم قال إنما جاء بك وهو من هذا الكتيب
 التي وضعوها تركوا آثار رسول الله صلى الله عليه وسلم أقبوا على هذه
 أنكتب حدثنا أبو الحسن محمد بن عبيد الله بن محمد الجعفي ثنا أبو بكر
 أحمد بن سلمان النجاد ثنا عبد الله بن أحمد بن حنبل ثنا أبي ثنا عبد الرحمن
 بن مهدي قال سمعت مالك بن أنس رحمه الله يقول سن رسول الله
 صلى الله عليه وسلم وولاية الأئمة بعد سننا إلا خذ بها تصديق الكتاب لله
 عز وجل استكمال بقاء الله قوة على دين الله تعالى من عمل بها مهتد من
 استنصر بها منصور فمن غالفها أتبع غير سبيل المؤمنين وولاية الله عاتق
 حدثنا أبو سعيد محمد بن موسى الصيرفي ثنا أبو العباس محمد بن
 يعقوب الأصم ثنا العباس بن الوليد بن مزبد البصري ثنا أبي قال سمعت
 الأئمة رضي الله عنهم يقول عليك بأئمة من سلفك إن رفضك إنما من أياك
 ورائي إنما جئت إن زحزحوا بالقول فإن الأئمة يتجلى دانت على طريق مستقيمة
 حدثنا الحسن بن أبي بكر نا عبد الله بن أسحق بن إبراهيم البخوي حدثنا

بلا آئی ہے۔ انہی کتابوں کی وجہ سے احادیث رسول کو لوگوں نے چھوڑ دیا اور ان کتابوں
 کی طرف توجہ ہو گئے۔ حضرت امام مالک کا قول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے
 بعد کے خلفاء نے جو طریقے مقرر فرمائے ہیں انہیں مضبوط تھا سنا اللہ عز وجل کی کتاب کی
 تصدیق ہے اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور اس کے دین کے عمل پر قوت ہے سنت پر
 عمل کرنا الابدایت والاہ ہے۔ ان سے چھٹنے والا غالب ہے۔ انہیں پیچھے ڈالنے والا سلاطین
 کی راہ سے ہٹا ہوا اور بُرائی میں پھنسا ہوا ہے۔ امام اوزاعی فرماتے ہیں۔ بزرگان سلف
 سے جو احادیث منقول ہیں انہی پر عامل رہو اگرچہ لوگ تمہیں چھوڑ دیں لوگوں کی رائے
 قیاس کی تابعداری سے بچو اگرچہ وہ اپنی ان باتوں کو بناؤ سنگھار کر کے پیش کریں اگر
 ایسا کر دے گا تو آخر دم تک سیدھی راہ پر قائم رہو گے۔ یزید بن ذریع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے
 ہیں کہ رائے قیاس کو نپوالے اور اس پر چلنے والے لوگ سنت رسول اور حدیث پر پیڑھے
 دشمن ہیں۔ امام خطیب فرماتے ہیں اگر یہ رائے قیاس جیسی مذہب جو نپوالے لوگ اون

عیسیٰ سمعت مالک بن انس رحمہ اللہ یعیب الجملال فی الدین یقول
 کلما حائنا رجل اجل من رجل اردنا ان نرد ما جاء به جبریل علیہ
 السلام انا انبی صلی اللہ علیہ وسلم حل ثننا ابو القسم عبد الرحمن
 بن محمد بن عبد اللہ السراج بنیسا بورنا بشی بن احمد الا سفر ایدی ثنا
 جعفر بن محمد القرما فی ثنا بستی بن الولید سمعت ابیوسف رحمہ اللہ یقول کان
 یقال من طلب الدین بالکلام تزندق ومن طلب غریب الحدیث کذب
 ومن طلب المال بالکیمیاء افسل ثننا الشیخ ابو منصور محمد بن
 عیسیٰ بن عبد العزیز البزاز یحدثنا عبد اللہ بن سعید القاضی
 یزید ویرثنا عبد اللہ بن جہب الحافظ الدینوری ثنا زید بن اخزم ثنا
 ابو داود الطیالسی قال قال سفیان الثوری رحمہ اللہ تعالیٰ انا الدین
 بالکلام فاسیس بالمرای انا الدین بالکلام فاسیس بالمرای انا الدین بالکلام
 فاسیس بالمرای حل ثننا ابو الحسن علی بن احمد بن محمد بن بکر ان البغوی
 بالبصری ثننا ابو علی الحسن بن محمد بن عثمان الفسوی ثنا یعقوب بن سفیان

حالانکہ بہت ممکن ہے کہ اس کے فتویٰ غلط ہوں اور ان میں غور و خوض کی ضرورت ہو، ہم نہیں سمجھ سکتے کہ
 تقلید کو حرام جان کر پھر بھی اسے کیوں حلال کر لی جاتی ہے؟ اور ایک گناہ کو کثیر جانتے ہوئے پھر اسے کس طرح آسانی
 سے کرنے لگتے ہیں؟ سچ تو یہ ہے کہ جو چیز دنیا اور آخرت میں کوئی نفع نہ دیکھے اسے پھینک دینا اور رکھنا شرعیت
 پر کاربند ہو جانامی زیادہ مناسب اور افضل ہے۔ تمہیں یہ سب حضرت امام مالک کا یہ فرمان پہنچا ہے کہ
 وہ اس حجت بازی کو ناپذیر کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ایک بڑے بولہ شخص آج ہمارے پاس آیا ہے اسکی مانی
 پھر اس سے زیادہ تیز زبان کوئی اور آیا ہے اسکی مانی تو پھر جبریل علیہ السلام جو وحی لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے پاس آئے وہ تو سب وہ ہو جائیگی۔ حضرت ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ بزرگوں کا مشہور قول ہے کہ
 دین اسلام کو جو شخص علم میں ڈھونڈے وہ بیدین ہے اور جو عجیب غریب حدیثوں کے پیچھے چلے جائے
 وہ مجنون ہے اور جو کیمیاء سے مال تلاش کرے وہ مفلس ہو گا۔ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے
 تین مرتبہ فرمایا کہ دین صرف احادیث میں ہی ہے رائے قیاس میں نہیں۔ فضل بن وید نے حضرت
 امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے کراہیسی اور اوس کے خیالات کی نسبت دریافت کیا تو آپ نے ناراض
 ہو کر فرمایا کہ یہ بدو دفتر کے دفتران لوگوں نے رائے قیاس کے کہہ لئے ہیں انہی سے دین پر

و ذکر فضائلہم و آثارہم و تنسیخ اخبارہم و مناقبہم مبلغ اعمارہم و بیان نسبہم
 و فیہ تفسیر انقرآن العظیم و ما فیہ من النباء و ذکر الحکیم اقاویل الصواب
 فی الاحکام المحفوظة عنہم تسمیة من ذهب الی قول کل واحدہم من الائمة
 الخافین و الفقہاء المجتہدین قد جعل لہ اہلہ امرکان الشریعة و ہدایہم
 بہم کل بدعة شنیعة فہم امناء اللہ فی خلیقۃ و الواسطة دین النبی
 وامتہ و المجتہدین فی حفظ ملتہ انوارہم زہرۃ و فضائلہم سائرۃ آباءہم
 باہرۃ و مذاہبہم طاہرۃ و حججہم قاہرۃ و کل قنۃ تختیز الی ہوی ترجع الیکہ تستحسن
 لہا یا تعلف علیہ سوی صحاب الحدیث فان لکتاب عدتہم السنہ حجتہم الرسول
 فقتلہم الیہ نسبتہم لا یرجون علی الاہل و لا یلتفتون الی الاراء یقبل منہم ما روا
 عن الرسول و ہما امونون علیہ العدل و حفظۃ الدین و خزنة و اوعیۃ العلم
 و حلتہ اذا اختلف فی حدیث کان الیہ مرجع فما حکموا بہ فہو المقبول
 المسموع منہم کل عالم فقیہ و امام رفیع نبیہ و زائد فی قبیلنہ و خصوص بعضہ

و قارئ متفق و خطیب محسن ہوا لجمہور العظیم سبیلہا المسبیل
 قول کی طرف مائل ہے وغیرہ تمام باتیں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اہل حدیث کو شریعتی ارکان
 بنائے ہیں انہی کے ہاتھوں ہر بری بدعت کا ستیاناس ہوتا ہے، اللہ کی مخلوق میں یہ اللہ کے
 امین ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کے درمیان واسطہ ہیں۔ آپ کے دین کے حفظ اور یاد
 کرنے میں پورا اہتمام اور کامل کوشش کر نیوالے ہیں۔ اون کے انوار روشن ہیں، اون کے
 فضائل مشہور ہیں، اون کی نشانیاں ظاہر ہیں، اون کا مذہب پاک ہے اون کی دلیلیں بچتہ
 ہیں، ہر فرقہ کسی نہ کسی خواہش کی تابعداری میں پڑا ہوا ہے اور کسی نہ کسی کی رائے قیاس کو
 اچھا جان کر اس پر جویم گیا ہے، لیکن المحدث کی جماعت ہے کہ ان کا ہتھیار صرف کتاب اللہ
 ہے اور ان کی دلیل صرف حدیث رسول اللہ ہے۔ ان کے امام صرف خدا کے پیغمبر ہیں انکی
 نسبت بھی صرف حضور ہی کی طرف ہے (یعنی محمدی)، وہ خواہشوں کے پیچھے نہیں پڑتے وہ
 رائے قیاس کی طرف التفات بھی نہیں کرتے۔ وہ رسول کی حدیثوں کے روایت کرنے والے
 ان کے امین اور نگہبان ہیں یہ دین کے محافظ اور اس کے خزانچی ہیں یہ علم کے بھرپور ظرف اور
 صحیح علم والے ہیں جس حدیث میں اختلاف ہوا اور سکا فیصلہ وہی کریں گے۔ اونہی کا حکم

الحسن بن علی ثمالی بن احمد بن الحسن صاحب الفہمی قال سمعت زید
 بن ذریع رحمہ اللہ يقول اصحاب الرأی اعداء السنة قال الخطیب غلو
 ان صاحب الرأی لمد موم تشغل نفسه بما ينفعه من العلوم وطلبت من
 رسول رب العالمین واقتفى آثار الفقهاء المحدثین لوجد في ذلك ما يغنيه
 عما سواه واكتفى بما رواه عن رب العالمین لان الحديث يشتمل على معرفة
 اصول التوحيد وبيان ما جاء من الوعد الوعد صفات رب العالمین
 تعالى عن مقارنات المحدثین والاخبار عن صفة الجنة والنار ما اعداه الله
 فيها للمتقين والفجار ما خلق الله في الارضين والسموات من صنوف
 العجايب عظيم الايات وذكر الملئكة المقربين ونوع المصالحين المستحقين
 وفي الحديث قصص الانبياء واخبار الزهاد والاولياء ومواعظ ابلغاء
 وكلام الفقهاء وسير ملوك العرب والعجم اقاصيل متقدسين من الامم
 وشرح مغاذي الرسول وسياياه وجمال احكامه وقضاياها وخطبه
 وعظاته واعلامه ومعجزاته وعدة انزواجه واولاده واصحابه
 علوم میں اپنے آپ کو مشغول کرتے جو انہیں تسخیر پہنچا سکتے ہیں اور اگر یہ لوگ رسول رب العالمین کی حدیثیں
 طلب کرتے اور فقہار محدثین کے آثار کی افتاد کرتے تو وہ خود دیکھ لیتے کہ انہیں کسی اور چیز کی ضرورت
 باقی نہ رہتی۔ حدیثیں انہیں اسے قیاس سے بے نیاز کر دیتیں اس لئے کہ علم حدیث میں ہول
 توحید وعدے وعید رب العالمین کی صفات جنت ووزن کا ذکر بچھے برسے لوگوں کا انجام
 آسمان وزمین کے عجائبات ملائکہ مقربین کا ذکر صفت باندھ کر عبادت کرنے والے تسبیح و
 تقدیس بیان کرنے والے فرشتوں کا بیان، نبیوں اور رسولوں کے واقعات، راہدوں اور
 اولیاء اللہ کے ذکر، بہترین نصیحتیں اور وعظ سمجھ بوجھ والے بزرگوں کے کلام عرب و عجم
 کے پادشاہوں کی سوانح، اعلیٰ استوں کے قصے، رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات جہاد
 و جنگ، آپ کے احکام، آپ کے فیصلے آپ کے وعظ اور خطبے، آپ کی نبوت کی نشانیاں اور معجزے
 آپ کی بیویوں کے اولاد کے رشتہ داروں کے اصحاب کے احوال ان کے فضائل و مناقب
 اخبار، ان کے نسب، ان کی عمریں، قرآن کریم کی تفسیر اور سنی خبروں اور سنی نصیحتوں کا بیان
 صحابہ کرام کے احکام اسلامی میں محفوظ فیصلے۔ ائمہ کرام اور فقہاء مجتہدین میں سے کون کون کس کس کے

اہل الہدایہ والہدایہ شیخاً من ائمتنا فقد جعل رب العالمین الطائفة
 المنصورة حراس الدین وصوف عنہم کبد المعاندین لئلا تمسکھم بالشرع
 المتین واقتفاہم اثار الصحابة والتابعین نشانہم حفظ الایثار قطع
 المغاویہ والافکار رکوب البداری والنجار فی اقتباس ما شرع المرسل
 المصطفی لا یخرجون عنہ الی رأی لا ہوئی قبلوا شیئہ قولاً وفعلاً وحسب
 سنتہ حفظاً ونقلاً حتی بیوا بذلت اصلہا وکانوا احق بہا واهلہا فکر
 من ملحد یروم ان یخلط فی الشریعة ما لیس منہا واللہ تعالیٰ بذکرہ محاب
 الحدیث عنہا فہم الحفاظ لا مرکانہا والقوامون بامرہا و نشانہا ادا صدف
 عن الدخاع عنہا فہم دونہا یناضلون او تلک جزئہ اللہ الا ان حزبہ اللہ
 ہلک المفلحین حل ثناء ابو الحسنین محمد بن الحسن بن احمد الہواری تننا
 الحسن بن عبد اللہ بن سعبدا العسکری تننا عبد ان یعنی عبد اللہ بن احمد
 بن موسیٰ حد ثنائید بن الحریث تننا عبد اللہ بن حرلش عن العوام بن
 حو شیب عن شہر بن حو شیب عن معاذ بن جبیل راضی اللہ عنہ عن النبی

نکبان ثانی ہے اور دشمنان دین کے ہتھکڑے بے اثر کر دے میں اسلئے کہ وہ شرع متین کو مضبوط رکھنے
 والے اور صحابیہ و تابعین کی روش پر قائم ہیں۔ اٹکا کام ہی یہ ہے کہ حدیثوں کو حفظ کریں اور اس کی تلاش
 میں تری خشکی جنگل اور پہاڑ چھان ماریں نہ کسی کی رائے قیاس کو دل میں وقت دیں نہ کسی کی نفسانی
 خواہشوں کی پیروی کریں۔ یہی وہ جماعت ہے جس نے سنت رسولؐ کو زبانی بھی یاد کیا اور عمل بھی
 اسی پر رکھا جنہوں نے دل میں بھی اسی کو جگہ دی اور نقل بھی اسی کو کیا۔ کھرے اور کھوٹے کو الگ
 الگ کر دکھایا۔ حقیقتاً یہ انہی لوگوں کا حصہ تھا اور یہی اس کے اہل تھے۔ بہت سے لمحوں نے
 ہر چند پا کر اللہ کے دین میں خلط ملط کریں لیکن اس پاک جماعت کی وجہ سے اون کی کچھ دہل
 سکی ارکان دین کے محافظ امر دین پر قائم ہی لوگ ہیں۔ جب کبھی موقع آجائے یہ حدیث رسولؐ
 کے بچاؤ کے لئے اپنی جانوں کو ہتھیلیوں پر لے کر باہر نکل آتے ہیں۔ یہی لوگ خدائی لشکر ہیں اور
 اور بالیقین یہ خدائی لشکر ہی فلاح پائیگا۔ ایک اور حدیث میں اتنی زیادتی بھی آئی ہے کہ حفصہؓ
 نے فرمایا اس علم حدیث کو ہر بعد والے زمانے میں عادل لوگ لیں گے جو زیادتی کر نبیوں کی
 زیادتی اور باطل پرستوں کی حیلہ جوئی اور جاہلوں کی معنی سازی اس سے دور کرتے رہیں گے۔

المستقیم کل مبتدع باعقادہم یتظاہر علی الافصاح بغیر مذاہبہم
 لرویتہا سو من کاد ہم قصہ اللہ من عاندہم خذ لہ اللہ لا یضیہم من خذلہم
 ولا یفلح من اعز لہم المحتاط لدنہ الی ارشاد ہم فقیر وبصر الناظر بالشہر
 الیہم حسین وان لہ علی نصر ہم لقد یزحل ثنا ابو بکر احمد بن عمر الدلال
 اثنا ابو محمد جعفر بن محمد بن نصیر الخلدی ثنا خلف بن عمر العکبری ثنا
 سعید بن منصور ثنا عبد الرحمن بن زریاد عن شعبۃ عن معاویۃ بن قیس
 عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال ناس من امتی منصوبین لا یضیہم
 من خذلہم حتی تقوم الساعة حللنا محمد بن احمد بن رزق البزار ثنا
 محمد بن العباس العاصمی ثنا ابو اسحق احمد بن محمد بن یونس المہرزی الحافظ
 ثنا عثمان بن سعید الدارمی قال قال علی بن المدینی رحمہ اللہ علیہ خذل
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال طائفة من امتی ظاہرین علی الحق لا یضیہم
 من خالفہم قال ہذا ہل الحدیث والذین یتعاہدون مذاہب لرسولہ

ویدبون عن العلم لولا ہم لم یجد عند المعتزلة والمرافضة والجمہیۃ و

شاہانیکہ اور مانا جائیگا۔ سجدہ رکعتی پانچ پانچ تہا۔ کامل زائد پورے فاضل زبردست قاری بہترین
 خطیب ہیں یہی جمہور عظیم انہی کو کہا جاتا ہے، انہی کی راہ سیدھی راہ ہے، بدعتیوں کو رسوا کرنے
 والے ہی ہیں، ان کے مخالف اپنے عقائد کے انہار پر بھی قادر نہیں ہیں، ان کے ساتھ فن فریب
 کرنے والوں کو ضایع کیا جائیگا، ان سے دشمنی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ ذلیل و رسوا کرے گا، انکی برائی
 چاہنے والے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے، انہیں چھوڑنے والے ہرگز فلاح نہیں پاسکتے
 ہر وہ شخص جو اپنے دین کا بچاؤ چاہتا ہو ان کے ارشاد کا محتاج ہے ان کی طرف بری نگاہ سے

دیکھنے والوں کی بنیائی ضعیف ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی مدد پر قادر ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 فرماتے ہیں میری امت میں سے ایک جماعت حتیٰ پر ہمیشہ باقی رہے گی، اللہ انکا مددگار ہوگا ان کے
 دشمن انہیں ضرر نہ پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ قیامت آجائے۔ علی بن مدینی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث
 کی شرح میں فرماتے ہیں اس سے مراد جماعت الہدیث ہے جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
 دین مانتے ہیں اور آپ کے علم کی حفاظت کرتے ہیں۔ اگر یہ نہ ہوتے تو ہم معتزلہ رافضی جمعیہ مرجعہ اور
 رائے قیاس والوں کے سامنے کوئی حدیث پیش نہ کر سکتے اللہ تعالیٰ نے اس منصوبہ جماعت کو دین کی

التبلیغ عنہ، وفضل النقل لما سمع منه ثم ساروا عن الصحابة التابعين
ومن بعدهم من العلماء الخالفين في شرف اصحاب الحديث وفضلهم
وعلمهم بتبليغهم وعما سنهم ائمن كونه ومعالمهم لما تفرقوا
الله عز وجل ان ينفعنا بحجته ويحيينا على سنته ويميتنا على ملتهم
ويجشونا في نهرهم تهخا انه بناخبر بصياد وهو على كل شئ قدير

باب ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في الحث على التبليغ والحفظ عنه

قوله صلى الله عليه وسلم بلغوا عني ولو آية وحدثنا ابو اعلى
حدثنا ابو نعیم احمد بن عبد الله بن احمد بن اسحق الحافظ باصبيه ان
تنا عبد الله بن جعفر بن احمد بن فارس ثنا ابو مسعود احمد بن القرات
المرادي ثنا ابن نمير عبد الله بن احمد بن احمد بن احمد بن موسى

اسے بیان کرو گیا جس سے اہل حدیث کے فاعل ان کے درجات ان کے مناقب اور ان کی برگیاں معلوم
ہو گئی۔ اللہ عزوجل سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں ان کی محبت کی وجہ سے نفع دے اور ان کی طریقہ پر زندہ
رکھے اور اسی پر بسے اور انہی کیساتھ شریک کرے وہ خبر رکھنے والا جانتے والا اور ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی حدیثیں حفظ کرنے اور انہیں دوسرے تک پہنچانے کا حکم دینا
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ میری ایک بھی حدیث یاد ہو تو پہنچا دو میری حدیثیں بیان کرو اور جو تمہارے ہاتھ میں

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری ایک ہی
حدیث یاد ہو تو بھی پہنچا دو۔ نبی اسرائیل کی باتیں بیان کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں مگر جان بوجھ کر جھوٹ
بولنے والا چھپی کر۔ اس حدیث کی کئی سندیں ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نبی اسرائیل کی باتیں بیان کرنے میں حرج نہیں میری حدیثیں روایت کرو اور جبہ پر جھوٹ نہ بولو۔
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ حاضر شخص غیر حاضر کو پہنچا دے

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبر دو اور ہو جاؤ۔ ہر حاضر کو چاہئے

صلی اللہ علیہ وسلم مثل حدیث قبلہ قال یحییٰ ہذا العلم من کل خلف
عدولہ ینفون عنہ تخریف الغالبین وانتحال المبطلین وتاریل الجاہلین
حدثننا الحسن بن ابی طالب ثنا ابو عمر محمد بن العباس الحرار
ثنا ابو بکر بن ابی داؤد حدثننا احمد بن سنان عن رجل ذکرہ انہ
سراعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المناظر کانه قاضی بن حلفین
فی احادہما احمد بن حنبل و فی الاخری بن ابی داؤد والنبی صلی اللہ علیہ وسلم
یقول فان بکفرہا ہو لواء واشام النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی ابن ابی داؤد
واصحیہ بہ فقد وکلنا بہا قوما لیسوا بہا بکافرین واشام الی احمد بن حنبل
واصحیہ بہ ضعیفہ عنہم قال الخطیب قد ذکر ابو یحییٰ عبد اللہ بن مسلم
بن فنیسہ فی کتابہ المؤلف فی تامل مختلف الحدیث ما یتعلق اہل البدیع
من الطعن علی اصحاب الحدیث ثم ذکر من فساد ما تعلقوا بہ ما فیہ
مفنع لمن وفقہ اللہ امر شدائد و رذائلہ فی قصدہ وانا اذکر فی ہذا
الکتاب انشاء اللہ ما رعی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الحدیث علی

احمد بن سنان فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو جماعتوں
کے درمیان تشریف فرما ہیں۔ ایک حلقہ میں حضرت امام احمد بن حنبلؒ ہیں اور دوسرے میں ابن ابی داؤد
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کی آیت **فَإِنْ يَكْفُرْ بِهَا فَيُكْفَرْ بِهَا** لار یعنی اگر یہ لوگ اس کے ساتھ کفر کریں
پڑھتے ہیں اور آپ اشارہ کرتے ہیں ابن ابی داؤد اور اس کے ساتھیوں کی طرف جاہل الرائے
تھے۔ پھر پڑھتے ہیں **فَقَدْ وَكَلْنَا بِهَا قَوْمًا لِّيُكْفَرُوا بِهَا** بکافر بنیئے تو مجھے ایک ایسی قوم بھی اسکی
طرزاً رہنمائی ہے جو اس کے ساتھ کبھی کفر نہیں کریگی اور آپ اشارہ کرتے ہیں حضرت امام احمدؒ
اور ان کے ساتھیوں کی طرف۔ امام خطیبؒ فرماتے ہیں کہ ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہؒ اپنی کتاب
تأمل مختلف الحدیث میں بدعتی گروہ جو اعتراضات المحدث پر کرتے ہیں انہیں بیان کر کے اذکار
پورا جواب دیتے ہیں جو کہ ایک اس شخص کو جو نیک نیتی کے ساتھ خدا کی جانب سے توفیق والا ہو تو
کافی دانی ہیں۔ اب میں بھی اپنی اس کتاب میں انشاء اللہ تعالیٰ بیان کروں گا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کس
طرح لوگوں کو اپنی حدیثیں پہنچائے کا حکم فرمایا ہے اور کسی کی غیبتیں اور نہیں دلائی ہیں ایسی حدیثوں کے نقل
کرنا کہ کیا فضیلتیں ہیں پھر میں اس بارے میں صحابہ اور تابعین اور علمائے دین سے بھی جو چاہئے وار دہے

الحسن بن جعفر بن محمد السمسار ثنا أبو شعيب الحارثی حدثنی یحییٰ بن عبد اللہ ح وحدثنی محمد بن علی بن الفقیہ الحارثی ولفظ الخبر کہ انا عمر بن ابراہیم المقرئ انا عبد اللہ بن محمد بن عبد الغزیز ثنا ابو خثیمہ ثنا الولید بن مسلم قالوا ثنا الاوزاعی ثنا الحسن بن عطیة ثنا ابو کبشہ ان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حدثنہ انه سماع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقول بلغوا عنی ولو آية وحدثنی عن بنی اسرائیل ولا حرج ومن کذب علی متعمدا فلیتبؤ مقعده من النار الفاطمہ فی المتن سواء قال الخطیب وهكذا امرہ عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان عن حسان بن عطیة حدثنی ابو محمد الحسن بن علی بن اسمعيل بن یسار النیسابوری بالبصرة ثنا ابو بکر محمد بن احمد بن محمویہ العسکری حدثنی محمد بن کثیر الصوی ثنا الغریابی عن ابن ثوبان عن حسان بن عطیة عن ابی کبشہ السلولی عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلغوا عنی ولو آية وحدثنی عن بنی اسرائیل ولا حرج ومن کذب علی متعمدا فلیتبؤا وسلم لے خطبہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ترو ترازہ خوش و خرم رکھے اوس بندے کو جو میری باتیں سنے اور میں محفوظ رکھے پھر او نہیں پہنچا دے جنہوں نے نہیں سنی۔ بعض فقہ والے بے فکر ہوتے ہیں اور بعض فقہ والے جنہیں پہنچاتے ہیں وہ ان سے زیادہ فقیہ ہوتے ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی یہ حدیث روایت کی گئی ہے۔ حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص علم حدیث کو طلب کرتا ہے اس کے چہرہ پرتازگی کے آثار ہوتے ہیں اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو ترو ترازہ رکھے جو میری حدیث سنے اور پھر نہ سائے۔

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ جو شخص میری اس کے کو چالیں حدیثیں حفظ کرے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری امت کے لئے چالیں حدیثیں روایت کرے دین کے بارے میں حفظ کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے فقیہ اور عالم بنا کر اٹھائے گا۔ اور روایت میں ہے کہ حضور نے فرمایا جو شخص میری امت کے لئے چالیں ایسی حدیثیں یاد کرے جن کی وہ نہیں ضرورت ہو لہٰذا حلال حرام کے سائل کی اللہ تعالیٰ

بن الفضل البصری ثنا ابو حامد احمد بن محمد بن شعيب ثنا سهل
بن عامر العتکی ثنا محمد بن القاسم الاسدی ح وحد ثنا ابو الحسن
محمد بن الحسن بن محمد بن الفضل لقطان انا عبد الله بن جعفر بن
درستویہ النخعی ثنا یعقوب بن سفیان ح وحد ثنا ابو الحسن
علی بن احمد بن عمر المقرئ ثنا حبيب بن الحسن القزازی ثنا ابو مسلم
ابراہیم بن عبد الله البصری قال ثنا ابو عاصم ح وحد ثنا ابو القاسم
علی بن محمد بن علی الایادی ثنا احمد بن علی بن یوسف بن خلاد العطار
ثنا الحارث بن محمد التمیمی ثنا عاصم بن علی ثنا اخي الحسن بن علی
ح حدثنا القاضي ابو العلاء محمد بن علی بن یعقوب بواسطی انا احمد
بن جعفر بن حملان ثنا بشر بن موسی ثنا معویة بن عمر عن ابی اسحق
القمزری کلهم عن الاوزاعی ح حدثنا ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الله
بن بشران المعدل ثنا ابو بکر محمد بن جعفر بن محمد الادیانی الثعالبی ثنا
ابن الطیاح بن محمد بن مصعب ح حدثنا علی بن ابی علی المعدل انا

کہ وہ غیر حاضر کو پہنچا دیا کرے بعض وہ لوگ نہیں پہنچا یا جائے پہنچا تو اسے سے بھی زیادہ گہرا اثر
رکھنے والے ہوتے ہیں۔ دوسری سندیں اتنی زیادتی ہے کہ حضورؐ نے یہ فرمان حجۃ الوداع میں فرمایا تھا
حضرت اسماء بنت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا تم میں سے جو حاضر ہیں
وہ غائب کو پہنچا دیں یہ حدیث تو مطول ہے لیکن یہاں مختصر بیان کی گئی ہے۔ ابو حاتم نازیؒ فرماتے ہیں
علم کو پھیلانا ہی علم کی زندگی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں سنانا اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔
ایماندار کا تو یہ سچاؤ ہے اور رضی اور محمد شخص پر خدا کی حجت ہے امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں جب
برعین نکلتی ہیں اور اہل علم غائب رہتے ہیں تو آگے چلکر وہ سنت سچی جانے لگتی ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص کیلئے دعا کرنا جو حدیثیں پڑھے اور پڑھا کرے
حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ
تو تازہ رکھے اس شخص کو جو ہماری حدیثیں سنے اور ہمیں حفظ کرے پھر جس طرح اس طرح پہنچاؤ
بعض فقہ والے فقہہ نہیں ہوتے اور بعض فقہ والے جیسے پہنچاتے ہیں وہ اُسے زیادہ فقہہ ہوتے
ہیں۔ حضرت عبید بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ منی میں خیف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ

محمد بن عمرو بن البختری المزنی حدثنا محمد بن احمد بن ابی العوام عبد
الملك بن محمد قاروتنا ابو عامر ح و اخبرني ابو الحسن علي بن احمد
بن محمد بن داود المزني حدثنا احمد بن سليمان النخعي حدثنا
عبد الملك بن محمد بن عبد الملك بن عمرو ابو عامر لعقدى ثنا
قرق بن خالد عن محمد بن سيرين حدثني عبد الرحمن بن ابي بكر و جرح
افضل في نفسي من عبد الرحمن حميد بن عبد الرحمن عن ابي بكر قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا فليبلغ الشاهد منكم الغائب
قرب مبلغ او عي من سامع واللفظ لحديث قررة حدثنا القاضي
ابوبكر احمد بن الحسن البخيري بنيسابور ثنا ابو علي محمد بن احمد
بن محمد بن محقق الميلى ثنا ابو عبد الله محمد بن يحيى الذهلي
حدثنا عبد المزني عن معمر بن ايوب عن ابن سيرين عن عبد الله بن
ابى بكر عرابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال في حجة الوداع فليبلغ
شاهدكم عن غائبكم قرب مبلغ او عي من سامع حدثنا علي بن محمد

جب وہ آئیں تو ان کی بہترین خبر خواہی کرنا۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ان
(طالب حدیث) کو جانوں کو دیکھتے تو بیانتہ فرماتے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی
وصیت پر ہمیں مرتبا ہو۔ حضورؐ ہمیں حکم ہے کہ ہم تمہیں کث دگی کے ساتھ اپنی مجلسوں
میں ملکر دیں تمہیں احادیث رسولؐ سنائیں تم ہمارے خلیفہ ہو اور اہل حدیث ہمارے بعد
ہمارے خلیفہ ہیں۔ جنہوں نے مسلم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہمارے اثر و عام اور بھیر کیوہ سے
حضرت حسین جعفری گھبرا گئے اور ان کی جوتی کا تہہ بھی ٹوٹ گیا تو غضبناک ہو کر کہنے لگے کہ جو
شخص لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے حدیث ڈھونڈے وہ جنت کی خوشبو بھی نہ
پائیگا جب ان کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو اپنی سند سے حدیث بیان کی کہ آخر زمانے میں ایک قوم
آئیگی جو علم حدیث طلب کریگی جب وہ تمہارے پاس آئیں تم انہیں قریب کرنا اور انہیں سیر دی
حدیث سنانا۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ اسلام غریب سے شروع ہوا اور غریب سے ختم ہوگا پس غریب کو
نوشہ خیری ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

۲
محمد بن عمرو بن البختری المزنی
حدثنا محمد بن احمد بن ابی العوام عبد
الملك بن محمد قاروتنا ابو عامر ح و اخبرني ابو الحسن علي بن احمد
بن محمد بن داود المزني حدثنا احمد بن سليمان النخعي حدثنا
عبد الملك بن محمد بن عبد الملك بن عمرو ابو عامر لعقدى ثنا
قرق بن خالد عن محمد بن سيرين عن عبد الرحمن بن ابي بكر و جرح
افضل في نفسي من عبد الرحمن حميد بن عبد الرحمن عن ابي بكر قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا فليبلغ الشاهد منكم الغائب
قرب مبلغ او عي من سامع واللفظ لحديث قررة حدثنا القاضي
ابوبكر احمد بن الحسن البخيري بنيسابور ثنا ابو علي محمد بن احمد
بن محمد بن محقق الميلى ثنا ابو عبد الله محمد بن يحيى الذهلي
حدثنا عبد المزني عن معمر بن ايوب عن ابن سيرين عن عبد الله بن
ابى بكر عرابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال في حجة الوداع فليبلغ
شاهدكم عن غائبكم قرب مبلغ او عي من سامع حدثنا علي بن محمد
جب وہ آئیں تو ان کی بہترین خبر خواہی کرنا۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ان
(طالب حدیث) کو جانوں کو دیکھتے تو بیانتہ فرماتے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی
وصیت پر ہمیں مرتبا ہو۔ حضورؐ ہمیں حکم ہے کہ ہم تمہیں کث دگی کے ساتھ اپنی مجلسوں
میں ملکر دیں تمہیں احادیث رسولؐ سنائیں تم ہمارے خلیفہ ہو اور اہل حدیث ہمارے بعد
ہمارے خلیفہ ہیں۔ جنہوں نے مسلم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہمارے اثر و عام اور بھیر کیوہ سے
حضرت حسین جعفری گھبرا گئے اور ان کی جوتی کا تہہ بھی ٹوٹ گیا تو غضبناک ہو کر کہنے لگے کہ جو
شخص لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے حدیث ڈھونڈے وہ جنت کی خوشبو بھی نہ
پائیگا جب ان کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو اپنی سند سے حدیث بیان کی کہ آخر زمانے میں ایک قوم
آئیگی جو علم حدیث طلب کریگی جب وہ تمہارے پاس آئیں تم انہیں قریب کرنا اور انہیں سیر دی
حدیث سنانا۔
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ اسلام غریب سے شروع ہوا اور غریب سے ختم ہوگا پس غریب کو
نوشہ خیری ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

مقلداً من الناس حدثنا القاضی ابو بکر احمد بن الحسن بن احمد الحرشی
بنیسا بور ثنا ابو العباس محمد بن یعقوب الاصبہی ثنا امریج بن سلیمان ثنا
الشافعی ثنا سفیان بن عیینہ عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی ہریرۃ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حدثنا عن نبی اسرائیل ولا حرج وحد ثنا عنی
ولا تکنوا علی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لیبلغ الشاہد منکم الثمانین
حدثنا ابو الحسن احمد بن محمد بن احمد بن احمد بن موسی بن ہرون بن
الصلت الاخوانی ثنا القاضی ابو عبد اللہ الحسین بن اسماعیل الحاملی
حدثنا یوسف بن موسی ثنا ہودہ ثنا عبد اللہ بن عون ح وحد ثنا علی بن
محمد المالکی ثنا احمد بن یوسف العطار ثنا الحارث بن محمد ثنا ہودہ ح وحد
ابو بکر احمد بن علی بن محمد الیذی الحافظ بنیسا بور ثنا زاهر بن احمد
ثنا ابراہیم بن عبد اللہ الزبیری ثنا محمد بن عبد الا علی لصنعانی ثنا
بشر بن المفضل قال حدثنا ابن عون عن محمد بن سیرین عن عبد الرحمن
بن ابی بکر عن ابی بکر ح وحد ثنکلی بن محمد بن عبد اللہ بن بشران ثنا ابو جعفر

اوسے عالم اور فقیہ لکھیگا۔ حضرت ابن عباسؓ کی روایت میں ہے کہ آپؐ فرمایا جو شخص میری امت
کے لئے میری سنتوں کی چالیس حدیثیں یاد کرے قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا۔
حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری
امت کے لئے ایک حدیث یاد کرے میں سے اللہ تعالیٰ او نہیں نفع دے اوس سے کہا جائیگا
جنت کے جس دروازے سے چاہ داخل ہو جا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا الحدیث کی عزت کرنا حکم صاف فرمانا

ابو ہارون عبدی کہتے ہیں جب ہم حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آتے تھے
تو آپ خوش ہو کر فرماتے مَرَحَبَہ ہو تمہارے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی ہے
ہم نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کیا ہے فرمایا ہم سے حضور رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد لوگ تم سے میری حدیثیں پوچھتے کو انہیں گے جب وہ آئیں تو تم
ان کے ساتھ لطف و خوشی سے پیش آنا اور انہیں حدیثیں سننا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ
عنہ فرماتے ہیں تمہارے پاس زمین کے کناروں سے جوان لوگ حدیثیں طلب کرتے ہوئے پہنچیں گے

ثنا ابو داود قالوا ثنا شعبة عن حمز بن سليمان بن عاصم بن عمر بن الخطاب
عن عبد الرحمن بن ابيان بن عثمان عن ابيه عن زيد بن ثابت قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم نضى الله امرأ سمع منا حديثاً فحفظه حتى يبلغه كما
سمعه فرب حامل فقه غير فقيه ورب حامل فقه الى من هو افقه منه هذا
لفظ حديث بقية حديثنا الحسن بن ابي بكر بن علي بن محمد بن الزبير
القرظي الكوفي ثنا ابراهيم بن اسحق بن ابي العنيس القاصي الزهري ثنا
عبد بن عبيد عن محمد بن اسحاق عن الزهري عن محمد بن
حبيب بن مطهر عن ابيه قال قال فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم
بالخيف من مني فقال نضى الله عبد الله سمع مقالتي فوعاها خيراً اداها الى
من لم يسمعها فرب حامل فقه لا فقه له رب حامل فقه الى من هو افقه
منه حديثنا ابو طالب يحيى بن علي بن الطيب المدسكوري بلوان ثنا ابو بكر
محمد بن ابراهيم بن المقرئ باصفهاني ح وحدثنا ابو جعفر محمد بن جعفر
بن علاون المولاي واللفظ له ثنا محمد بن الحسين الاثردي المحافظ قال

حديث کا شرح میں فرماتے ہیں اگر اس ناجی فرقہ سے مراد اہل حدیث نہ ہوں تو میں نہیں جان سکتا
کہ او کون ہیں ؟ ابو الحسن محمد بن عبد اللہ بن بشر فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا میں نے پوچھا حضور پر ہتھ گرد ہوں میں سے نجات پانے والی جماعت
کو کونسی ہے ؟ آپ نے فرمایا اسے اہل حدیث ! وہ تم ہو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میری امت میں سے ایک جماعت
ہمیشہ توحید پر رہے گی ان کی بے غرتگی کو نیوالے آئینہ نقصان پہنچا سکیں گے
حضرت عواد بن نمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ منصور رہے گی ان کی برائی چاہنے والا
انہیں نقصان نہ پہنچا سکیگا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔ اور حدیث میں ہے کہ ہمیشہ
میری امت میں سے ایک جماعت توحید پر رہے گی ان کے دشمن ان کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے یہاں تک کہ
قیامت آجائے۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بن علی الا یاوی ثنا احمد بن یوسف بن خلد ثنا الحارث بن محمد ثنا
داود بن المحیر ثنا عبد الحمید بن بہرام عن شہر حدثنی اسماء بنت
یزید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فلساخ انشاہد منکم
الغائب فی حدیث طویل نا اختصرتہ حدثننا ابو بکر محمد بن عبد اللہ
بن صالح العطای باصفہا ثنا ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان ثنا
خالی عن ابی حاتم الرازی قال نشر العلم حیاتہ و البلاغ عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ترجمۃ یغنی بہ کل مومن ینکح حجة علی کل
مصری و ملحد و قال الاوزاعی اذا ظهرت المبلع فلم ینکوها اهل
العلم صارت سنة قوله صلی اللہ علیہ وسلم **نضر اللہ**
امرعا سمع منا احادیثا قبل فبلغہ حدثننا القاضی ابو بکر احمد
بن الحسن الکری شہی ثنا ابو العباس محمد بن یعقوب الہمدانی ثنا
ابو عنبہ احمد بن الفرج ثنا بقیة ح و حدثننا ابو نعیم احمد بن عبد اللہ
الحافظ ثنا عبد اللہ بن جعفر بن احمد بن فارس ثنا یونس بن جبلی

فرمایا تحقیق اسلام شروع ہوا غربت سے اور فقر و غریب وہ غربت میں لوٹ جائیگا۔ پس غربا کو
خوشخبری ہو۔ ایک اور روایت میں اس کے بعد ہے کہ راوی نے پوچھا یا رسول اللہ! غریب کون
ہیں؟ آپ نے فرمایا جو لوگ میری سنتوں کو میرے بعد زندہ رکھیں گے اور انہیں خدا کے
دوسرے بندوں کو بھی سکھاتے رہیں گے۔ حضرت عبداللہ کی روایت میں ہے کہ اس
سوال کے جواب میں حضور نے ارشاد فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو قبیلوں اور برادریوں سے
خارج کر دئے جائیں گے۔ حضرت عبدان فرماتے ہیں اس سے مراد متفقین اہل حدیث ہیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ میری امت میں تترسے اور پورے فرقے ہو جائیں گے
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
بنی اسرائیل کے اکثر فرقے ہو گئے نصاریٰ کے بہتر فرقے ہو گئے اور میری امت کے
تہتر فرقے ہو جائیں گے سوائے ایک کے سب جہنمی ہوں گے۔ اور روایت میں ہے کہ
بنی اسرائیل کے اکثر فرقے ہوئے اور میری امت کے بہتر فرقے ہوں گے سب جہنمی ہیں
سوائے ایک کے اور وہی جامعہ ہے۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اس

ثنا محمد بن ابان ثنا محمد بن حلال عن ابان عن انس قال قال رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم من حفظ علی امتی ربعین حدیثا من امرہم بعثناہ
یوم القیۃ فقیہا عالما حدثنا ابو سعد احمد بن محمد بن احمد المکی
ثنا علی بن عیسیٰ بن المثنیٰ المکی ثنا الحسن بن سفیان ثنا حمید بن
نرخویہ ثنا الحجاج بن نصیر ثنا حفص بن جمیع عن ابان عن انس قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حفظ علی امتی ربعین حدیثا منها
یحتاجون الیہ من الحلال الحرام کتبہ اللہ فقیہا عالما حدثنا ابو سعید
المکی ثنا علی بن عیسیٰ بن المثنیٰ ثنا الحسن بن سفیان ثنا علی بن حجر السعفی
ثنا اسمعیل بن یحییٰ عن ابن جریر عن عطاء عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من حفظ علی امتی ربعین حدیثا فی السنۃ کنت لشفیعہ
یوم القیۃ حدثنا محمد بن جعفر بن علف الشریطی ثنا سعد بن محمد
بن اسمعیل الصیرفی ثنا محمد بن عثمان بن ابی شیبہ ثنا محمد بن حفص الکرمی
کو فی ثنا محمد بن محمد الصیدل وی النحاس ثنا ابو بکر بن عباس عن عامر

اور باطل پسندوں کی حلیہ جوئی کو اور جاہلوں کی تاویل کو در کرتے رہیں گے۔ یہی روایت حضرت اسامہ
بن زید رضی اللہ عنہ سے بھی الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ مروی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے اس علم و حدیث کو ہر زمانہ کے
عادل لوگ حاصل کرتے رہیں گے۔ ابراہیم بن عبدالرحمن عذری کی روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ تاویل
تحریف اور خواہشات سے اسے پاک و صاف رکھیں گے۔ امام احمد بن حنبلؒ سے مسنان بھی سوال
کرتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع تو نہیں آپ فرماتے ہیں نہیں بالکل صحیح ہے۔ اسماعیل بن اسحاق قاضی
کے پاس ایک مقدمہ آتا ہے۔ مدعی مدعا علیہ پیش ہوتے ہیں مدعا علیہ مدعی کے دعوے کا انکار
کر تا ہے۔ قاضی صاحب مدعی سے گواہ طلب کرتے ہیں وہ دو شخصوں کے نام پیش کرتے ہیں جن میں سے
ایک کو تو قاضی صاحب جانتے ہیں لیکن دوسرا انجان ہے۔ مدعی کہتا ہے اوس دوسرے کو بھی
آپ جان لیں گے اور عادل اور سچا گواہ مان لیں گے کہا کس طرح کہا اس طرح کہ وہ حدیث کے علم
والا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اس علم کو ہر زمانہ کے عادل لوگ حاصل
کریں گے۔ تو جسے آپ عادل جانیں اوس سے زیادہ عادل وہ ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حد ثنا ابو علی احمد بن علی بننا عبد اللہ بن محمد بن صالح المفلح ثنا عیینہ
 بن اسود عن القسم بن الولید الهمدانی عن اکثر عن ابراہیم عن الاسود
 عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نقرأ اللہ
 امرء اسمع مقاتلی فوعا وحفظہا فانہ رب حامل فقہ غیر فقیہ و رب
 حامل فقہ الی من ہوا فقہ منہ **حد ثنی** من سمع عبد الحئی بن سعید
 المصوی الحافظ رحمہ اللہ یقول اصح حدیث فی ہذا الباب یروی حدیث
 عیینہ بن الاسود حد ثنا ابو حازم عن عمر بن احمد بن ابراہیم العبدی الحافظ
 بنیسا بوسرانا نصربن محمد بن یعقوب ثنا ابراہیم بن الولید ثنا احمد بن محمد بن نافع بن
 اسماعیل بن سالم حد ثنی الحمیدی سمعت سفیان بن عیینہ یقول
 ما من احد یطلب الحدیث الا و فی وجہہ نصیحة لقول النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم نصی اللہ امرء اسمع منا حدیثا فبلغہ **قوله صلی اللہ علیہ وسلم**
من حفظ علی امتی اربعین حدیثا حدثنا ابو نعیم الحافظ
ثنا عبد اللہ بن جعفر بن احمد بن قاسم ثنا محمد بن عمر بن یزید اخو سنان

نے فرمایا میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر رہ کر لڑتی بھڑتی رہے گی یہاں تک کہ قیامت آجائے
 امام زید بن ہارونؒ فرماتے ہیں اگر اس سے مراد جماعت اہل حدیث نہ ہو تو میں نہیں جان سکتا کہ
 اور کون لوگ مراد ہیں۔ حضرت ابن المبارکؒ نے اس حدیث کی شرح میں جس میں ہے کہ میری امت
 میں سے ایک جماعت ہمیشہ قیامت تک حق کے ساتھ غالب رہے گی دشمنوں کی برائی انہیں نقصان نہ
 پہونچا سکے گی۔ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک اس سے مراد اہل حدیث ہیں۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ
 علیہ سے بھی اس حدیث کی شرح میں یہی وارد ہے بلکہ وہ تو فرماتے ہیں اگر اس سے مراد اہل حدیث نہ ہوں
 تو کوئی اور ہو ہی نہیں سکتے۔ احمد بن حنبلؒ اس حدیث کو ذکر کر کے فرماتے ہیں اس سے مراد اہل علم اہل
 حدیث ہیں۔ امام علی بن ربیعؒ بھی یہی فرماتے ہیں کہ اس سے اصحاب حدیث مراد ہیں۔ امام بخاری
 رحمۃ اللہ علیہ بھی یہی فرماتے ہیں کہ یہ جماعت اصحاب حدیث کی ہے۔

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ اس علم کو عادل لوگ حاصل کریں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس علم
 کو ہر لائق عادل لوگ حاصل کریں گے جو اس میں زیادتی نہ کریں اور ان کی تحریف و تبذیل کو

القطان ثنا محمد بن الحسن بن زریاد المقرئ ثنا ابو عبد الرحمن محمد
 مکی بن جمیل بن زریاد ثنا علی بن جعفر ثنا الربیع بن بد عن ابی ہریر
 العبدی عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 قال سیما نیکو شباب من اقطار الارض یطیبون الحدیث فاذا
 جاؤکم فاستنوا صوابہم خیرا وحل ثنا ابن الفضل ثنا ابو سہل
 احمد بن محمد بن عبد اللہ بن زریاد القطان ثنا محمد بن الجهم البیہقی
 ثنا الہیثم بن خالد المقرئ ثنا یحیی بن المثنوی الباہلی ثنا محمد بن
 ذکوان الانزلی ثنا ابو ہریر العبدی عن ابی سعید الخدری انه
 کان اذا رأى الشباب قال مرحبا بوضیة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نوسع لکم فی المجلس فان فیکم الحدیث فانکم
 خلوفنا واهل الحدیث بعد ما حل ثنا ابو الحسن محمد بن احمد
 بن شریک البزاز ثنا محمد بن الحسن بن زریاد النخعی ثنا محمد بن جعفر
 القفحات بالکوفۃ ثنا جعفر بن مسعود قال انزلہمنا علی الحسن

کی عزت و خدمت سونہیں گے چنانچہ دین کی عزت اسی جماعت کو ملی ان کے سوا اور خواہش
 پرستوں کو یہ ترسہ نصیب بھی نہیں ہوا۔ یہ لوگ اگر ایک حدیث بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 یا آپ کے صحابی کی بیان کریں تو نہیں مانی جاتی کوئی قبول نہیں کرتا لیکن اصحاب حدیث احادیث
 رسول اور احادیث صحابہ برابر بیان کرتے ہیں اور سب ملتے اور قبول کرتے ہیں اس جماعت کی
 احتیاط کی یہ حالت ہے کہ ان میں سے کوئی بھی ذرا بدعتیہ کی طرف جھکتا ہے وہیں اسکی
 حدیث چھوڑ دیتے ہیں اگرچہ وہ کیسا ہی سچا ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل حدیث کے ایمان کی تعریف کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ائمہ کرام سے کہا کہ تمہیں سب سے زیادہ اچھے ایمان والے
 کون لوگ معلوم ہوتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا فرشتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 وہ کیوں ایا نثار نہ ہوں گے؟ وہ تو رب العالمین کے درباری ہیں صحابہ نے کہا پھر انبیاء
 حضور نے فرمایا وہ کیوں ایمان نہیں لائیں گے اور نہ تو وحی الہی نازل ہوتی ہے صحابہ نے کہا

عن زید عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حفظ علي امتي حتى يتأين فعهو لله بها قيل له ادخل من اي ابواب الجنة تشئت

وصية النبي صلى الله عليه وآله باكرام اصحاب الحديث

حدثنا ابو عمر محمد بن محمد بن علي بن حبيب التمار ثنا ابو علي السمعيل بن محمد الصفا ثنا محمد بن علي السرخسي ثنا علي بن عاصم ح وحدثنا علي بن محمد بن عبد الله بن بشران المعدل ثنا ابو عمر عثمان بن احمد الملقا قاضى امراءنا ابو بكر يحيى بن جعفر الواسطي ثنا علي بن عاصم ثنا ابو هريرة المدي قال كنا اذا اتينا ابا سعيد الخدري قال مرحبا بى صبه اتيه صلى الله عليه وسلم قال قلنا وما وصية رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم سلوه من سياتى من بعدى قوم يسأونكم الحديث عني فادابواكم فالتفتوا بهم حمد توهم لفظ ابن بشران حدثنا ابو الحسين بن الحسين بن الفضل

عادل نرائين۔ قاضی نے کہا بالکل درست ہے جیسے آپ انہیں نے آئیے میں انکی شہادت قبول کروں گا۔

پیغمبر کے بارے میں المحدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خلیفہ میں

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور دعا کرنے لگے کہ خدا یا میرے خلیفوں پر رحم کر۔ ہم نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ آپ کے خلیفہ کون لوگ ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ میرے خلیفہ ہیں جو میرے بعد آئیں گے میری حدیثوں اور میری سنتوں کو۔ روایت کریں گے اور لوگوں کو سکھائیں گے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں آج بتلا دیتا ہوں کہ میرے اور میرے اصحاب کے اور مجھ سے پہلے انبیاء کے جانشین اور خلیفہ کون لوگ ہونگے یہ وہ ہیں جو قرآن کریم اور میری حدیثوں کو محض اللہ کی رضا مندی اور اس کے دین کی خاطر حاصل کریں گے۔ امام سحن بن موسیٰ حلی فرماتے ہیں کہ اس آیت میں جو بزرگی اور جو فضیلت المحدث کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے کسی اور کو نہیں دی۔ خود خداوند بزرگوار و علما کا فرمان ہے کہ ہم انہیں اپنے پسندیدہ دین

النعمان بن مدركت ثنا جعفر بن الفضل ثنا اسحق بن ابراهيم الحنظلي
عن كثير بن عبد الله عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم ان الاسلمة يد غريبا وسيعود غريبا فطوبى للغرباء
قبل يا رسول الله ومن الغرباء قال الذين يحيون سنتي من بعدى
ويحلون بها عباد الله حد ثنا محمد بن الحسن بن ابى على الاصفهاني ثنا ابو حكيم
احمد بن محمد بن البيع بالزهرى ثنا عبد الله القاضى ثنا ابو بكر بن ابى شبيب ثنا
حفص بن غياث عن الامام عمن عن ابى اسحق عن ابى الامام عن عبد الله قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الاسلمة يد غريبا وسيعود كفا سدا قبل يا رسول
الله من الغرباء قال النزاع من القبايل قال عبد الله بن ابي حمزة
قوله صلى الله عليه وسلم ست فرق امتي على نيف سبعين فرقة
حد ثنا الحسن بن احمد بن ابراهيم الكزبان ثنا احمد بن اسحق بن يونس الطليحي
ثنا اسحق بن ابراهيم بن بهرام المرعاشى بهمد ان ثنا الحجاج بن يوسف بن قتيبة
بن مسلم الاصفهاني ثنا الحسين بن الحسين بن عبد الله بن اسحق بن النسي

یہ وہ لوگ ہیں جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے میرے بعد آئیں گے وہ مجھے نہیں دیکھیں گے لیکن
مجھ پر ایمان لائیں گے اور مجھے نہیں دیکھا لیکن میری تصدیق کریں گے وہ کتابوں کے اوراق میں لکھا
دیکھیں گے اور اس کے مطابق عمل کریں گے۔ شیخ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرے
کہ اس وصف کے سب سے زیادہ مستحق اور اس حدیث کا اعلیٰ مصداق ائمہ ہدایت ہیں اور جو ان کے
راستہ اور روئے پر ہیں *

**بہترین و دشترین کی ملاوٹ کے ائمہ ہدایت کا سب سے زیادہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت والا ہونا**

ابن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے
روز تمام لوگوں سے زیادہ قریب مجھ سے وہ لوگ ہوں گے جو سب سے زیادہ مجھ پر درود پڑھتے
ہوں۔ ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ زبردست بزرگی اور اعلیٰ فضیلت حدیثوں کی روایت
کرنیوالے اور محدثوں کے نقل کرنیوالوں کیساتھ مخصوص ہے اس لئے کہ کوئی جماعت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم قال فترقت بنو اسرائیل علی احدى سبعین فرقة و
النصارى علی ثنتين سبعین فرقة وستمتر فی امتی علی ثلاث وسبعین
فرقة کلها فی النار الا فرقة واحدة حمل ثنأ ابو نعیم الحافظ ثنأ سلیمان بن
احمد بن ابوب الطبرانی ثنأ احمد بن محمد بن ہاشم البعلبکی عبد الملک بن
الا صبح البعلبکی ثنأ الولید بن مسلم ثنأ الا و نرا حی حدثنی قتادة عن
انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بنی اسرائیل
افترقت علی احدى سبعین فرقة وان امتی ستفرق علی ثنتين سبعین
فرقة کلها فی النار الا واحدة وهی الجماعة حمل ثنأ عبد اللہ بن احمد بن علی
السودری جانی بأصفہان ثنأ عبد اللہ بن ابی القاسم سمعت احمد بن
محمد بن حنبلہ یقول ثنأ ابراہیم بن محمد بن الحسن قال حدثت عن احمد
بن حنبلہ ذکر حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم تفترق هذه الامة علی سب
وسبعین فرقة کلها فی النار الا فرقة فقال ان لم یکنوا ۱۱ اصحاب الحدیث
فلما ادرای من هو **حدیثی** محمد بن ابی الحسن اخبرنی ابو القاسم بن سنجوتیہ

صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے میں ان علماء و محدث کی جماعت سے بڑھ کر نہیں نہ تو درود
شریف کے کہنے میں نہ پڑھنے میں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ سے کسی علم کو کہے اور اس کے ساتھ ہی
مجھ پر درود بھی کہے تو جیٹک وہ کتاب پڑھی جائیگی اُسے اجر ملتا رہیگا۔ حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
مجھ پر کسی کتاب میں درود کہے تو جیٹک میرا نام اس کتاب میں رہیگا فرشتے اس کے لئے
استغفار کرتے رہیں گے۔ حضرت سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں اگر محمد بن کو صرف یہی فائدہ
ہوتا تو بھی بہت تھا کہ جب تک اون کی کتابوں میں درود ہے ان پر خدا کی رحمتیں
آتتی رہتی ہیں۔ محمد بن ابی سلیمان کہتے ہیں میں نے اپنے والد کو خواب میں دیکھا
پوچھا کہ آیا جان آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا سلوک کیا؟ فرمایا مجھے بخش دیا۔ میں نے
کہا کس عمل پر؟ فرمایا کہ صرف اس عمل پر کہ میں ہر حدیث میں صلی اللہ علیہ وسلم لکھا کرتا تھا
ابو القاسم عبد اللہ مروزیؒ فرماتے ہیں۔ میں اور میرے والد ایک جگہ بیٹھ کر رات کی وقت

بن محمد بن جعفر ثناہی بن الفضل بن الخطاب ثناہی ابو حاتم سمعت
 احمد بن سنان ذکر حدیث لا تزال طائفة من امتی علی الحق فقال ہم
 اهل العلم اصحاب الآثار حدیثنا ابو یعلیٰ احمد بن عبد الواحد لوکیل
 ثناہی الحسن بن محمد بن شعبة المروزی ثناہی بن احمد بن محمد بن عیسیٰ
 الترمذی ذکر حدیث مغویة بن قرة عن ابيه لا تزال طائفة من امتی منصوبة
 یومضوهم من خذلهم قال ابو عیسیٰ قال محمد بن اسمعیل قال علی
 بن المدنی هذا صحاب الحدیث حدیثنا ابو نعیم الحافظ ثناہی ابو محمد بن
 صیان ثناہی بن احمد ثناہی بن اسمعیل البخاری ذکر حدیث موسیٰ
 بن عقبہ عن ابی النضر عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال طائفة
 من امتی فقال البخاری یعنی اصحاب الحدیث قوله صلی اللہ علیہ وسلم
 یعمل هذا العلم من کل خلق عدلہ حدیثنا القاضی ابو محمد
 الحسن بن محمد بن الحسن بن سرامتن الا سترابادی ثناہی ابو احمد
 عبد اللہ بن عدی الجرجانی الحافظ ثناہی ابو قحطی اسمعیل بن اسحق

سند بیان کرنی را دیوں وغیرہ کے نسب نامے محفوظ رکھنے الفاظ حدیث وغیرہ پر اعراب لگانا
 اور بیان کر دینا محمد بن عاتم بن مظفر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی بزرگی شرف اور
 فضیلت کے ساتھ صرف اسی امت کو مخصوص فرمایا ہے۔ تمام نبی پرانی امتوں میں سے
 کسی ایک کے پاس بھی اساد نہیں اور ان کے ہاتھوں میں صرف کتاب میں ہیں جنہیں اور ان کے علماء
 نے غلط ملط کر دی ہیں اور ان کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جس سے وہ تولاۃ و انجیل کی
 نمبوں کی لائی ہوئی اصلی آیتوں اور اپنے علماء کی ان ملائی ہوئی باتوں میں تمیز کر سکیں جو
 انہوں نے غیر ثقہ لوگوں سے سن کر اصل کتاب میں ملا دی ہیں۔ برخلاف اس کے یہ
 امت حدیث رسول کو صرف اور بزرگوں سے لیتی ہے جو اپنے زمانے میں ثقہ ہوتے ہیں
 جو سچائی اور امانت داری کے ساتھ مشہور ہوتے ہیں جو اپنے جیسے سچوں امین اور ثقہ
 لوگوں سے ہی روایت کرتے ہیں پھر ان کے استاد بھی ان اوصاف میں پورے ملتے
 ہیں۔ آخر تک باوجود اس کے پھر بھی کامل غم و خوض کرتے ہیں اور کون کس سے بڑھ کر
 حافظہ والا ہے کون کس سے ضبط میں بڑھا ہوا ہے کسے اپنے استاد کی خدمت میں

بن سہیل المزنی ابو جعفر ثنا یزید بن ہرون عن حماد بن سلمة
عن قتادة عن مطرف عن حماد بن حصین قال قال رسول الله صلی
الله علیہ وسلم لا تزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق حتی تقوم الساعة
قال یزید بن ہرون ان لو یكونوا اصحاب الحدیث فلا ادری من هم
حدثنا عبد الله بن ابی القحطم والحسن بن ابی طالب قالوا ثنا محمد بن اعمش
ابو عمر الخزاز ثنا ابوبکر بن ابی داود ثنا ابی عن سعید بن یعقوب لطالبانی
او غیر قال ذکر ابن المبارک حدیث النبی صلی الله علیہ وسلم لا تزال طائفة
من امتی ظاہرین علی الحق لا ینصوہم من خذلہم حتی تقوم الساعة قال
ابن المبارک هم عند اصحاب الحدیث حدثنا ابو نعیم الحافظ ثنا
محمد بن جعفر المؤدب ثنا عبد الله بن محمد بن الخلیل سمعت الفضل
بن زریاد یقول سمعت احمد بن حنبل و ذکر حدیث النبی صلی الله علیہ وسلم
لا تزال طائفة من امتی ظاہرین علی الحق فقال ان لو یكونوا اصحاب
الحدیث فلا ادری من هم حدثنا ابو نعیم الحافظ ایضا ثنا عبد الله

علیہ وسلم فرمایا ہے تم سنئے ہو اور تم سے سنا جاوے گا اور ان سننے والوں سے سنا جائے گا
امام شافعی بھی فرماتے ہیں اس امت پر تمام چیزوں کے خزانے کھولے جائیں گے یہاں تک کہ
حدیث کے خزانے بھی کھول دئے جائیں گے۔

اسناد کی فضیلت و اسناد کا اس امت کے مخصوص میں نیکیاں

مطہر رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے فرمان اَوَاثَارُ رِیَاضِ عِلْمٍ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے
مراد سند حدیث ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے فرمان وَ اِنَّ زَكَرِيَّا لَمِّنْ
لِطَوَّلِكَ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد سند حدیث نبوی محدث کا یہ کہنا ہے عَزَّوَجَلَّ
آبِی عَنْ حَبِیْبِی۔ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی او نہیں میرے دادا نے سنا
ابوبکر بن احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں
کے ساتھ صرف اس امت کو مخصوص فرمایا ہے ان سے پہلے یہ تین چیزیں کسی امت
کو عطا نہیں ہوئیں (۱) اسناد (۲) الشاہ (۳) اور اعراب دینی حدیث وغیرہ کی

بن سعد عن یحییٰ بن سعید عن سعید بن المسیب عن عبد اللہ بن
مسعود قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوش هذا
العلم من کل خلف عدو له حد ثنا محمد بن احمد بن زرق البزاز ثنا
عمر بن جعفر بن مسلم ثنا علی بن محمد بن عبد الملك بن ابی الشوارب یعقوب
بن یوسف الطوسی قال ثنا ابوالربیع ثنا حماد بن زریب ثنا نبیة بنی المولید
ثنا معان بن رفاعہ عن ابراہیم بن عبد الرحمن العذری قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحل هذا العلم من کل خلف عدو له ینفون عنه
خبر یف الغالین واثقالی المبطلین واثایل الجاہلین حدیث عن
عبد العزیز بن جعفر الفقیہ ثنا ابوبکر الخلال قال قرئت علی زہیر
بن صالح بن احمد ثنا مہناو ہولین یحییٰ قال سألت احمد بن حنبل
عن حدیث معان بن رفاعہ عن ابراہیم بن عبد الرحمن العذری و
قلت لا حد کا نہ کلام موضوع قال لا ہو صحیح فقلت له من انت سمعته
قال من غیرہ احد قلت من ہم قال حدیثی بہ مسکین الا انہ یقول

بھی اون کی تقویت کا نہیں تھا بلکہ اپنے باپ پر اس کے برخلاف اون کی جرح مروی
ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی اس عطا کردہ توفیق پر اس کا شکر کرتے ہیں۔

اس بات کا بیان کہ احکام شریعت کے پہچاننے کا ذریعہ صرف اسناد ہی

ابن المبارک رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے اسناد دین کی چیز ہے۔ آپ فرماتے ہیں میرے
نزدیک اسناد دین کی چیز ہے اگر اسناد نہ ہوتی تو جو شخص جو چاہتا کہہ ڈالتا۔
آپ کا فرمان ہے جو شخص امر دین کو سند بغیر تلاش کرتا ہے اس کی مثال ایسی ہی
ہے جیسے کوئی شخص نیر زینے کے چھت پر چڑھنا چاہتا ہو۔ محمد بن شادان جو ہری
ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے ایک سند پوچھتے ہیں جسے وہ بھول گئے تھے
تو آپ نے فرمایا جانتے ہو ابوسعید خدری رحمۃ اللہ علیہ نے اسناد کے بارے میں کیا
فرمایا ہے؟ آپ کا فرمان ہے کہ سند زینے کے مانند ہے جب زینے پر چڑھتے ہیں تو قدم
پھسلنا تو گر پڑو گئے اور رائے قیاس کی مثال ہے اہل حنبل کی طرح ہے حضرت سفیان ثوری

علی ابی حصین محمد بن الحسن بن محمد بن علی بن عیسیٰ بن عبد اللہ العلوی
 ح و حد ثنا علی بن ابی علی البصری ثنا ابوالقاسم عیسا بن عبد اللہ بن الحسن بن
 بن جعفر بن ابی موسیٰ لقاضی القاضی ثنا سعید بن علی بن الخلیل ثنا عبد السلام
 بن عبید قاضی ثنائی ابی فدیك عن هشام بن سعد عن زید بن اسلم عن
 بن یسار عن ابن عباس قال سمعت علی بن ابی طالب یقول خرج علینا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اللهم ارحم خلفائی قال قلنا یا رسول اللہ
 ومن خلفائك قال صلی اللہ علیہ وسلم الذین یاتون من بعدی یروون احادیثی
 وسننہ فیما بیننا و بینکم فی حدیث العلوی سمعت علیا یقول خرج النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم والباقی مثله سواء حدثنیہ علی بن احمد بن محمد بن علی بن
 ثنا علی بن ابراہیم بن حماد القاضی الاثری ثنا ابن حصین القاضی ثنا
 احمد بن عیسیٰ بن عبد اللہ باسنادہ نحو غیرہ قال عن عطاء بن
 ابی رباح عن ابن عباس قال الخطیب والاول اشبه بالصواب حدثننا
 ابن بکر عبد اللہ بن محمد بن احمد بن العلوی الکاتب ثنا ابوبکر احمد
 بڑھا ہوا تھا۔ حضرت عبد اللہ بن داؤد ضریجی فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اماں سے او
 جو ہم سے بہت بڑے بزرگ ہیں سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ ائمہ حدیث اور علم حدیث کو جاننے
 والے اللہ تعالیٰ کے امانت بردار اور اس کے نبی کی سنتوں کے محافظ ہیں۔ جب تک اسکا
 علم و عمل اُن میں رہے۔ کہیں سہرا فی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص ائمہ دینوں کو دین
 کے محافظ نہ مانے وہ اُن کو زور مسکینوں میں ہے جو اللہ کے دین کو دین نہیں جانتے
 دیکھو خود خداوند جل و علا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے اللہ عزوجل احسن
 النجوم حدیث اللہ تعالیٰ نے بہت ہی اچھی حدیث نازل فرمائی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم فرماتے ہیں محمد سے حدیث بیان کی حیرتیں علیہ السلام نے۔ وہ روایت
 کرتے ہیں اللہ عزوجل سے۔

ائمہ حدیث حامیان دین میں سلم کہ وہ سنتوں کے اعتراضات دفع کرتے ہیں
 حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں فرشتے آسمانوں سے جو کچھ کہیں اور اہل حدیث

عن معان عن القسم بن عبد الرحمن قال قال احمد بن حنبل معان بن
 سافاعة زوبان بن به قد ثنا عبيد الله بن ابی لفتح القاسمی ثنا عبد الرحمن
 بن عمر الخلال قال قال محمد بن احمد بن يعقوب بن شيبه رايت سرجلا قدم
 سرجلا الى اسمعيل بن اسحق القاضي فادعى عليه دعوى فسال الملعون
 عليه فأنكر فقال الملعون ببيتة قال نعم فلان وفلان قال ما فلان
 فمن شهودي ما فلان فليس من شهودي قال فيعرفه القاضي قال نعم
 قال بماذا قال عرفه بكتب الحديث قال فكيف تعرفه في كتبه الحديث
 قال ما علمت الا خير قال ان النبي صلى الله عليه وسلم قال يجعل هذا
 العلم من كل خلف عدله فمن عدله رسول الله صلى الله عليه وسلم اولى
 ممن عدلت انت قال قرفها ته فقد قبلت شهادته

كون اصحاب الحديث خلفاء النبي صلى الله عليه وسلم في التبليغ عنه

حدثنا محمد بن ابی علي الاصبهانی ثنا احمد بن محمد القاضي باه هوان قال

رحمة الله عليه فرماتے ہیں سند مسلمان کا ہتھیار ہے جیسا ہتھیار ہی کسی کے پاس نہ ہو تو لڑائی کیسا

اہل حدیث کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امانت بڑا ہونیکا بیان

اسلئے کہ وہ اپنی سنتوں کو حفظ کرتے اور انہیں بیان کرتے ہیں

امام ابو حاتم رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگلی تمام امتوں میں اپنے رسولوں کی حدیثوں

کو یاد رکھنے والے نہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ وصف صرف اسی امت میں رکھا ہے۔ ایک

شخص نے کہا کہ حضرت یہ لوگ کبھی توبہ اصل اور غیر صریح حدیث بھی بیان کر دیتے ہیں۔

اپنے فرمایا گو وہ بیان کریں لیکن ان کے علماء صحیح غیر صحیح کی پوری معرفت رکھتے

ہیں۔ اسی غیر صحیح حدیثوں کی روایت صرف اس لئے ہوتی ہے کہ بعد واسے دھوکہ میں

نہ آجائیں اور انہیں کھل جائے کہ ان حضرات نے خوب چھان بین کر لی ہے اور

احادیث حفظ کر لی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ابو زہرہ رحمہ کرے۔ خدا کی قسم وہ رسول اللہ صلی

علیہ وسلم کی حدیثوں کے حفظ کرنے میں سید تکالیف اٹھایا کرتے تھے اس میں انکا جواز ہے

ثَلَاثُونَ كَانَ مِنْهُمْ رَجُلٌ حَدَّثَ بَدْعَهُ سَهْطٌ حَدَّثَهُ أَنْ كَانَ مَرَا صِدْقًا
النَّاسُ مِنْ صَفِّ الرُّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْنِ أَهْلُ الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا
أَبُو عَمْرٍو عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَهْدِيٍّ الدِّيبَالِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ رَزَقٍ أَتَانِي أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ
الْفَصْلِ لِقَطَانٍ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ السُّكْرِيُّ وَأَبُو
الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَزَازِيُّ قَالَوْنَا أَبُو عَلِيٍّ سَمِعِلِيلُ بْنُ
مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُرْفَةَ ثَنَا سَمْعِلِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ الْأَحْصَى عَنْ الْأَعْمَشِ
بْنِ قَيْسٍ الْقَيْمِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْخَلْقِ أَحَبُّ إِلَيْكُمْ إِيَّا مَا قَالُوا الْمَلَائِكَةُ قَالَ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَآلِهِمْ لَا يُؤْمِنُونَ هُمْ عِنْدَ بَعْضِهِمْ قَالُوا فَالْيَهُودُ قَالَ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَآلِهِمْ لَا يُؤْمِنُونَ الْوَحْيُ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ قَالُوا نَحْنُ قَالَ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَكُمْ لَا تُوْمِنُونَ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهَرِكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَحْبَبَ الْخَلْقُ إِلَيَّ يَا نَاقُومٍ يَكُونُ نُونٌ مِنْ بَعْدِكُمْ

انبیاء کے وارثو تمہاری حالت ایسی ہی رہی گئی یعنی دنیوی منگی۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے ہیں میں جب کسی حدیث جانتے والے کو دیکھ لیتا ہوں تو اتنا خوش ہوتا ہوں کہ گویا
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا۔

بھلائیوں کا حکم کر نیوالے اور برائیوں سے روکنے والے حدیث میں

ابراہیم بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوتا ہے کہ بھلائی کا حکم کر نیوالے اور برائی
سے روکنے والے کون لوگ ہیں؟ جواب دیتے ہیں وہ ہم ہی ہیں اس لئے کہ ہم
کہا کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے کرو اور اسے نہ کرو۔
امام ابو بکر بن عیاشؒ یحییٰ بن آدم کے زانو پر ہاتھ مار کر فرماتے ہیں کہ ائمہ حدیث
سے بہتر کوئی قوم نہیں ان میں کا ایک ایک مجھ سے بار بار ایک حدیث کی بابت
دریافت کرتا رہتا ہے حالانکہ اگر یہ چاہتے تو مجھ سے سننے بغیر ہی میرا نام لے کر
حدیث بیان کر دیتے۔ ایک مرتبہ آپ کو لوگ گھیر لیتے ہیں۔ بھیڑ بھاڑ سے تنگ آ کر

بن عبد الرحمن الدقاق المعروف بالولی ثنا ابو جعفر الحسن بن علی
بن الولید بن النعمان القاسمی لغوی الکرا بیسی ثنا خلف
بن عبد الحمید بن ابی الحسن ثنا ابی الصباح عبد الغفور عن ابی
ہاشم الرمائی عن نراذان حسن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انہ قال الا ادکم علی الخلفاء متی من اصحابی ومن الایماء فیہم
حلة القراء ان والا حدیث عنی عنہم فی اللہ واللہ عز وجل ثنا محمد بن
عبد اللہ بن صالح العطاء یا صبیہان ثنا ابو احمد بن حیان ثنا محمد بن
الفضل حد ثنا ابو حاتم سمعت اسحق بن موسی الخطمی یقول ما مکن
لاحد من هذه الامة ما مکن لا صحاب الحدیث لان اللہ قال فی کتابہ
ولتکون لہم دینہم الذی ارتضی لہم فالذی امر تضالہ اللہ عز وجل
قد مکن لا ہلہ فیہ ولم یکن لا صحاب الا ہواء فی ان یقبل منهم
حدیث واحد عن اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب الحدیث
یقبل منہم حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث اصحابہ

زمین کے پاس بان ہیں۔ حضرت فرید بن ذریع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہر دین کے شہسوار
ہوتے ہیں اور اس دین کے شہسوار اہل حدیث ہیں جو کہ اس دین کے نگہبان ہیں۔ قاسم
بن نصر مخزومی فرماتے ہیں ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
آرام فرما رہے ہیں اور امام یحییٰ بن سعید محدث آپ کے سر ہاتھ کھڑے ہوئے مورچہ جھل
جھل رہے ہیں۔ صبح آکر وہ اپنا یہ خواب ذکر کرتے ہیں تو امام صاحب نے فرمایا اسکی تفسیر
تھا ہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سے جھوٹی باتوں کو ہم دھج کرتے ہیں۔

اہل حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں اور ہر م کی حکمتوں کے وارث ہیں

ایک مرتبہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کچھ لوگوں کی بھیڑ بھاڑ دیکھ کر
سلیمان بن ہبران نے پوچھا یہ لوگ یہاں کیوں جمع ہوئے ہیں؟ ابن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث کی تقسیم کیسے کیے
ہوئے ہیں۔ حضرت فضیل رحمۃ اللہ علیہ اہل حدیث کی جماعت کو دیکھ کر فرمایا کرتے تھے

بجاء لم يروني يرون الحق المعلوم فيعلمون بما فيه قال الشيخ ايداه الله
تعالى احق الناس بهذا الوصف اصحاب الحديث ومن اتبعهم
كون اصحاب الحديث اولى الناس بالنبي صلى الله عليه وسلم

لداوام صلاقم عليه

حدثنا القاضى ابو بكر احمد بن الحسن بن احمد الحر تى ثنا ابو العباس
محمد بن يعقوب الاصبم ثنا ابو الفضل العباس بن محمد الدى مى ثنا
خالد بن مخلد العطوفانى ح وحدثنا ابو القاسم طلحة بن على بن الصقر
الكنانى ثنا محمد بن عبد الله بن ابراهيم الشافعى ثنا محمد بن عبد الله
بن مربع ثنا يحيى بن معين ح وحدثنا ابو نعيم الحافظ ثنا ابو بكر عبد الله
بن يحيى الطحى ثنا عبيد بن غنام ثنا ابو بكر بن ابى سلمة قال حدثنا
خالد بن مخلد ثنا موسى بن يعقوب الزمعى ثنا عبد الله بن كيسان
ثنا اخبرنى عبد الله بن شاذل بن الهاد عن ابيه عن ابن مسعود

بيد آئے ہم نے عرض کیا کہ جناب کا اس بڑی عمر میں یہ تکلیف گوارا کرنا ہم سے
نہیں سہارا جاتا تو فرمائیے گئے کہ یہ نہ کہو چلے چلو اگر میں جانتا کہ وہ جامع جبر
اللہ تعالیٰ فخر کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے افضل ہے تمہارے سوا
کوئی اور ہے تو میں اُس کے ساتھ جاتا اور انہیں رخصت کرتا لیکن میں جانتا
ہوں کہ تمام دنیا سے افضل تم لوگ ہو۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ
دیکھتے ہیں کہ اصحاب حدیث ایک محدث صاحب کے پاس سے نکلے اون کے اٹھوں
میں مسلم وان ہیں تو فرمائیے گئے اگر یہ سچے ان ان نہیں تو میں نہیں جان سکتا
کہ پھر ان کے کہتے ہیں ہ عثمان بن ابوشیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے بعض
اصحاب حدیث کو حالت اضطراب میں دیکھ کر فرمایا۔ ان میں کافا سنی شخص بھی
دوسروں کے عابدوں سے اچھا ہے۔ قاضی ابویوسفؒ مکتے ہیں اور دروازہ
پر الحدیث کی جماعت کو دیکھ کر فرماتے ہیں کہ رستے زمین پر تم سے بہتر کوئی نہیں
فیج ہی صبح گھر سے نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں سننے لگے۔

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى على في كتاب لم تزل
 الملائكة تستغفر له فادام اسمي في ذلك الكتاب قال بشير بن عبيد ثنا
 محمد بن عبد الرحمن القرشي عن عبد الرحمن بن عبد الله عن عبد الرحمن
 الزوعج عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله ثنا محمد بن علي بن الفتح
 ثنا عمر بن ابراهيم المفري ثنا ابو بكر عمر بن احمد بن ابي معمر الصفا مرثنا
 ابو جعفر محمد بن يحيى المحلواني كذا كان في كتاب ابن الفتح والصواب
 احمد بن يحيى سمعت احمد بن يونس سمعت سفیان الثوري يقول
 لو لم يكن لصاحب الحديث فائدة الا الصلاة على رسول الله صلى الله
 عليه وسلم فانه يصلي عليه فادام في الكتاب ثنا عبد العزيز بن ابي الحسن
 القرشي مسي لفظا ثنا علي بن الحسين بن علي بن المطرف الفاخري ملاه ثنا
 محمد بن عبد الرحيم الا صيرها في ثنا عبد الله بن محمد بن سنان البصري
 ثنا محمد بن ابي سليمان قال رأيت ابي في النوم فقلت يا ابي ما فعل الله
 بك قال غفر لي فليت بما اقال بكنا بتي الصلاة على النبي صلى الله

صالح لوگوں کے دفتر سے اپنا نام کٹوا دینا چاہتا ہو ؟

اگر اہل بیت نہ ہوتے تو اسلام مٹ جاتا

حفص بن غیاث رحمۃ اللہ علیہ کے پاس لوگ جمع ہو گئے تو آپ نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ
 ان طالب علموں کے دلوں میں یہ حرص نہ ڈالتا تو یہ کام ہی مٹ جاتا۔ ابو داؤد
 فرماتے ہیں اگر اہل بیت کی یہ جماعت نہ ہوتی اور یہ لوگ حدیثوں کو جمع نہ کرتے تو
 اسلام بے نشان ہو جاتا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہم تین چار آدمی امام
 علی بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے دروازے پر تھے۔ آپ فرماتے تھے کہ حدیث میں
 جو آیا ہے کہ میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ غالب ہو کر حق پر رہیگی نہ اٹکے
 مخالفین انہیں ضرر پہنچا سکیں گے نہ رسوائی۔ اس سے مراد میں تو یہ جانتا ہوں کہ تم ہو
 یعنی حدیث والے۔ دیکھو تجارت پریشہ لوگ تجارت میں کارگیر لوگ اپنی اپنی صنعت میں
 پادشاہ لوگ اپنی اپنی سلطنت میں مشغول ہیں مگر تم ہو کہ دن رات سنت رسول

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أولى الناس بي يوم القبة
 صلوة على قال أبو نعيم رحمه الله وهذه منقبة شريفة محتص بها
 الآثار بعلمها لا منه لا يعرف لعصابة من العلماء من الصلاة على رسول
 الله صلى الله عليه وسلم أكثر مما يعرف لهذه العصابة نسخا وكرام
 ثنا أبو القاسم الأزهري عن علي بن عمر بن أحمد الحافظ ثنا محمد بن أبي القاسم
 بن زكريا المحاربي ثنا عباد بن يعقوب ثنا أبو أود سليمان بن عمر وعن
 أبوب بن موسى عن القاسم بن محمد عن أبيه أحسبه قال عن جده أبي بكر
 الصديق رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كتب
 عني علما وكتب معه صلاة لم يزل في أجر ما قرئ ذلك أكتبنا
 أبو طالب مكي بن عبد المراق الكوفي ثنا إبراهيم بن محمد المنفي أملاء
 ثنا أبو يوسف يعقوب بن محمد المقرئ ثنا محمد بن مهلهل النيسابوري
 ثنا محمد بن عبد الله بن حميد البصري بمكة ثنا بنسري بن عبيد ثنا حماد
 بن نكدا أبو علي ثنا بن زيد بن عياض عن عبد الرحمن الأعرج عن أبي هريرة

الاصحاح في مناقب علي بن أبي طالب

المحدث ابدال اور اولياء اللہ میں

صالح بن رازی فرماتے ہیں اگر المحدث ابدال نہیں تو میں نہیں جان سکتا کہ ابدال
 اور کون ہوتے ہیں؟ امام صالح رازی فرماتے ہیں عدالت والا وہ ہی نہیں جو مال
 جان اور عزت پر عدل کرے بلکہ ان سے بھی بڑھ کر عدالت والا وہ ہے کہ جب وہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرے تو وہ مان لی جائے اسے اس میں
 سچا اور عادل جانا جائے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں اگر اہل حدیث ابدال
 نہیں تو پھر ابدال اور کون ہوں گے؟ غلیل بن احمد فرماتے ہیں اگر قرآن حدیث
 والے بھی اولیاء اللہ نہیں تو جان لینا چاہئے کہ زمین اولیاء اللہ سے خالی ہے
 امام ابن عیینہ فرمایا کرتے تھے کہ میری اتنی لمبی عمر صرف المحدث کی دعاؤں سے
 ہوئی ہے۔ محمود بن خالد نے ایک مرتبہ ابو حفص عمرو بن ابوسلمہ سے پوچھا کہ کیا
 آپ حدیث بیان کرنا پسند فرماتے ہیں؟ جواب دیا کہ کیا کوئی ایسا بھی ہے جو نیک کار

عليه سلم تسمعون ويسمع منكم ليمع من الذين يسمعون منكم انما
من بعد ذلك قوم سمان يجوبون السمن فيشهدون قبل ان يمشوا اننا
ابو بكر احمد بن علي بن بزاز اذا القارى ثنا عبد الله بن جعفر الاصفهاني
ثنا محمد بن يحيى بن منذر ثنا محمد بن عصام عن ابيه عن سفيان عن الامش
عن عبد الله عن سعيد بن جبيرة عن ابن عباس قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم تسمعون ليمع منكم ويسمع من الذين يسمعون
منكم حل ثنا ابراهيم بن محمد بن سليمان الموطب باصميهان ثنا
ابوبكر بن امقرئ ثنا سلامة بن محمد العنسي ثنا محمد بن خلف
ثنا احمد بن شباة قال قال اسحق بن راهويه رحمه الله كل مسألة
تروى عن ثلاثة فهي اثر لقول النبي صلى الله عليه وسلم تسمعون ويسمع
منكم ليمع من يسمع منكم حل ثنا ابو نعيم الحافظ ثنا عبد الله
بن جعفر بن احمد بن فارس ثنا اسمعيل بن عبد الله بن مسعود
الغبدى ثنا عبد الله بن صالح ثنا ابن لهيعة عن قيس بن رافع

كتاب فضائل محمدى ترجمه كتاب شريف اصحاب الحديث مصنفه حافظ امام ابو بكر احمد بن

علي بن ثابت بن احمد مهدى خطيب مكرمة الله عليه

دوسرا حصہ

بسم الله الرحمن الرحيم

اہل حدیث کا حق پر ہونا

خليفة ہارون رشيد فرماتے ہیں میں نے چار چیزوں کو چار گروہ میں پایا۔ کفر کو جہیم
میں۔ علم کلام اور جھگڑے کو جہنم میں۔ جھوٹ کو رافضیوں میں اور حق کو اہل حدیثوں
میں۔ ولید کر امیسی نے اپنے آخر وقت میں اپنی اولاد کو بتلاتے ہیں اور فرماتے ہیں کیا تم علم کلام
اور مناظرے اور باتیں بننے میں مجاہد سے زیادہ عالم کسی کو جانتے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں
فرمایا کیا تم مجھے جھوٹا سمجھتے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں فرمایا اگر میں تمہیں کوئی وصیت کروں

بثلاثة اشياء لم تُعْطَها من قبلها الاسناد والانساب والاعراب **حد ثنا**
ابو بكر محمد بن المظفر بن علي الدينوري المصري ثنا **ابراهيم بن محمد بن يحيى** المصفي
قال سمعت **ابا العباس محمد بن عبد الرحمن الدغولي** السرخسي يقول سمعت
محمد بن حاتم بن المظفر يقول ان الله تعالى اكرم هذه الامة وشرفها وفضلها
بالاسناد وليس لاحد من الامة كلها قد يهملهم اسناد وانما هي
صحف في ايديهم قد خلطوا بكتبهم اخبارهم وليس عند هو تمييز بين
ما نزل من التواتر والا يحمل مما جاء فهو به انبياء وهو تمييز بين ما الحقوه
بكتبهم من الاخبار التي اخذوها عن غير الثقات وهذه الامة انما ينص الحديث
من الثقة المعترف في زمانه المشهور بالصدق والامانة عن مثله حتى يتناهي
اخبارهم ثم يبحثون اشد البحث حتى يعرفوا الا حفظ فاعرف حفظ الا ضبط
فالا ضبط الا طول بحالته من فوفه من كان اقل بحالته ثم يكتبون الحديث من عشر
وجهها واكثر حتى يهدى به من العلة والزلل يضبطو حروفه ويعدوا عدلهم من
اعظم نعم الله تعالى على هذه الامة ننمودع الله نسكرو هذه النعمة ونسئله التثبيت

تو وہ ہے جو طالب حدیث ہیں۔ حدیث کا علم تلاش کرنے والے ہیں۔

ابو فراس خاقانی کے اشعار میں کہ اہل حدیث ہی نجات پائے والے ہیں اگر وہ حدیث پر
عامل بھی ہو جائیں اور اس امانت کی پوری ادائیگی کریں یہ کہا گیا ہے کہ تمام بندوں میں افضل
یہی ہیں۔ جیسے کچھ بھی ہیں جبکہ وہ نقتوں سے بچتے رہیں ان میں سے جو انتقال کر جائے
اوسے شہادت نصیب ہوتی ہے اور اوس کی قبر اوس کے لئے بہترین پاکیزہ گھر بن جاتی
ہے۔ **شاذان بن یحییٰ** فرماتے ہیں جو لوگ حدیث پر عامل ہیں ان کے راستے سے اچھا راستہ
جنت کی طرف جانیو اما کوئی اور نہیں جانتا **حسن بن علی تمیمی** فرماتے ہیں طواف کرتے ہوئے
میرے دل میں خیال آیا کہ قیامت کے دن سب آگے کون لوگ ہونگے۔ اچانک ایک غیبی
آواز آئی کہ **المحدث ہونگے۔**

علم حدیث کی جستجو کیلئے سفر کر نیوالوں کی فضیلت

یزید بن ہارون حماد بن زید سے سوال کرتے ہیں کہ کیا قرآن کریم میں بھی المحدث کا ذکر ہے

عن شفی الاصبیحی قال تفقح علی هذه الامة خراش کل شیء حتی تفقح لهم خزان الحديث

ذکر بیان فضل الاستنا و انه ما خصل الله به هذه الامة

احمد ثنا محمد بن احمد بن رزق ثنا محمد بن الحسن بن زیاد النقاش ثنا ابو اسحق
الطحا عن احمد بن بشر الحلبي عن يزيد بن موهب عن ضمرة ح و حد ثنا محمد
بن یوسف النیسابوری لقطان ثنا محمد بن عبد الله الضبی ثنا احمد بن محمد
العززی ثنا هتمان بن سعید ثنا یزید بن موهب ثنا ضمیر بن حبیب عن
بن شاذب عن مطر فی قوله تعالی اَوْ اَنَّا كَرِهْنَا مَنۢ عَلٰی اسناد الحديث
ثنا علی بن احمد الترمذی ثنا القاضی ابوبکر محمد بن عمر الجعفی ثنا عبد الله
ابن محمد بن بشر بن صالح ثنا سعید بن عمرو عن ابی سلمة ثنا ابی عن مالک فی قوله
تعالی فَاِنَّهٗ لَکَیۡنَ کَرۡهًا لَّکَ وَ لَیۡسَ لَکَ اَمۡرٌ وَّ لَیۡسَ لَکَ اَمۡرٌ وَّ لَیۡسَ لَکَ اَمۡرٌ وَّ لَیۡسَ لَکَ اَمۡرٌ
محمد بن عیسی بن عبد العزيز البزاز یحدث ان ثنا صالح بن احمد المحافظ قال سمعت

نہ مہلک
لازم

ابا بکر محمد بن احمد راحه الله یقول بلغنی ان الله تعالی خص هذه الامة

توان لوگے جو ابدا کہاں فرمایا سنو! تم اہل حدیث کے مذہب کو مضبوط تمام لو میں سے تو
حق کو انہی کے ساتھ دیکھا اون کے بڑے بڑے محدثین کا تو کیا ہی کہنا ہے اون کے چھوٹے
لوگ بھی خلگوئی کے جذبات سے اس قدر پُر ہیں کہ بڑے بڑوں کی غلطیاں نکال کر صاف
بیان کر دیتے ہیں ذرا بھی تامل نہیں کرتے۔ عبد الرحیم بن عبد الرحمن فرماتے ہیں جو شخص
حدیث کو چھوڑ کر ادھر ادھر کی باتوں میں لوگوں کو ابھاتا ہے اوسکا انجام گمراہی ہوتا ہے
قیامت دن نجات کے سب سے زیادہ حق اور سب سے بہتر جنت میں جانو

اہل حدیث ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے ہول و خوف اور اوسکی
ہر جگہ کی سرزنش سے سب سے زیادہ نجات پانویں والا وہ ہوگا جو دنیا میں سب سے زیادہ
محمد پر درود پڑھتا رہا۔ ابو جعفر فرماتے ہیں اگر روئے زمین پر کوئی نجات پانویں والا گروہ ہو

احمد بن نصر المقرئ سمعت ابراہیم بن محمد ان يقول قال ابن المبارک مثل
الذي يطلبه مزينه بلا اسناد كمثل الذي ينقل السطح بلا سلم وحل
ابن الحسين محمد بن الحسين بن الفضل القطان ثنا ابو عيسى احمد بن
يحيى بن محمد بن شاذان الجوهري ثنا جدي قال سألت علي بن المديني
عن اسناد حديث مسقط على فقال تلاني ما قال ابو سعيد الخدري رحمه
الله قال الا اسناد مثل اللج ومثل المراق فاذا ذلت رجليك عن المراق
سقطت والمراق مثل المراج ثنا محمد بن يوسف النيسابوري ثنا محمد بن
عبد الله الضبي ثنا محمد بن يعقوب المقرئ ثنا محمد بن عبد الرحمن الفقيه
ابو عباس ثنا الحسين بن الفرج ثنا عبد الصمد بن حسان سمعت سفيان
الثوري رحمه الله يقول الا اسناد سراح المومنين فاذا المومنين معه سراح
قبائلي شيء يقاتل

اواب کے سختی نہیں تو خدا کی قسم یہ صریح نا انصافی ہے۔ شیخ ابو بکر فرماتے ہیں۔ خدا
کی قسم ہمارا عقیدہ ہے جس میں ہمیں کوئی شک نہیں کہ حدیث کے طالب علم بڑے بڑے ثوابوں
کے مستحق ہیں اور جو بڑے جھوٹا فائدہ اس کا یہ ہے جو امام دکیہ بن خراج بیان فرماتے
تھے کہ اگر کوئی شخص حدیث سے کچھ اور فائدہ حاصل نہ کرے لیکن کم سے کم یہ علم اوسے
بدعتیہ کی سے تو ضرور روک دیکھا۔ تو کیا یہی فائدہ کچھ کم ہے؟ حضرت امام احمد بن
حنبل سے پوچھا جاتا ہے کہ کچھ حدیث لکھتے تو ہیں لیکن اوس کا اثر اون پر نہیں دیکھا
جاتا اور نہ اون کا وقار ہوتا ہے تو آپ نے جواب دیا کہ مال اور انجام اس کا خیر و برکت
ہی ہے۔ امام ابو بکر کو جب کبھی کسی حدیث والے کے انتقال کی خبر پہنچتی تو انہیں
اور رنج کرتے کہ چہرہ نمکین ہو جاتا اور جب کبھی انہیں کسی عابد کے انتقال کی خبر ہوتی
تو یہ بات اون کے چہرے پر نہ دیکھی جاتی تھی۔

حدیث شریف کا سننا اور لکھنا دنیا اور آخرت کو جمع کرنا

سہل بن عبد اللہ زادہ فرماتے ہیں جو شخص دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی چاہے
وہ حدیث لکھا کرے اس میں دونوں جہان کا نفع ہے۔ عبد اللہ بن داؤد فرماتے ہیں۔

والتوفیق لما یقریب الیہ ویزلف لہ یدہ ویمسکنا بطاً عتہ انہ ولی حمید فلیس
احد من اهل الحدیث یحاجی فی الحدیث اباء ولا اخاء ولا اولادہ وھذا
علی بن عبد اللہ المداینی ہوا مام الحدیث فی عصرہ لا یروی عنہ حرف واحد
فی تقویۃ ابیہ یل یروی عنہ ضد لک الحدیث علی ما وفقتہ۔

البيان ان الاسانيد هي الطريق الى معرفة احكام الشريعة

حدثنا ابو بكر محمد بن عمر بن جعفر الخزازي ثنا احمد بن جعفر الختلي ثنا
احمد بن علي الباسر ثنا ابو بكر الطالقاني سعيد بن يعقوب قال قال عبد الله
ابن ابي اسير لمشرحه الله الاسناد من الدين حدثنا الحسن بن ابي طالب
ثنا عمر بن احمد الواعظ ثنا محمد بن حمدويه المروزي ثنا ابو محبوب ثنا
عبدان سمعت عبد الله بن المبارك يقول الاسناد عندی من الدين
لو لا الاسناد لقال من ما شاء ثنا محمد بن المنظر المروزي ثنا ابراهيم
بن محمد بن يحيى المزي ثنا الامام ابو بكر محمد بن اسلمی بن خزيمة سمعت

فرما یا کیوں نہیں؟ کیا تم نے یہ آیت نہیں سنی کہ لَيَسْقِيَهُمْ فِي الرَّيْنِ وَ لَيَنْزِلُوا قَوْمَهُمْ اَوْ اَنْجُوْا
اَنْتَهُمْ۔ یعنی دین کی سمجھ پیدا کریں اور اپنی قوم میں واپس آکر اود نہیں ڈرائیں۔ اس سے
مراد ہر وہ شخص ہے جو علم دین کی سمجھ حاصل کرنے کی غرض سے سفر کرے اور سیکھ کر
اپنی قوم والوں کو آکر سکھائے۔ امام احمد بن حنبل کے استاد امام عبد الرزاق ثقفی ان
پاک کی آیت فَبَلَّوْا نَفْسَ مَنْ كُلِّ فِرْقَةٍ طَائِفَةٌ لَّيَسْقِيَهُمْ فِي الرَّيْنِ وَ لَيَنْزِلُوا قَوْمَهُمْ
اَوْ اَنْجُوْا اَنْتَهُمْ تَعْلَمُمْ يَخْلُصُوْنَ ہ یعنی ہر گروہ میں سے ایک جماعت دین کا علم سیکھنے کیلئے
کیوں نہیں نکلتی تاکہ وہ لوٹ کر اپنی قوم کو ڈرائیں شاید کہ وہ ڈرائیں۔ اس آیت کی
تفسیر میں فرماتے ہیں اس سے مراد اصحاب حدیث ہیں۔ حضرت ابراہیم بن ادحم فرماتے
ہیں کہ اجماع کے ان سفروں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس امت سے بلاؤں کو دور کر دیتا
ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کے مولیٰ حضرت عکرمہؓ فرماتے ہیں اَسَاءَ نَحْنُ جو قرآن کریم
میں ہے اس کی تفسیر حدیث کے غالب علم میں۔ امام علی بن سیدہ اہل حدیث کو دیکھ کر فرمایا
کرتے۔ یہ پرانڈہ بالوں والے سیلے کپڑوں والے وغیرہ آلود چہروں والے بھی اگر

عبدالرحمن قال سمعت عبد الله بن داود النخعي يقول سمعت أئمتنا
ومن فوقنا أصحاب الحديث وحملوا العلم وهم أماناء الله تعالى على دينه
وحفاظ سنة نبيه صلى الله عليه وسلم فاعلموا وعلوا حل ثنا ابن عبيد
أئبسا بوى سمعت محمد بن علي العلوي سمعت أبا أحمد المدائلي
سمعت كهمسا الهملاني رحمه الله يقول من لم يحقق أن أهل الحديث
حفظه الدين فإنه يعد في ضعفاء المساكين الذين لا يدني الله
بدن نقوله تعالى لنبيه صلى الله عليه وسلم أَلَمْ نَقُلْ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ
ولقول رسول الله صلى الله عليه وسلم ثنا جبريل عن الله عز وجل

كون أصحاب الحديث حماة الدين بذمهم عن السنن

حدثنا أبو نعیم الحافظ ثنا أحمد بن محمد المرزى بنیسا بورتنا
عبدالرحمن بن ابی حاتم ثنا ابی ثناء قبصة سمعت سفین الثوری
رحمه الله يقول الملائكة حراس السماء وأصحاب الحديث حراس الأرض

امام بیہقی امام احمد بن حنبل امام اسحق امام ابن القفراٹ جیسے ثقہ بزرگ اور پاک نفس
لوگ روایت کرتے ہیں۔ ہمارے ائمہ روشن ستاروں کی طرح ہیں۔ کیا کوئی بھلا شخص
ان نورانی ستاروں کے منہ بھی آسکتا ہے؟

اُن شہا بن اسلام کا بیان جنہوں نے اہل بیت کیلئے بیت المال کا حصہ مقرر کیا تھا

خلیفۃ المسلمین امیر المومنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے حمص کے گورنر کے نام
فرمان بھیجا کہ اہل صلاح کبیت المال میں اتنا حصہ مقرر کر دو کہ وہ بے پرواہ ہو جائیں تاکہ
قرآن و حدیث کے علم سے او نہیں کوئی چیز مشغول نہ کر سکے۔

حدیث سنائی کیلئے نو عمر لوگوں کو قریب کرنا

ایک شخص امام اعظمؒ کے پاس سے گذرا۔ وہ اس وقت حدیث بیان فرما رہے تھے تو
اس نے کہا آپ ان نو عمر لوگوں کے سامنے حدیثیں بیان فرماتے ہیں۔ امام اعظمؒ نے

کون اصحاب الحدیث امناء الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

الحفظہم السنن وتبیینہا

ثنا ابو عبیدہ محمد بن ابی لویس النیسابوری ثنا ابو الحسن محمد بن علی
العلوی الحسن سمعت القسم بن مندر سمعت ابا حاتم الرزازی ہر جا
اللہ یقول لو یکن فی امۃ من الامة من خلق اللہ تعالیٰ آدم امناء یحفظون
آثارہم لرسولہ الا فی ہذہ الامۃ فقال الرجل یا ابا حاتم ہر جا واحد شیا
لا اصل لہ ولا یصح فقال علماء ہر جا یحفظون الصبیح من السقیم فواتہم
دال للعرفۃ لبتین من بعدہم انہم یزوا الا آثارہم حفظوہا ثم قال
رحمہم اللہ ابانزلہ عنہ کان اللہ یحفظ آثار رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ثنا محمد بن عبد اللہ بن عیسیٰ بن صالح العطار ثنا ابو محمد
بن حیان ثنا محمد بن یحییٰ النیسابی سمعت محمد بن الخلیل قال ثنا

حدیث سے جو شخص دُنیا چاہے اس کے لئے دُنیا ہے اور جو آخرت چاہے اس کے لئے آخرت
ہے۔ حدیث کے بارے میں آپ فرمایا کرتے تھے کہ اس میں جو اپنی مراد دُنیا رکھے اس کے
لئے دُنیا اور جو آخرت رکھے اس کے لئے آخرت ہے۔ حضرت سفیان ثوری فرماتے
میں۔ حدیث شریف کا سننا دُنیا چاہنے والے کے لئے عزت کا باعث ہے اور آخرت
چاہنے والے کے لئے رشد و بھلائی کا سبب ہے۔ احمد بن منصور شیرازی نے کسی
کے اشعار بیان کئے ہیں جن کا ترجمہ یہ ہے۔ لوگو! حدیث کو مضبوط تمام لو اس
جیسی کوئی چیز کسی طرح نہیں۔ چونکہ دین نام ہے خیر خواہی کا اس لئے میں نے تمہاری
واجب خیر خواہی ظاہر کر دی۔ ہم نے تو روایت ہی میں تمام فقہ ہائی اور کل احکام
پائے اور تمام نجات پائے۔ میری راتوں کا انہیں سند حدیثوں کا ذکر ہے۔ جان لو کہ
تمام فائدوں سے بہترین فائدہ علم کا حفظ کرنا ہے۔ جس نے حدیث کی طلب کی اس نے
فضیلت کے خزانے جمع کر لئے اور ثابت رہنے والی دنیا سمیٹ لی۔ لوگو! ان روایتوں
کو مضبوط پکڑ لو جنہیں امام مالک امام شعبہ امام ابن عمر امام ابن زید امام سفیان

بن وضالۃ الحافظ النیسابوری ثنا ابوالحافظ وهو محمد بن محمد بن
احمد بن اسحق انکرا بیسی ثنا ابوجعفر محمد بن ابراہیم الدایلی بمکة
ثنا عبد الحمید بن صبیح العنزی حد ثنا حماد بن زید عن جریر بن حاتم
عن سلیمان ابن مہلث قال بنما ابن مسعود بوما معه نفر من اصحابہ
اذ مرا علی بنی فقال علی ما اجمع هو لا قال ابن مسعود علی میراث محمد
صلی اللہ علیہ سلمہ یقتسمونہ حل ثنا ابواسحق ابراہیم بن محمد بن
جعفر المعدل ابوالحسن محمد بن احمد بن رقی البزار اللفظ لہ قال
حد ثنا محمد بن علی بن الہشیم المقرئ انبانا ابوبکر بن ابی حلیۃ رجل
من ائمہ قال سمعت موسی بن منصور یقول لرای الفضیل رحمہ اللہ
توما من اصحاب الحدیث یعنی بہم بعض الخفۃ فقال ہکذا لکون
یا ورنۃ الانبیاء قواۃ علی احمد بن محمد بن غالب لفظیہ عن ابراہیم
بن محمد بن یحییٰ لمر فی سمعت محمد بن اسحق بن خزیمۃ سمعت یونس بن
عبد اللہ علی سمعت المتنافی یقول اذ لمریت رجلا من اصحاب الحدیث
دین علم کلام میں نہیں بلکہ دین صرف احادیث رسولؐ میں ہی ہے۔ آپ سے یہی روایت اور
طریق سے بھی مروی ہے۔ ایک اور روایت میں اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ حدیث سے
آخرت کا ارادہ رکھنے والے کے لئے حدیث آخرت کی چیز ہے۔

اپنی اولاد کی دلجوئی کر کے حدیث سنا

حضرت ابراہیم بن ادھمؒ کہتے ہیں کہ میرے والد نے مجھ سے فرمایا بیٹا تم حدیث سیکھو
اور یاد کرو۔ ایک ایک حدیث کے یاد کرنے پر تمہیں ایک ایک درہم انعام دو لگا چنانچہ
میں نے اسی طرح حدیثیں یاد کیں۔

ان بزرگوں کا بیان جنہوں نے حدیث نہ سننے والوں کی ندرت کی ہے

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ جب کسی شخص کو دیکھتے کہ وہ حدیث نہیں کہتے تو فرماتے
اللہ تعالیٰ تمہیں اسلام کی طرف سے بھلا بدلہ نہ دے۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

حدثنا محمد بن یوسف لفظان حدثنا محمد بن عیسا بن الضبی سمعت حسان بن محمد الفقیہ یقول سمعت الحسن بن یسفیان یقول سمعت صالح بن حاتم بن ویران یقول سمعت یزید بن زریع یقول لکاحین فرسان فرسان هذا الذین اصحابا کما سأنید حدثنا محمد بن عیسا بن صالح المقری با صیحا ثنا عیسا بن محمد بن جعفر سمعت عیسا بن یقول حدثنی القسم بن نصر الخضر فی حدیثی رجل کما ذهب عنی اسمہ قال لرایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیما یرى انما و النبی صلی اللہ علیہ وسلم ناظم و محیی بن معین قائم علی اسمہ یدع عنه جملة فلما ان أصبحت ایتت یحیی فاخبرته فقال لی نحن نذب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکذب

کون اصحاب الحدیث وراثۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم فیما خلفہ من السنۃ و انواع الحکمۃ

شنا ابو علی عبد الرحمن بن محمد

جواب دیا، یہی لوگ تمہارا دین تمہارے لئے حفظ کریں گے۔ امام ابن المبارک رحمۃ اللہ علیہ حبیب المحدثین بچوں کو ہاتھوں میں قلمدان لئے ہوئے دیکھتے تو انہیں کھڑا کر کے فرماتے۔ یہ میں دین کے پودے جن کی بابت فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دین میں ہمیشہ نئے نئے پودے لگاتا رہیگا جن سے دین خداوندی مضبوط ہوتا رہے گا، یہ لوگ گو آج تو عمر ہیں اور تم میں چھوٹے ہیں لیکن عنقریب تمہارے بعد یہی لوگ عمر میں اور عزت میں بڑے ہوں گے۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قریش کی ایک عجت کو فرماتے ہیں۔ تم نے ان بچوں کو الگ کیوں بٹھا رکھا ہے؟ یہاں کہ وہ ان کے لئے مجلس میں جگہ کیا کر داور انہیں حدیثیں سنایا کر داور مطلب سمجھایا کر د آج اگرچہ یہ چھوٹے ہیں لیکن کل سردار بن جائیں گے تم بھی کبھی قوم کے چھوٹے تھے لیکن آج بڑے ہو۔

حدیث پڑھنے پرانی بچوں کو جبراً آمادہ کرنا چاہئے

عبداللہ بن داؤد فرماتے ہیں انسان کو چاہئے کہ حدیث کے سنتے پر اپنی اولاد کو مجبور کرے

ان احد ہمدیش الثی عن الحدیث کذا وکذا امرہ ووشاء لثقال حدیثی ابو بکر بن عیاش
 حدیثنا محمد بن الحسن القطان الحسن بن ابی بن بکر بن شاذان قال وحدیثنا
 ابو سہیل احمد بن محمد بن عبد اللہ بن زریاد ثنا احمد بن علی الاکابر ثنا ابو سفیان
 موسی القطان قال از دحمنا یوما علی ابی بکر بن عیاش فقال مالی اسی ریثی ساکانہا
 ثم من لشیءا لہین فخینا عنہ فقال ما اعلی فی الدنیا قوما خیل منہم قد عرفوا
 حدیثی لداخذ وہ وذہبوا من کان یقول ثمہ شیئا حدیثنا علی بن محمد بن
 عبد اللہ بن بشیر ان المعدل ثنا اسمعیل بن محمد الصفار ثنا محمد بن الحسن بن
 الحکیم بن تناجر بن حفص سمعت ابی قالوا لہ یا ابا عمر انا تری اصحاب الحدیث
 کیف تغیروا کیف افسدوا فقال ہمد علی ما ہمد خیلنا لثقال حدیثنا عن عبد اللہ بن
 بن جعفر الحنبلی ثنا ابو بکر احمد بن محمد الخلال ثنا ابو بکر المزہبی انہا عبد اللہ
 احمد بن حنبل قال لیس قوم عندی خبر من اهل الحدیث لیس من فون الا الحدیث
 وقال الخلال ثنا محمد بن جعفر ثنا ابو الحکیم انہ سمع ابا عبد اللہ رحمہ اللہ
 یقول اهل الحدیث افضل من تکلوا فی العلم ثنا ابو حاتم عن عمر بن احمد بن ابراہیم

ہمد علی ما ہمد خیلنا لثقال حدیثنا عن عبد اللہ بن

اہل حدیث قوی لائل الی جماعت

امام اعظمؒ فرمایا کرتے تھے میرے اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صرف ایک
 پرودہ ہے جب چاہوں اسے اٹھا دوں اور انہیں دیکھ لوں حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ
 علیہ فرماتے ہیں قرآن کریم جلتے والا بڑی قدر و قیمت والا شخص ہے اور فقہ جانتے والا
 بڑی شخصیت والا آدمی ہے اور حدیث کا کہنے والا بڑی قوی دلیل والا انسان ہے،
 ابو عروبہ حوائیؒ فرماتے ہیں جو شخص فقہ جانتا ہو اور حدیث نہ جانتا ہو وہ ٹکڑا ہے
 علم حدیث کی رغبت کرنا ہے اور اس سے بے رغبتی کرنا بیکار و بے

امام زہریؒ نے ایک مرتبہ مذہبی سے پوچھا کہ کیا آپ کو حدیث اچھی معلوم ہوتی ہے؟ انہوں
 نے کہا ہاں۔ فرمایا اسے مرد پسند کرتے ہیں اور نامرد اسے پسند نہیں کرتے۔ آپ
 فرمایا کرتے تھے کہ طالبان حدیث مرد ہیں اور حدیث سے بے رغبتی کرنا بیکار و بے

فکا ثنی رايت النبی صلی اللہ علیہ وسلم حیا بہ

کو تمام الامریں بالمعروف والنہی عن المنکر

حدثنا محمد بن احمد بن رزق ثنا جعفر الخلدی ثنا ابو یعقوب اسحق بن ابراهیم البغدادی بمصر حدثنا مأمون ابو عبد الله بمكة حرسها الله عن سعید بن العباس قال سئل ابراهیم بن موسى عن الامامین بالمعروف والنہی عن المنکر قال نحن منهم نقول قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لا تفعلوا کذا :

کو نہ کر خیار الناس

حدثنا ابو نعیم الحافظ ثنا محمد بن ابراهیم بن علی ثنا ابو عریبة ثنا زکریا بن المحکم ثنا حمزة بن سعید المرزبی قال رايت ابا بکر بن عیث بن یضرب ساعدی بن آدم فقال ما قم خیر من اصحابی احد ینا حب تم کسی عالم کو دیکھو کہ وہ قرآن کریم نہیں پڑھتا اور حدیث شریف نہیں لکھتا تو اس سے دور رہو وہ شیخ الفکر ہے اور شیخ القرآن دہریہ لوگوں کو کہتے ہیں جو چاندنی رات میں حج ہو کر تاریخی واقعات میں بڑی دوند کی لیتے ہیں اور سائل دنیہ میں اون کی جہالت کا یہ حال ہوتا ہے کہ اچھی طرح وضو کرنا بھی نہیں جانتے

مرتے دم تک حدیث شریف میں مشغول رہنا چاہیے

امام ابن البارکؒ سے پوچھا جاتا ہے کہ آپ کد تک حدیث لکھتے رہیں گے؟ فرمایا شاید کوئی روایت جس سے مجھے نفع پہنچے میں نے اب تک نہ سنی ہو۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ سے سوال ہوتا ہے کہ آدنی حدیث کب تک لکھتا رہے؟ فرمایا مرتے دم تک۔ آپ فرمایا کرتے تھے میں تو قبر میں جا لے تک طالب علم ہی رہوں گا۔ امام حسن بصریؒ سے سوال ہوا کہ کیا اپنی برس کی عمر کا آدنی بھی حدیث لکھے؟ فرمایا جب تک اوس کی اچھی زندگی ہے۔

من فاسق و خبیث من عابد غیرہ ثنا ابوالقاسم الانزہری ثنا عمر بن احمد بن
 ہرم بن المقرئ ان عثمان بن عبدیہ البزاز حدیثہ سمعت ابراہیم الحارثی یقول
 خرج ابو یوسف القاضی یوما و اصحاب الحدیث علی ابیاب فقال ما علی الارض
 خبیثکم اکیس قد جئتم بکرم لسمعت حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

من قال ان الابدال الاولیاء اصحاب الحدیث

حدیثنا الحسن بن ابی الحسن الوری ثنا عبد اللہ بن عثمان الصفا مرثنا
 ابو بکر محمد بن العباس بن الولید بن مہدی الصلیح ثنا صالح بن محمد اللوی
 و سألہ رجل فقال ذلک لیکن اصحاب الحدیث هم الابدال فلا ادری من
 الابدال وقال هذا الکلام یرید بن ہرم ذکرہ عن سفیان الثوری ثم
 قال صلکم المرزوی لیس لعدال لندی یعدن علی الفروج والدنا والاموال
 العدال لندی ذالسمہد علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبلت شہادتہ
 حدیثنا محمد بن عیسی بن عبد العزیز انہما فی ثنا صالح بن احمد الحافظ

مذکور ہو کر ٹوٹ گئے اور ابلیس نے جو یہ لشکر جمع کیا تھا اوس کے شکست کھا کر
 بھاگ کھڑے ہوئے کی چیخ بچارہوئے گی۔ لوگو! بتاؤ تو ان بدعتیوں کی بدعتوں
 میں کوئی سمجھ دار بھلا آدمی ان کا پیٹھوا بھی ہے ؟ جیسے حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ
 نے زہد و اتقا کے نکتے لوگوں کو سکھائے۔ یا امام سلیمان ثمالی جنہوں نے قیامت کے
 خوفناک حالات سے متاثر ہو کر اپنی نیند اور آرام چھوڑ دیا تھا یا اسلام کے نوجوان
 بہادر امام احمدؒ جو ہر ایک آزمائش میں ثابت قدم رہے نہ تو کوڑوں سے ان کا
 ایمان متزلزل ہوا نہ تلواروں کی قوت ایمان کو گھٹا سکی۔

امام اوزاعیؒ نے ایک مرتبہ بقیہ سے پوچھا کہ ابو محمد تم اہل لوگوں کے بارے میں
 کیا کہتے ہو جو لوگ اپنے بیٹی کی حدیث سے بغض رکھیں میں نے کہا وہ بڑے بڑے لوگ
 ہیں فرمایا وہ کبھی کسی بدعتی کے سامنے تم اوس کی بدعت کے خلاف حدیث رسول اللہؐ
 بیان کرو گے وہ فوراً اوس حدیث سے چڑھ گیا اور اُس سے بغض رکھ گیا۔ احمد بن حنبل
 طائف فرماتے ہیں دنیا میں کوئی بدعتی ایسا نہیں جو حدیث سے نہ چڑھتا ہو جب کبھی

العبدی بنیسا اور ثنا عبد اللہ بن عبد فی کتابہ ائینا ثنا عمر بن سنان النخعی
 ثنا حمیم بن ابن ہارم الطبری ثنا ہشام بن خالد ثنا الولید بن مسلم
 قال شیعینا الا وثرعی رحمہ اللہ وقت انصرافنا من عندنا فابعد فی تسبیعنا
 حتی مشی معنا فر سمعنا ابن اوثارۃ یقولنا لا ایہا الشیخ یصعب علیک
 المشی علی کبرا السن فقال امشوا واسکتوا لو علمت ان للہ تعالیٰ جفۃ
 او قوتاً لاهی اللہ تعالیٰ بہذا الفضل معکم لمشیت معهم وشیعتم لکنکم
 افضل لناس حمدنا عبید اللہ بن ابی القحیف لفظاً ثنا محمد بن زرید
 بن مروان الکوفی ثنا ابو بلربن ابی داورم ثنا محمد بن الحسن بن محمد بن الصبیح
 ثنا ابو عبد بن الصوفی المکی قال راٰی حمدا بن حنبل رحمہ اللہ اصحاب الحدیث
 وقد خرجوا من عند محمد بن ابراہیم بن یحییٰ فقال حمدا رحمہ اللہ ان لم
 یکنوا ہذا لآءافاس فلا ادری من اناس قنا علی بن محمد بن عبد اللہ بن یحییٰ
 ثنا عثمان بن احمد الدقاق ثنا محمد بن احمد بن ابی العباس سمعت عثمان بن
 ابی شیبۃ یقول وکان راٰی بعض اصحاب الحدیث یضطربون فقال لا
 ابوالفضل عباس بن محمد خراسانی کے اشعار میں جن میں فرماتے ہیں۔ میں نے کوشش
 سے اصل علم حاصل کرنے کے لئے سفر کیا دنیا میں انسان کی زینت احادیث رسول
 ہی ہیں۔ طالب علم ہی شیر دل مرد ہے اور علم سے دشمنی رکھنے والا تو مخنت ہے
 مال پر گھمڑ نہ کر اسے تو عنقریب چھوڑ کر چل دیجیسا یہ دنیا تو یونہی ایک دوسرے
 کے ہاتھوں میں لٹا ہوتی چلی جا رہی ہے۔

اہل سنت وہی ہر جوابل حدیث کے محبت رکھے

قتیبہ بن سعیدؒ فرماتے ہیں جب تم کسی کو دیکھو کہ وہ اہل حدیث سے محبت رکھتا ہے
 جیسے امام یحییٰ بن سعید قطانؒ اور امام عبد الرحمن بن مہدیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ
 اور امام اسحاق بن راہویہؒ اور اسی طرح بہت سے محدثینؒ کے نام لئے تو سمجھ لو کہ
 وہ اہل سنت ہے اور جسے اس کے خلاف پاؤ تو سمجھ لو بدعتی بدعتیہ ہے۔
 ابو جعفر خواصؒ کے اشعار میں کہ بدعتیوں کی رونق جاتی رہی اور ان کے سہارے

الخوارزمی قرائت علی ابی حامد احمد بن عمر بن حفص العلامی وکان شیخاً صالحاً
 سمعت صفیہ تقول کنا عند حفص بن غنیات فاجتمع علیہ الناس فقال حفص
 لکی ان الله تعالى جعل الحرام فی قلوب هؤلاء یعنی طلبہ العلم لئلا یس هذا الشأن ثناء
 احمد بن ابی جعفر القبطی ثناء عبد الکریم احمد بن ابی جلال بن عیصر ثناء محمد بن احمد
 بن یوسف الخلال ثناء محمد بن عمر الکشی ثناء عبد الحمید بن حمید سمعت ابی آدم
 یقول لولا هذا العصاة لئلا یس الا سلام یعنی اصحاب الحدیث الذین
 یتنبون انواراً حلماً ثناء محمد بن احمد بن یعقوب قرائتہ علیہ عن محمد بن عبد الله
 بن محمد الحافظ سمعت خلف بن محمد البخاری سمعت ابراہیم بن معقل سمعت
 ابا عبد الله محمد بن اسمعيل البخاری یقول کنا ثلثه او اربعه علی باب علی بن
 عبد الله فقال انی ارجو ان تأویل هذا الحدیث عن النبی صلی الله علیہ وسلم ان تأویل
 طائفة من امتی ظاہرین علی الحق لا یضرهم من خذل لہم او خالفہم انی لا ارجو
 ان تأویل هذا الحدیث انتم لکن التجار قد شغلوا انفسہم بالتجارات واهل
 الصنعة قد شغلوا انفسہم بالصناعات واملؤک قد شغلوا انفسہم بالملکة

رکھنا ہو وہ رائے قیاس کیجئے۔ یونس بن سلیمان سقنی فرماتے ہیں میں نے خوب غور کر کے دیکھا
 تو دو چیزیں پائیں حدیث اور رائے حدیث میں تو اللہ تعالیٰ رب العالمین کا اس کی رویت کا
 اس کے جلال کا اس کی عظمت کا ذکر پایا، خوش کا جنت کا دوزخ کا نبیوں اور پیغمبروں کا
 حلال و حرام کا ذکر بھی حدیث میں ہی پایا۔ صلہ رحمی پر اور ہر طرح کی بھلائی پر رغبتیں بھی اسی
 میں پائیں۔ لیکن رائے قیاس میں مکرو فریب حیلہ سازیاں اور وہو کہ بازیاں پائیں۔ رشوتوں
 ناتوں کا توڑنا اور ہر طرح کی برائیاں اسی میں دیکھیں۔ ابوبکر محمد بن عبد الرحمن شافعی مقرئ
 فرماتے ہیں ہمارے مشائخ ابوبکر بن اسمیل کو ابو ثور کہا کرتے تھے اس لئے کہ پہلے وہ ابو ثور
 تھا پھر اہل رائے ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **وَاَنَّا نُمَوِّدُ لِقُلُوبِنَا يُهْمُ مَا تُنْجُوا النَّفْسَ مِنَ الْمِلَّةِ**
 یعنی تمہاریوں کو پہنچنے ہدایت دی لیکن انہوں نے اندھا پن کو پسند کیا اور ہدایت چھوڑ دی۔
 عبد بن لیا و اصحابائے اشعار میں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین تو احادیث میں ہے ان
 کے لئے حدیث سے بہتر کوئی چیز نہیں۔ خبر دار حدیث اور اہل حدیث سے دھوکہ نہ کرنا۔ رائے
 قیاس تو رات ہے اور حدیث دن ہے اسوس انسان ہدایت کی راہیں باوجود چمکیلے سورج

تھا محمد بن معاذ ثنا ابو الحسن علی بن ابی اہیم سمعت عمر بن سکا را نقا فلا فی
سمعت احمد بن حنبل بقولہ ان لم یکن اصحاب الحدیث الا بدال فمن یكون
احدا ثما ابو القاسم الانزہری قال ذکر علی بن الحسنین القاضی بن محمد بن احمد
بن یعقوب بن خیرم ثنا ابی قال سمعت اسحق بن اسوئیل الزبیری بن بکار قال
سمعتنا کمر انصاری شعیب بن یقول سمعت الخلیل بن احمد یقول ان لم یکن
اهل الحدیث الا قرآن و لواء اللہ فلیس اللہ فی الارض فی ثما الحسن بن ابی بکر
قال کتب الی محمد بن ابی اہیم الجوسری من شبرا زبذکر ان عبدان بن احمد
الهمدانی حدیثہ قال سمعت ابا حاتم الرازی یقول حدثت عن ابن عیینہ
انہ قال اری طول عمری هذا الا من کثر دعاء اصحاب الحدیث ثما احمد بن محمد
بن احمد بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن کوفی ثما ابو اود قال سمعت محمد بن خالد یقول
قلت لابی جعفر بن ابی سلمۃ تعجلت قال من یحب ان یسقط سہ من دیوان الصالحین

من قال لولا اهل الحدیث لاندس الاسلام

احمد بن محمد بن غالب حدیثہ عن عبد اللہ بن محمد سمعت محمد بن عیسیٰ

کوئی انسان کوئی بدعت ایجاد کرتا ہے یا بدعت پر عمل کرتے مگر اس کے دل
سے حدیث کی حلاوت چھین لی جاتی ہے۔ ابو نصر بن سلام فقیہ فرماتے ہیں۔ محدود
ہر حدیث کے سننے اور اسے با سند روایت کرنے سے زیادہ بھاری اور ناپسند کوئی چیز
نہیں۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے احمد بن حسن کہتے ہیں کہ ابن
ابی قبیلہ سے کہ شریف میں لوگوں نے اہل حدیث کا ذکر کیا تو وہ کہنے لگے۔ یہ بُری قوم
ہے۔ امام صاحب غصہ سے کپڑے جھاڑتے ہوئے کھڑے ہو گئے اور یہ فرماتے
ہوئے گھر میں چلے گئے کہ یہ زندیق ہے یہ جہین ہو گیا یہ بدعتیہ ہو گیا۔

اہل حدیث کی مدح و منقبت اور اہل رائے اور اہل کلام خبیث کی مذمت

امام شافعی فرماتے ہیں جو میں تمہیں اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کروں وہ تم
سیلو اور جو لوگ اپنی رائے سے بتائیں ان کی باتوں پر پیشاب کر دیا کرو۔ احمد بن شعیبہ فرماتے
ہیں جو شخص قبر میں کام آنے والا علم سیکھنا چاہتا ہو وہ تو حدیث پڑھے اور جو صرف خبر کا ارادہ

احمد بن محمد بن غالب حدیثہ

شرف اصحاب الحدیث للخطیب ویتلوہ
 فی الثانی انشاء اللہ تعالیٰ قولہ من قال
 ان الحق مع اصحاب الحدیث
 الحمد لله وحده وصلى
 الله على سيدنا محمد
 وآله وصحبه
 وسلم

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا فرمایا ہے؟ اُس سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔
 میں نے کہا اسی پرستے پر کہہ رہے تھے کہ اہلحدیث فقہ نہیں جانتے میں ایک اونٹنی اہلحدیث
 ہوں اور معمولی سا سوال کیا تم سے اوس کا جواب بھی نہ بن پڑا لیکن زبان چل رہی ہے کہ
 اہلحدیث فقہ نہیں جانتے۔ ابو عبد اللہ محمد بن علی صوری اپنے اشعار میں کہتے ہیں جو
 شخص حدیث سے بغض رکھے اور اہلحدیث سے چڑھے اور دعویٰ کرتا رہے اُس سے
 کہہ دو کہ تم کچھ جانتے بھی ہو یا یونہی جہالت سے باتیں بناتے ہو جو بیوقوفی کا کام ہے۔
 کیا اون زندگوں کو بُرا کہا جاسکتا ہے جنہوں نے غلطی سے دین کو تمام بلاؤں اور آفتوں سے بچا رکھا
 کسی بیشی سے پاک رکھا۔ آج دنیا کا ہر عالم اور ہر نقیبہ ادن کا دست نگر ہے۔ غلیفہ داروں وغیرہ
 کا فرمان ہے کہ مروت اہلحدیث میں ہے، کلام معتزلہ میں ہے، جھوٹ رافضیوں میں ہے۔ امام
 شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اصحاب کلام کے بارے میں میرا فتویٰ ہے کہ انہیں بید لگائے
 جائیں اور اونٹوں پر سوار کر اگر گھر گھر اور محلے محلے پھرایا جائے اور مادی کرائی جائے کہ یہ
 منہ رہے اوس شخص کی جو کتاب و سنت کو چھوڑ دے اور علم کلام میں مشغول ہو جائے۔
 ابو مزاحم خاقانی کے اشعار میں کہ اہل کلام اور اہل رائے نے علم حدیث کو نہ حاصل کیا

وانتم تجيرون سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم ثنا ابو بكر احمد بن محمد بن جعفر
اليرزدى باصبهان قال انشدنا ابو بكر عبد الله بن محمد بن شهر آشوب كتابه افشد في
بعض اهل الاثر في صفة المخبر

قناديل دين الله يسعي بحملها رجال لهم يحيى حديث محمد
هم حملوا الآثار عن كل عالم بقى صدوق فاضل منعبد
محابرهم زهر تضییع کا قنادیل حبونا سک وسط مسجل
تساق الى من كان في الفقه عالما ومن صنف الاحكام من كل مسند

حمد ثنا احمد بن محمد بن احمد القطيعي ثنا ابو سعيد عبد الرحمن بن محمد بن ابراهيم
ثنا محمد بن عبد الله بن محمد بن احمد بن سهل المديني السمرقندي ثني سعيد
بن عياش محمد بن صالح بن يحيى العدوي اخبرني شعيب بن حرث قال
كنت عند عبد العزيز بن ابي داود فتنظر الي شاب قد اقبل نحو الخوخة للحدث
فقال اما ترى ما في يده قناديل الاسلام هذه قناديل الاسمان
واعلام المتقين يعني قاسم و سارة المحمد آخر الجزء الاول من كتاب

کاروشی کے بھی کبھی بھول جاتا ہے۔ امام جعفر بن محمد کے پاس ایک مرتبہ امام ابن شبرہ اور
امام ابو حنیفہ جاتے ہیں تو آپ امام ابو حنیفہ سے فرماتے ہیں اللہ سے ڈرو اور دین میں
اپنی رائے قیاس کو دخل نہ دو و کیوں کل ہمیں اور تمہیں اور ہمارے مخالفین کو اللہ تعالیٰ
کے سامنے کھڑا ہونا ہے۔ ہم تو اس وقت کہہ دیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا لیکن آپ اور آپ کے ہم خیال کہیں گے ہماری رائے ہمارا
قیاس یہ ہے اسوقت اللہ تعالیٰ ہمارے اور تمہارے ساتھ جو چاہیگا سو کر لیگا۔

عبد اللہ بن حسن صحابی فرماتے ہیں میں مصر میں تھا۔ طبیعت میری نادرست تھی۔ میں نے
دیکھا کہ جامع مسجد میں اون کے قاضی صاحب آئے اور بیان کرنا شروع کیا کہ مسکن
المحدث فقہ کو اچھی طرح نہیں جانتے۔ میں گھنٹیوں چل کر اوس کے پاس پہنچا
اور کہنے لگا سنو اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں اور عورتوں کے زخموں کے
بارے میں اختلاف کیا ہے ذرا تباؤ تو حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
کیا فرمایا ہے اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا فرمایا ہے اور حضرت

الحرف قرآنہ علیہ وانا اسمع بمسجد ابن عقیل بالظفریۃ من شرق
بغل دضیۃ بوم الثلث لاریع عشر جمادی الاولی من سنة سبع تسعین
وخمسمائة قبل له اخبر کھا القاضی الامام ابو بکر محمد بن عبد الباکی
بن محمد بن عبد الله البزاز انما انصاری قرآنہ علیہ انا تسمع انا الشیخ
ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی الخطیب قال

من قال ان الحق مع اصحاب الحديث

اخبرنا عبد الله بن ابی الفتح انصارسی قال سمعت ابا عبد الله الاستاذ بادی
يقول سمعت ابا بکر محمد بن یحیی بن عبد الله بن یحیی المذکر انیسابا سیر
باستاذ بادی يقول سمعت عبد العزيز المقات يقول سمعت ابراهيم بن موسی
النیکری يقول سمعت ابا عبد الله محمد بن العباس لوصی يقول سمعت
هرون الراشید يقول طلبت اربعة فوجدت ما فی اربعة طلبت الکفر فوجدت
فی الجهمیة وطلبت الکلام والنسب فوجدتہ فی المعتزلة وطلبت الکذب

یا دوسرے کسی کو سکھائے اور وہ نفع اٹھائے تو یہ اس کے لئے ساٹھ سال کی عبادت
سے بھی بہتر ہے۔ ابو جعفر محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا علم کو طلب کرنے میں جلدی کرو ایک حدیث سچے شخص کی ساری دنیا
سے اور اس میں جو کچھ سونا چاندی ہے سب سے بہتر ہے۔

علم حدیث کو طلب کرنا ساری عبادتوں سے افضل عبادت ہے

امام سفیانؒ فرماتے ہیں میں نہیں جانتا کہ روئے زمین پر کوئی عمل علم حدیث کی طلب سے
افضل ہو اس کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی رضا مندی چاہتا ہو۔ آپ کا فرمان ہے کہ میرے
 نزدیک حدیث سے بڑھکر بڑھل اور اس سے افضل چیز کوئی اور نہیں افضل تو اس کے
 لئے ہے جس کا ارادہ آخرت کا ہے اگر یہ ارادہ نہ ہو تو بڑا خوف ہے۔ فرماتے ہیں۔
 جو شخص خدا تعالیٰ کو خوش کرنا چاہتا ہو میرے علم میں تو اس کے لئے حدیث سے افضل
 اور کوئی چیز نہیں دیکھو تو تمام مسلمانوں کو اپنے گھاسے پینے تک میں اس کی ضرورت

الجزء الثاني من كتاب شرف اصحاب الحديث تأليف
 ابي بكر احمد بن علي بن ثابت بن احمد مظهر الخطيب
 الحافظ رواية القاضي ابي بكر محمد بن عبد الباقي بن
 محمد البزار عنه في اية الشيخ ابي الفرج عبد اللطيف بن
 عبد المنعم الحارثي عن سماع احمد بن موسى بن نصر
 بن موسى الحرلي الدمشقي عفا الله عنه آمين
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ⑤

اخبرنا الشيخ الاجل لرئيس طيب الدين ابو الفرج عبد اللطيف
 بن عبد المنعم بن علي الحارثي قراءة عليه وانا اسمع بتغرد مياط
 المحروس في يوم الاحد سابع صفر سنة اثنيتين واربعين ستمئة
 قال اخبرنا الشيخ ابو علي ضياء بن ابي القسم احمد بن ابي علي ضياء بن

جس سے انسان کی نجات ہوتی ہے اگر وہ احادیث رسول کامرتبہ جان لیتے اور ان سے
 سند نہ پھیرتے اور رائے قیاس اور کلام کو نہ لیتے تو ان کی نجات ہو جاتی لیکن اُن
 لوگوں نے اپنی جہالت سے اس کے خلاف کیا۔ ابو زید فقیہ نے ایک شاہی عالم کے
 اشارے پر کہ قرآن حدیث اور دین کی سمجھ کے سوا ہر کلام بیہدنی ہے۔ جس علم میں
 حدیث آئے نبی سند کے ساتھ حدیث بیان ہو وہ تو تاجدار کی کے لائق ہے اور اسکے
 سوا باقی علوم شیطانی دوسرے ہیں۔

حدیث کو حفظ کرنے اور اسکے اوب کرنا کا ثواب

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 جو شخص میری امت کو ایک حدیث بھی پہنچا دے جس سے سنت قائم ہو یا بدعت ٹوٹے
 اُس کے لئے جنت ہے۔ حضرت برآ بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دو حدیثیں سیکھ لے جن سے وہ خود نفع اٹھا

کوز اصحاب الحدیث اولی الناس بالنیجاۃ فی الآخر واسبغوا بالمحبة

حدثنا احمد بن المنبر لک البدای فی شنا علی بن محمد بن موسی التمار بالبصرة ثنا
عبدالله بن محمد بن ابی سعید ثنا ابراهیم بن محمد بن النجم حدثنا حکامہ
بیت عثمان بن دینار قال حدثنی ای عثمان بن دینار عن نخیه مالک بن یزید
عن انس بن مالک خادماً للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ان انما کم یوم القیمة من اھوالھا ومواظبھا اکثرکم علی صلاۃ فی دمار الدنیا
قرأت علی محمد بن احمد بن یعقوب عن محمد بن نعیم الضبی قال سمعت محمد بن
صالح بن ہاشم یقول سمعت الفضل بن محمد الشعری فی یقول سمعت ابا جعفر
السعفی یقول ان کان علی جہ الارض احد بنجی افھو لا ۱۰ الذین یطلبون الحدیث
انفسنا فی ابا القسم الانزھری قال انسنا ابا الفضل عبداً للہ بن عبد الرحمن
الانزھری الشدنا ابراھیم بن احماۃ فی ۵

اہل الحدیث ھذا لنا جون ان علوا بہ اذا ما أتی عن کل مؤتمن

تو ایک شخص نے کہا کاش کہ آپ قرآن پاک کی کوئی سورت پڑھتے تو ابو مجاز نے جواب
دیا کہ علم حدیث بھی کسی سورت کی تلاوت سے میرے نزدیک تو کم نہیں۔

حدیث شریف کی روایت کا ثواب مثل نماز پڑھ کر

محمد بن عمرو بن عطا کہتے ہیں کہ موسیٰ بن یزید ہمیں حدیثیں سنارہے تھے تو حضرت ابن عمرؓ
نے ان سے فرمایا جب آپ حدیث بیان کرنے سے فارغ ہوں تب سلام کیجئے اس لئے
کہ آپ گویا نماز میں ہیں۔

حدیث شریف کی روایت کا نفل نماز سے افضل ہونا

امام وکیعؒ فرماتے ہیں اگر میں جانتا کہ نفل نماز کا پڑھنا حدیث بیان کرنے سے افضل ہے
تو میں ہرگز حدیث بیان نہ کرتا۔ امام قسبنیؒ سے بھی یہی فرمان منقول ہے۔ عمر بن سبیلؒ
سے سنانی بن عمر ان اہل حدیث سوال کرتے ہیں کہ لے ابو عمر ان آپ کے نزدیک یہ نفل ہے

فوجدته عند الرافضة وطلبت الحق فوجدته مع اصحاب الحديث
ثنا أبو منصور محمد بن عيسى الرمداني ثنا صالح بن احمد التميمي الحافظ
ثنا احمد بن عبيد بن ابراهيم ثنا عبد الله بن سليمان بن الاشعث قال
سمعت احمد بن سنان يقول كان الوليد الكرابيسي خالي فلما حضرت
الوفاة قال لبيته تعلمون احدا علم بالكلام مني قال لا قال فتتهوون
قالوا لا قال فاني اوصيكم بالقبول قالوا نعم قال عليكم بما عليه اصحاب
الحديث فاني مرّيت الحق معهم لست اعني الرافضة ولكن هاهنا
ولا المنزقين اثم تراحد هم ينجي الى الرئيس منهم فيخطيه ويهجنه
قال ابو بكر بن الاشعث كان اعرف الناس بالكلام بعد حفص بن غفران الكرابيسي
وكان حسين الكرابيسي منه تعلموا الكلام واخبرنا محمد بن عيسى ثنا صالح
بن احمد قال سمعت احمد بن محمد بن ابي عبد الله يقول سمعت عبد الرحيم بن عبد الرحمن
بن محمد بن قريش بن الحنظلي يقول كل من ذهب الى مقالة ففرغ منها الخلق الى غير
الحديث فالى الضلالة يصير

رہا کرتی ہے۔ حضرت وکیع بن جراحؒ فرماتے ہیں کوئی عبادت اللہ تعالیٰ کے نزدیک مثلاً
کے پڑھنے پڑھانے سے زیادہ افضل نہیں۔ بشر بن حارثؒ فرماتے ہیں جو شخص اللہ
تعالیٰ سے ڈرتا ہو اور نیک نیت ہو میں نہیں جانتا کہ روئے زمین پر اس کے لئے
کوئی عمل طلب حدیث سے بھی افضل ہو۔ رہا میں سو میں تو اپنے ہر ہر قدم پر چلنے
اس میں اٹھایا ہوا استغفار کرتا ہوں۔

حدیث شریف کی روایت تسبیح خوانی سے بھی افضل ہو

امام وکیعؒ فرماتے ہیں اگر روایت حدیث میرے نزدیک تسبیح خوانی سے بہتر نہ ہوتی
تو میں ہرگز روایت حدیث میں مشغول نہ ہوتا۔

حدیث شریف کی روایت کا درجہ درس قرآن کریم جیسا

سلیمان بنیؒ فرماتے ہیں کہ ہم ابو جعفرؒ کے پاس تھے اور وہ ہمیں حدیثیں سنارہے تھے۔

فضيلة الرحلين في طلب الحديث

انا ابو سعید انا ابی انا عبد اللہ بن عدی الحافظ انا احمد بن محمد بن الحسن قال سمعت محمد بن الزبیر العاسطی قال سمعت یزید بن ہریرن یقول قلت لکھاد بن زید با ابا اسمعیل هل ذکر الله اصحاب الحديث في العز بن فقال بلى لم تسمع الى قوله لَبِّقْهُمْ فِي الدِّينِ وَلَهُمْ فِي قَوْمِهِمْ اَدَارَجَعُوا اَيُّهُمْ فهدى في كل من رجل في طلب العلم والفقہ و يرجع به الى من ورائه يعلمهم اياہ قرأت علی محمد بن احمد بن یعقوب بن نعیم الضبی قال سمعت ابا عبد اللہ محمد بن محمد بن عبد اللہ الحافظ یقول سمعت محمد بن مسلم بن و آثره یقول سمعت احمد بن حنبل یقول سمعت عبد امرئاق یقول فی قوله فَكُلُوا وَشَرُّوا مِنْ كُلِّ ثَمَرٍ فَتَمَّ طَاعَةُ اللَّهِ لَبِّقْهُمْ فِي الدِّينِ وَلَهُمْ فِي قَوْمِهِمْ اَدَارَجَعُوا اَيُّهُمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ

رحمۃ اللہ علیہ اس کتاب کے مصنف فرماتے ہیں کہ بالخصوص اس زمانہ میں تو حدیث شریف کا تسکینا بہر قسم کی نفل عبادت سے افضل اور بہتر ہے اس لئے کہ سنتیں مٹی چلی جا رہی ہیں اون پر سے عمل اٹھتا چلا جا رہا ہے اور بدعت اور بدعتی بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ یحییٰ بن یمانؒ کا بھی قول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بہترین عبادت اور خیر و برکت کا باعث ہے لوگوں نے کہا حضرت ان طالب علموں کی نیت نیک کہاں ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا طالب حدیث خود نیک بنتی ہے۔

حدیث شریف کو بطور شفا حاصل کرنے کے پڑھنا

امامِ رادویؒ جب بیمار پڑے تو فرماتے: الحمد للہ میں کو بلا وجہ وہ آتے تو فرماتے: عجیب حدیثیں پڑھ کر سناؤ۔

حضرت نے یہ روایت کیوں منع فرمایا تھا، آپ کے فرمان کا صحیح مطلب کیا ہے؟

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود و حضرت ابوہریرہ و حضرت ابو موسیٰ

قد قيل انهم خيرا نعيماً د على ما كان فيهم اذ انجى امن الفتن
من مات منهم كل احانت شهادته فطلب من ميت في الحد متهن
اخبرنا الحسن بن ابى طالب لفظنا على بن عمر بن سهل ثنا احمد بن محمد
القاضي الا هو نرى ثنا على بن رومان ثنا احمد بن سنان قال سمعت شيئا
بن يحيى قال الشيخ ابو بكر كنى قال لى الحسن والصاب ستاذان بن يحيى
يقول ما اعلو طريقا الى الجنة اوصد ممن سلك طريق الحديث اخبرنا
محمد بن عيسى المملى ثنا صالح بن احمد الحافظ ثنا الحسن بن على قرأته
ثنا محمد بن جعفر البغدادى ثنا مبتى ثنا بقنه عن ابن البارئ قال ثبت
اناس على الصراط اصحاب الحديث اخبرنا ابو عبيد محمد بن ابى النصر
النيسابرى قال سمعت محمد بن على العلوى المملى بنا يقول سمعت على
بن ابراهيم الجبان يقول سمعت الحسن بن على التميمى يقول كنت فى الطريق
فجس فى سوى من المقلد ثم يوم القيمة فاذا هاتفتينادى اصحاب الحديث

کہ میں نقل نماز پڑھوں یا یہ افضل ہے کہ حدیث شریف کہوں۔ آپ نے جواب دیا کہ ایک حدیث
کا لکھنا میرے نزدیک رات بھر کی نماز سے افضل ہے۔ محمد بن علی بن زکریا نے پاس ابو زکریا کو کتب و مسیحا بار
میں لایا انہوں نے صبح سے لیکر جمعہ کی نماز کے وقت تک اوس کو پڑھا پھر جمعہ کے
دو فرض پڑھ کر اسے پڑھنے لگ گئے عصر تک پڑھتے رہے عصر کے بھی صرف فرض
پڑھے اس دن نو افل پڑھے ہی نہیں اور ان حدیثوں کے پڑھنے میں مشغول رہے
اس لئے کہ حدیث کا پڑھنا نقل نماز سے افضل ہے۔

حدیث شریف کا لکھنا نقلی روزوں سے بھی افضل ہے

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوتا ہے کہ ایک شخص تو نقلی روزوں
اور نقلی نمازوں میں مشغول ہے اور دوسرا شخص حدیث کے لکھنے میں مشغول ہے۔ فرمایا ہے
آپ کے نزدیک کون افضل ہے؟ آپ نے فرمایا حدیث شریف کا لکھنے والا۔ سائل نے کہا
آپ نے اسے اوس پر فضیلت کیسے دیدی؟ فرمایا اس لئے کہ کوئی یوں نہ کہے کہ لوگوں
کو ہم نے اپنی چیز پر پایا اور اون کے ساتھ ہو لئے امام ابو بکر احمد بن علی خطیب حافظ

شک ان الطالب الحدیث مثاب علی طلبہ و اقل فائدہ فیہ ما اخیر فی عبید اللہ
 بن احمد الصبیح فی تناعیر بن احمد المرزوقی تناجع بن محمد لنا قد قال سمعت بابا ہشتم
 المرزوقی یقول سمعت کعب بن الجراح یقول لوان المرجل لم یصب فی الحکۃ شیئاً
 الا انه ندمہ من الہوی کان قد اصاب فیہ و حدیث عن عبد العزیز بن جعفر
 النعمیہ ننأب بکر الخزاز تناہل بن جعفر حدیثی سمعی بن ابراہیم انه قال
 لابی عبد اللہ یعنی احمد بن حنبل ان قوماً یکنون الحدیث ولا یری اثر علیہم
 و لیس لہم وقار فقال ابو عبد اللہ یو و لون فی الحدیث الی خیر اخرجنا محمد
 بن احمد بن ریحق تنا عثمان بن احمد المداق تناہل بن احمد بن ابی ثناء احمد بن
 ابراہیم حدیثی یحیی بن سوید الخنفی قال سمعت حماد بن تریدا یقول کان یبلغ
 ایوب من الغفۃ مراراً بالحدیث فیرجئ لک فیہ یبلغ من الرجل یدکر بعثاً فلا یری لک فیہ

اجتماع الدنیاء والاخرة فی سماع الحدیث کتبہ

حدیثی ابو صالح احمد بن عبد الملك النیسابوری ابو سعید مسعود بن ناصی

دیا جائیگا کہ بعض دین خدا کی احتیاط اور مالوں کی اچھائی کے لئے۔ اس لئے کہ انہیں ڈر
 تھا کہ کہیں لوگ صرف روایت پر نہ رہ جائیں اور عمل نہ چھوڑ بیٹھیں اور ساتھ ہی یہ بھی
 کھٹکتا تھا کہ کہیں معافی کے سمجھنے سے قاصر نہ رہ جائیں اسلئے کہ بعض حدیثیں ظاہر پر
 محمول نہیں ہوتیں اور ہر شخص ان کے اصلی معنی مطلب تک پہنچ جانے کی قدرت نہیں رکھتا
 کبھی حدیث مجمل ہوتی ہے اور اس کی تفصیل اور تشریح دوسری حدیثوں سے معلوم
 ہوتی ہے تو حضرت فاروق اعظم کو یہ خیال گذرا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ حدیث کا مطلب
 غلط سمجھا جائے اور ایک لفظ کو لیکر کوئی بیٹھ جائے حالانکہ اور حدیثوں کو ملانے
 سے فی الواقع مطلب اس کا کھل جاتا ہے اور وہ دوسرا ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر
 اس حدیث کو ملاحظہ فرمائیے جس سے ہماری اس توجیہ پر کافی روشنی پڑے گی۔ نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم ایک مرتبہ اپنے گدھے پر جسے مخفیہ کہا جاتا تھا سوار تھے اور حضرت معاذ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا معاذ چلتے ہو اللہ تعالیٰ
 کا حق بندوں پر کیا ہے اور بندوں کا حق اللہ تعالیٰ پر کیا ہے؟ میں نے کہا اللہ تعالیٰ

قال لهم أصحاب الحديث أخبرنا رضوان بن محمد بن الحسن المدائني عن
 ثنا أبو عبد الله محمد بن علي بن أحمد بن محمد بن أبي واسط ثنا محمد بن الحسن
 المقرئ ثنا محمد بن عصام كبير وقال سمعت عبد الرحمن بن محمد بن حاتم
 يقول قال إبراهيم بن إددهم إن الله يدفع البراءة عن هذه الآية برحلة
 أهل الحديث حدثنا عبد الله بن أبي الفتح والحسن بن أبي طالب قال حدثنا
 محمد بن العباس الخزاز ثنا عبد الله بن أبي داود محمد بن جعفر بن أبي سلمة
 ثنا عبد الله بن عمر ثنا أبو سعيد بن بكير عن عمر بن نافع عن عكرمة مولى بن عباس
 في قوله تعالى كَسَاءُ ثَمُودَ قَالَ هُم طَلِبَةُ الْحَدِيثِ أَخْبَرَنِي أَبُو الْقَاسِمِ الْأَزْهَرِيُّ
 ثنا أبو حامد أحمد بن إبراهيم النيسابوري أنه سمع أبا عبد الله محمد بن
 أحمد بن حامد الفقيه بالمدائن يقول ثنا أبو جعفر الطحاوي قال سمعت
 نصر بن مزوق يقول كان علي بن مهدي إذا رأى أصحاب الحديث يقول
 شعثة سر وسهم دنسة ثيابهم مغبرة وجوههم أن لم يكن مع هذا القاب
 فهذا هو لعقاب قَالَ الشَّيْخُ أَبُو بَكْرٍ دَعَا لَهُ مَعْتَفِدُونَ اِئْتِقَادُ الْأَوَّلِينَ اِخْلَافُ

الضاري رضي الله عنهم جميعين کے پاس آؤنی بھیجا اور انہیں بلوا کر اپنے پاس روک لیا
 اور فرمایا تم کیوں اس قدر کثرت سے حدیثیں بیان کرتے ہو۔ اپنی شہادت تک ان
 بزرگوں کو اپنے پاس ہی رکھا۔ قرظ بن کعب فرماتے ہیں جب ہم جانے لگے تو حضرت
 عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں پہنچانے کے لئے صرار تک آئے پھر پانی منگو کر وضو کیا
 اور ہم سے فرمانے لگے جانتے ہو میں تمہارے ساتھ یہاں تک کیوں آیا؟ ہم نے کہا
 اس لئے کہ آپ ہمیں رخصت کریں اور ہماری عزت افزائی کریں فرمایا یہ ٹھیک ہے
 لیکن اسی کے ساتھ ایک اور مطلب بھی ہے وہ یہ کہ تم اب ایک قوم کے پاس
 پہنچو گے جنہیں قرآن کریم کے ساتھ شغف اور محبت ہے اور کثرت اس کی تلاوت
 کرتے ہیں دیکھو تم کہیں انہیں احادیث سنا کر اس سے نہ روک دینا۔ جاؤ میں بھی
 تمہارا شریک ہوں۔ قرظہ فرماتے ہیں میں نے تو اس کے بعد کوئی حدیث بیان ہی نہیں کی
 اگر کوئی شخص ان روایتوں کو پیش کر کے سوال کرے کہ حضرت عمرؓ نے صحابہ کرامؓ
 پر روایت حدیث کا حکم کیا؟ اور ان پر اس بارے میں سختی کیوں کی؟ تو جواب

الثوری یقول سماع الحدیث عزیمت ارجوہ الدنیاء و شاد من اراد بہ الاخرۃ
 انشد فی ابوالمنظرف ہناد بن ابراہیم النسفی قال انشدنا ابو بکر محمد بن
 یحییٰ البغدی قال انشدنا احمد بن منصور الشیرازی لبعضہم
 علیکم بالحدیث فلیس شیئ یمادہ علی **کل البجہات**
 نصحت لکوا فان الدین نصح **ولا اخفی نصاح واجبات**
 وجدنا فی امرایۃ کل فقہ **واحکاماً ومن کل اللغات**
 بذکر المسنلات انست لیلی **وحفظ العلم خیر الفاشدات**
 ومن طلب الحدیث افاد زخرا **وقضوا ثم دینا ذات جبات**
 علیکم بالحدیث ایات اللہ فی **رواها ما لک امر کی الروایۃ**
 وشعبۃ وابن عمرو وابن زید **وسفین النقاۃ من النقاۃ**
 ویحییٰ وابن حنبل المزکی **واسمعی الرضی وابن الفرات**
 اثمتنا النجوم وهل مرشید **تکلم فی النجوم الزاہرات**

سردار ہیں انہیں یہ فیروز دینا۔ آپ نے اُن تک یہ حدیث پہنچانے کی عافیت کیوں
 فرمائی؟ ابوالویس اس نے جواب دیا محض اس لئے کہ ایسا نہ ہو ان کے اعمال میں
 قصور آجائے۔ مصنف فرماتے ہیں یہی وجہ حضرت عمرؓ کے منہ فرمانے کی ہے
 اور یہی سبب ان کی اُس سختی کا ہے جو انہوں نے صحابہ کرامؓ پر کی اس میں رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی حفاظت ہے اور بد والوں کو تنبیہ ہے تاکہ وہ
 سنت رسول میں وہ چیز داخل نہ کر دیں جو اس میں نہیں۔ اس لئے کہ جب وہ کہیں گے
 کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھانے والوں سچے لوگوں پر بھی جب
 روایت حدیث کے بارے میں اس قدر سختی کی گئی تو وہ روایت حدیث میں بہت احتیاط
 سے کام لیں گے اور اُنسانی میں شیطانی خیالات کذب کے بارے میں جو اٹھتے ہیں اُن
 سے وہ بہت بچتے رہیں گے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ دمشق کے
 مہر پر فرمایا لوگو! سوائے ان حدیثوں کے جو حضرت عمرؓ کے زمانہ میں بیان کی جاتی تھیں
 بیان کرنے سے بچو۔ حضرت عمرؓ اللہ عزوجل کے دین کے بارے میں لوگوں کو دوسرا
 رہا کرتے تھے اور جو معنی حضرت عمرؓ کے قول کے ہم نے بیان کئے ہیں اسی توجیہ کی تائید

السجری واللفظ له قالوا حدثنا عبد الرحمن بن حمدان النضروی نا ابی محمد
الحسن بن احمد بن محمد بتسرقا سمعت علی بن ابی الحسین بن اسحق
وفی حدیث ابی صالح علی بن الحسین بن اسحق یعول سمعت سہل بن محمد
الزاهد یقول من اراد دنیا والاخرة فلیکتب الحدیث فان فیہ منفعة دنیا
والاخرة اخبرنی محمد بن مظفر بن علی المقری انا ابراہیم بن محمد بن یحیی
النیساوری ثنا محمد بن المسیب ثنا زید بن اخزم الطائی قال سمعت
عبد اللہ بن داؤد یقول الحدیث عن اراد بہ الدنیا ومن اراد بہ
الاخرة اخبرنی الحسن بن علی بن محمد الجوهری ثنا محمد بن زید بن مرثد
الانصاری ثنا عبد اللہ بن الصقر ثنا زید بن اخزم سمعت عبد اللہ
بن داؤد قال فی الحدیث من اراد نية الدنیا ومن اراد بہ الاخرة اخبر
نا رضوان بن محمد الدینوی بها اخبرنا عبد الرحمن بن خیرات بہمدان
اخبرنا عبد اللہ بن محمد بھمدان انا عبد اللہ بن محمد بن عبد الرحمن بن الخلیل
القاضي اخبرنا زید بن اخزم قال سمعت عبد اللہ بن داؤد یقول سمعت سہل

اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ
وہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کریں اور بندے کا حق
اللہ تعالیٰ پر یہ ہے کہ جو شریک نہ ہو اُسے عذاب نہ کرے۔ حضرت معاذ رضی
کرتے ہیں حضور! میں لوگوں کو یہ خوشخبری سنا دوں؟ فرمایا نہیں اور ہے کہ وہ کہیں
اس پر تکیہ نہ لگالیں۔ بعض روایتوں میں ہے کہ اجازت چاہنے والے حضرت عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے
اور اُس کے ساتھ اُس نے شریک نہ کیا ہو وہ جنت میں جائیگا۔ حضرت معاذ رضی
اجازت چاہی کہ لوگوں کو یہ خوشخبری سنا دیں تو آپ نے فرمایا نہیں انہیں نہ سناؤ
مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں وہ ٹڈر نہ ہو جائیں۔ ابو العباس احمد بن یحییٰ سے ایک
شخص نے سوال کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی
آتے ہوئے دیکھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ یہ دونوں اپنی جنت کے اوسیر عمر لوگوں کے

بن ہما را لکھو فی بقول سمعت عبد اللہ بن سلیمان قال سمعت المسیب بن اذع
 قبل مجلس یقول کان ابن المبارک اذا راى صبیان اصحاب الحدیث و فی ایلیم
 الخا بر یقر بہ و یقول هو لا ۛ غریہ لہ دین اخیبر نا ان رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم قال لا یزال اللہ یغرس فی ہذا الدن غرسا فشد الدین بہم لکھو
 اصاغر کھ فیو شک ان یکنوا کبارا من بعد کھ اخیبر نا محمد بن احمد بن رزق
 انا جعفر بن محمد بن نصیر نا احمد بن محمد بن مسروق نا ابن حمید بن المبارک
 عبد اللہ نا جویہ بن حاتم عن عبد اللہ بن عبید بن عمیر قال قف عمر بن العاص علی حلقہ
 من قریش فقال ما لکم قد طرحتکم ہذا الا غیلۃ وہ تفعلاوا و سعو لہم
 فی المجلس اسمعوا الحدیث و اخرہم لکھو یاہ فأنہم صغار قوم او شک
 ان یکنوا کبار قوم و قد کنتم صغار قوم فانتم الیوم کبار قوم۔

من قال ینبغی للرجل ان یکرولک علی سماع الحدیث

اخیبر فی محمد بن الفرج بن علی المزنا نا محمد بن سید بن مروان الکوفی

یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے گواہ اس لئے طلب کیا تھا کہ وہ
 خبر واحد کو ایک شخص کی بیان کردہ روایت کو قابل قبول نہیں جانتے تھے بلکہ نہیں۔ دیکھئے
 حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث جو انہوں نے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبوبوں سے جزیہ لینے کی بابت بیان فرمائی تھی قبول کی اور اس
 پر عمل بھی کیا حالانکہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے سوا کسی اور نے اسے بیان نہیں فرمائی
 اسی طرح ضحاک بن سفیان کلابی کی روایت کو اشیم ضبابی کی عورت کو اس کی دیت میں سے
 دریغ نہ لانے کے بارے میں۔ حالانکہ وہی تنہا راوی تھے قبول فرمائی اور عمل کیا۔ اسی طرح
 یہ بھی نہ جانتا چاہئے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت کو اس لئے قبول نہ
 فرمائی تھی کہ وہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ پر بدگمانی کرتے تھے بلکہ اس کی وجہ وہی تھی جسے ہم نے
 بیان کیا یعنی صرف سنتوں کی حدیثوں کی حفاظت و صیانت اور روایت کے بارے میں
 احتیاط و پختگی۔ واللہ اعلم۔ صحابہ کرام کی بہت بڑی جماعت سے اور تابعین کی بھی بڑی جماعت
 سے حدیث کی اشاعت حدیث کا حفظ حدیث کا تذکرہ اور ان چیزوں پر رغبت و تحریر یعنی

من جعل من الخلفاء في بيت المال نصيبا لصالح الحديث

کتبہ الی ابو محمد عبد الرحمن بن عثمان بن العسمر الدمشقی ثنا وحدثنی بذالہ
محمد بن یوسف النیسابوری عنہ ثنا ابو الموفی عبد الرحمن بن عبد اللہ البجلی
انا ابو ذرعة عبد الرحمن بن عمر النضری انا محمد بن المبرک انا ابن عیاش
عن ابی بکر بن ابی مریم قال کتب عمر بن عبد العزیز الی حمص مکا لہا الصلوح
من بیت المال بما یغنیہم ثلاثا فی شغلہم عن تلاوة القرآن ما حلوا من الاثمان

تقریب الاحداث فی سماع الحديث

اخبرنی محمد بن الحسن بن الفضل الفطانی انا د علی بن احمد انا احمد
بن علی الا یارنا ابو امیة الحکافی انا مسکین بن بکر قال مر رجل بالاعمش
وهو یحدث فقال تحدث هؤلاء الصبیان فقال الاعمش هؤلاء یحفظون
علیک وینک اخبرنی الحسن بن ابی طالب قال سمعت محمد بن علی

یہ روایت بھی کرتی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب سلام کے بارے
میں آپ کے سامنے حدیث بیان کی تو آپ نے فرمایا کہ کسی اور کو بھی گواہ لاؤ جس نے یہ
حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمرؓ پر خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کو تین مرتبہ سلام کیا جب اجازت نہ لی تو لوٹ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے
پچھے آگئی بھیجا کہ آپ کیسے لوٹ گئے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا ہے فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی تین مرتبہ سلام کرے اور جواب نہ پائے تو لوٹ
جائے۔ حضرت فاروق اعظمؓ نے فرمایا اپنی اس روایت پر شہادت پیش کرو یا میں تمہیں سزا
دوں لگا حضرت عبد اللہ بن لیسؓ گھبرائے ہوئے آئے اور میں جس جاعت میں تھا وہاں سے گذرے
ہم نے کہا کیا بات ہے؟ جو ایدیا کہ میں حضرت عمرؓ کے پاس گیا اور اراقہ بیان کر کے کہہ
کہ تم میں سے کسی نے اس حدیث کو سنا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں ہم سیکھنا ہے پھر اپنا ایک
آدھی ساتھ کر دیا اس نے آکر حضرت عمرؓ کے سامنے وہی حدیث اپنے سامع سے بیان کی۔

بن محمد ابو عمر بسنا حمید بن ابیہ نا ابراہیم بن محمد انقریابی نا النضر
بن الحارث قال سمعت ابراہیم بن ادم یقول قال لی باقی اطلب الحدیث
فکلما سمعت حدیثا وحفظتہ فقلت ہرہم فطلبت الحدیث علی ہذا

من ذم الشیخ الذین لم یسمعوا الحدیث

اخبرنا الحسن بن علی الطما جبری نا علی بن حنان بن قیس الاسدی
یا لکوفہ نا حامد بن عبد اللہ بن الحسن الکوفی نا محمد بن یونس نا عباد
بن موسی قال سمعت سفیان الثوری نا اری الشیخ لم یکتب الحدیث قال
اخرجناک اللہ عن الاسلا م خیرا اخبرنا ابو محمد عبد اللہ بن یحیی بن عبد الجبار
الاسکری نا سهل بن اسماعیل ابو صالح الطرسوسی نا ابو جعفر محمد بن محمد
بن عقبہ الشیبانی نا ہارث بن حاکم نا ابی القری قال سمعت عثمان بن علی
یقول سمعت الامام ع یقول اذا رايت الشیخ لم یقرأ القرآن ولم یکتب الحدیث
فاصفح لہ فانہ من سببہم الخ نا ابو صالح قلت لابی جعفر ما شیخ

حدیث بیان کی تھی آج نہ کرونگا نہیں بلکہ اسے بھی کہنا چاہئے کہ میں نے کل بھی حدیثیں
بیان کیں آج بھی بیان کرونگا اور پھر کل بھی بیان کرونگا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں جب تم ہم سے حدیثیں سنو تو انہیں آپس میں دوہرا کر دو حضرت ابوسعید خدری
کا بھی یہی قول ہے آپ کا یہ بھی فرمان ہے کہ حدیث بیان کیا کرو ایک حدیث دوسری کو یاد
دلا دیتی ہے حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں یہ علمی مجلسیں اللہ تعالیٰ
کی طرف سے تبلیغ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کی باتیں پہنچا دیں تم بھی جو کچھ
جلی باتیں ہم سے سنو دوسروں تک پہنچا دو سلیم بن عباس کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابو
امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھتے تھے وہ ہمیں بکثرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی حدیثیں بیان کرتے تھے پھر فارغ ہو کر فرماتے تھے اچھی طرح انہیں سمجھ لو اور پھر جس
طرح تم پہنچائے گئے ہو دوسروں کو پہنچا دو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے
دونوں بیٹوں نصر اور موسیٰ کو حکم دیا کہ وہ حدیث کو اور اسناد حدیث کو کہہ لیا کریں
اور انہیں دوسروں کو سکھائیں فرماتے ہیں ہم تو اس علم کو علم نہیں جانتے تھے جو

نا عبد الله بن مناجية واخبرنا رضوان بن محمد الدينوري عن ابي
ابراهيم المقرئ ببغداد نا البغوي قال نا سريدا بن اخزم قال سمعت
عبد الله بن داود ينيغي للرجلان بكرة ولدك على سماع الحديث وكان يقول
ليس لدين بالكراهة انما الدين باؤنا نا اخبرنا الحسن بن علي الجوهري نا محمد بن
بن مزياب نا الانصاي نا عبد الله بن الصقر حدثني زريد بن اخزم سمعت
بن داود يقول ينيغي للرجلان بكرة ولدك على طلب الحديث وذكر نحو اخبرنا عبد الملك
بن محمد بن عبد الله بن بشار نا المعدني نا اذ اعطانا دحلج بن احمد نا محمد بن نعم قال
سمعت ابا طالب سريدا بن اخزم يقول سمعت عبد الله بن داود يقول يود الرجل
ان يكره ولده على طلب الحديث قال ليس لدين بالكراهة وقال انما الدين
باؤنا نا و قال في الحديث عن امراد به الاخرة آخرة

من تألف ذلك على سماع الحديث

اخبرنا محمد بن احمد بن سريدا نا محمد بن الحسن بن زياد النقاش نا محمد
مروى ہے۔ ہم بخور ہی بہت روایات اُن میں سے یہاں نقل کرتے ہیں۔

صحیحہ کرام اور تابعین غلام کی بعض روایات بیان جو حدیث کے حفظ
اسکی اشاعت اور اس کے مذاکرہ کی بابت مروی ہیں

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حدیثوں کی دیکھ بھال کرتے رہو حدیثوں کا مذاکرہ
کرتے رہو اگر یہ نہ کیا تو ڈر ہے کہ یہ علم مرث نہ جائے۔ یہی روایت دوسری سند سے بھی مروی
ہے۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حدیث کا مذاکرہ کرو علم حدیث کی حیات
اُس میں پڑھنا پڑھنا ہی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ
حدیث کا دوسرے تدريس مذاکرہ جاری رکھو ایسا نہ ہو کہ یہ علم جاتا رہے اس لئے کہ یہ قرآن
کریم کی طریقت تھی کسی ہونے اور محفوظ نہیں ہے۔ اگر تم نے حدیث کا شغل مذاکرہ کے طور پر
نہ رکھا تو یہ علم جاتا رہیگا۔ خبردار ایسا نہ ہو کہ تم میں سے کوئی یہ کہہ دے کہ میں نے کل

الی ان ادخل المقبر اخبر فی عید الله بن ابی الفتح نا محمد بن المظفر الحافظ
 نا احمد بن الحسن المقری حدثنی محمد بن یحیی الکسائی المقری نا ابو العارف
 الخلیف بن خالد المزنی نا ابو محمد یحیی بن المبارک البزیدی عن ابی عمر ابن
 العلواء قال سئل الحسن عن الرجل یکن له ثمانون سنة ینکب الحدیث
 قال ان کان یحسن ان یعیش ۛ

ثبوت حجة صاحب الحدیث

ۛ فی الأصل ۛ

اخبرنا ابو بکر احمد بن محمد بن غالب الخوارزمی قال قرئ علی القاضی ۛ
 ابی الحسن محمد بن صالح الهاشمی وانا اسمع حد ثکرمحمد بن محمد بن عقیبة
 محمد بن زید دکیج قال قال الامام عیسیٰ بن عیینہ اصحاب محمد صلی الله علیه
 ساقوا رفعه فانظر الیه هو حدثنی عید الله بن ابی الفتح الغفاری حدثنی
 ابوالقاسم الحسن بن احمد بن جعفر الصوفی من حفظه نا ابی بکر
 انیساء بری قال سمعت الامام فی یقول سمعت الشافعی یقول من تعلم

آپ کے ماتحت ہو گئے پھر یہ فضیلت کیا کم ہے ۛ کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے چچا زاد بھائی ہیں تو خلیفہ وقت سے جواب دیا کہ یہ سب سچ ہے لیکن ایک تمنا
 رہ گئی ہے وہ یہ کہ میں مجلس میں بیٹھوں اور املا لکھنے والا آئے اور وہ مجھ سے پوچھے
 کہ ہاں حضرت آپ سے کس سے بیان کیا اور میں روایت بیان کروں کہ مجھے حماد
 بن سلمہ بن دینار اور حماد بن زید بن ورہم سے حدیث بیان کی اون سے ثابت بنانی
 سے ان سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دو لڑکیوں کی پرورش کرے یا تین کی یا دو بہنوں کی
 یا تین کی پرورش کرے وہ مر جائے یا اس کا خو کا انتقال ہو جائے تو وہ میرے ساتھ جنت
 میں اس طرح ہو گا اور اپنے شہادت کی اور درمیان کی انگلی ملا کر اشارہ کر کے بتلایا
 مصنف کہتے ہیں یہ صریح غلطی ہے ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ خلیفہ مأمون رشید اور دوفول
 حماد کے درمیان ایک راوی اور ہوا اس لئے کہ خلیفہ مأمون رشید ۛ میں پیدا ہوئے
 اور حماد بن سلمہ کا ۛ میں انتقال ہو گیا تھا تو حماد کے انتقال کے تین سال بعد

القمی قال تخیج دهر یون یجتمعون فی لیاالی القمیریتن اکرم ان ایام اناس
ولا یحسن احدھن قیضاً للصلاة ۛ

من قال ینبغی ان یکتب الخش الى حین الموت

اخبرنی عیبد اللہ بن ابی النعمان عن محمد بن العباس الکثرانی عن عبد اللہ بن
ابی اودن عن عبد اللہ بن خبیب عن تخیج لہ قال قیل لابن المبارک الی کم یتکتب
الحديث قال لعل الکلمۃ الی انتفع بها لھا سمعھا بعد حدثت عن عبد اللہ بن
بجھل عن احمد بن محمد بن ہارون الخزاز حدثنی ابو عبد الصانع حبیب
واسمہ انفا سحر بن احمد بن یعقوب بن العباس الیھا تھی قال سمعت
الحسن بن منصور الجصاص یقول قلت لاحمد بن حنبل الی متی یکتب
الرجل الحديث قال حق یموت حدثنا ابو الحسن محمد بن احمد بن عمر بن علی
الصائب فی من حفظہ قال سمعت ابانکر بن خزیم یقول سمعت عیبد اللہ
بن محمد البغوی یقول سمعت ابا عبد اللہ احمد بن حنبل یقول نا اطلب العلم

اپنے علم کو کہے۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں حدیث شریفہ کا مذاکرہ کیا کرو۔ اس کی
حیات آپس میں پڑھنا پڑھانا ہی ہے۔ فرمایا کرتے تھے ذکر حدیث کی طلب کرو تاکہ
وہ بے رونق نہ ہو جائے۔ عبد الرحمن بن ابویسیٰ کا قول ہے حدیث کی زندگی اوس کا
پڑھنا پڑھانا ہے تم اس کا مذاکرہ جاری رکھو۔ طلق بن جبیب کہتے ہیں حدیثوں کا
مذاکرہ کیا کرو ایک حدیث دوسری کو یاد دلایا کرتی ہے۔ حضرت ابو العالیہؓ فرماتے
ہیں جب کبھی تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرو تو اوسے اچھی طرح محفوظ رکھو
پادشاہان اسلام کا روایت حدیث کی تمنا کرتا اور انکا محدثین کو

تمام علمائے افاضل علما

خلیفہ ماموں رشید نے جب مصر فتح کیا تو فرما دیا کہ اس کو اس کے دشمنوں پر
خدا کا شکر ہے کہ اوس نے آپ کے دشمنوں پر آپ کو اپنی بددعا سے غالب کیا۔ عراق شام اور مصر

بن ابی بکرؓنا جعفر بن محمد بن احمد بن الحکم المائد بن اھل بن یونس
ناھل بن عبد اللہ العتبی ناسعید الخصاص عن الزھری قال لا یطلب الحدیث
من الرجال الا ذکر انھا ولا ینرھد فیہ الا ما ناھھا انشد فی الحسن بن
علی بن محمد البلیخی با صیہان انشد فی ابوالفضل العباس بن محمد
الخراسانی۔

رحلت اطلب اصل العلم مجتهدا و زینۃ المرء فی الدنیا الزحادیت
و یطلب العلم الا بالزنا ذکر و لیس یتغضہ الا الفحاشی
و تعجب من بئال سوف تنکرہ فانما هذه الدنيا معارث

الاستدلال علی اھل السنۃ

بجہ اصحاب الحدیث

اخبرنا ابو منصور محمد بن علی بن اسحاق الکاتیب محمد بن احمد
تھے۔ پادشاہ متوکل کی ہماری شکریت وہاں سے گزری۔ انہیں دیکھ کر پادشاہ کہنے لگے
حقیقی پادشاہ یہ ہے۔ مصنف فرماتے ہیں ضمیمہ کی اس روایت میں وہم ہے اور یہ روایت
غلط ہے اس لئے کہ فرید بن ہارون سنہ ۳۰۷ میں انتقال فرما گئے اور پادشاہ متوکل
سنہ ۳۰۷ میں پیدا ہوئے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ یہ واقعہ پادشاہ مامون کا ہو۔ واللہ اعلم
اکبر تمہ امیر المؤمنین نے فرمایا مجھے جس چیز کی خواہش ہوئی وہ پوری ہوئی مگر ایک تمنا
باقی رہ گئی وہ تمنا حدیث کی ہے کاش کہ میں ایک کرسی پر بیٹھتا اور مجھ سے پوچھا جاتا
کہ آپؐ نے حدیث بیان کی اور پھر میں سند بیان کر کے حدیث سناتا۔ عمر بن حبیب عدوی
قاصدی نے کہا امیر المؤمنین آپؐ کیوں حدیث بیان نہیں کرتے جواب دیا کہ ملک و
خلافت کے ساتھ حدیث سنانا زیب نہیں دیتا۔ خلیفہ مامون رشید تو ان تمام
خلفاً بنو العباس سے زیادہ حدیث کی طرف راعب تھے اور حدیث کا ذکر و کثرت کرتے
تھے اور روایت کی انہیں بڑی حرص تھی انہوں نے اپنی خاص مجلس میں اپنے خاص
مجلسوں سے بہت سی حدیثیں بیان بھی کی ہیں۔ حدیث کی تلاش کے جاؤ گے۔ عام

القرآن عظمت ذمته ومن نظر في الفقه بطل مقدار من كتابه ^{ست} قوت
حجته أخيراً ^أ بالفضل أحمد بن محمد بن جعفر الجواهر بأصبعها قال
سمعت أبا بكر بن المقرئ يقول سمعت أبا عروبة الحراني يقول الفقيه
إذا لم يكن صاحب حديث يكون أعرج ^ع

وصف الرغب في الحديث والتمهيد فيه

أخبرنا أبو علي الحسن بن الحسين بن العباس بن العباس بن أحمد بن عبد الله بن نصر الدائم بأصـدقة بن موسى العباس بن بكر بن أبي بكر الهذلي وأخبرني أحمد بن عمر بن علي القاضي أبا أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن الكاتب نا محمد بن جريـر الطبري حدثني عبد القدوس بن محمد بن عبد الله بن العطار أحمـد بن ماص حدثني بكر بن سلوة أبو الهيثم حدثني أبو بكر الهذلي قال قال لي الزهري بأهـذلي يعجبك الحديث قال قلت نعم قال أفأنته يعجب ذكـور الرجال ويكرهه مؤنـثوهم أخبرنا الحسن

تو وہ پیدا ہوئے پھر ارون سے روایت کیسے کرتے؟ اسی طرح حماد بن زید بھی رحمہ اللہ
میں انتقال کر گئے تھے تو ان سے بھی بلا واسطہ ان کی روایت صحیح نہیں۔ یحییٰ بن کفر
کہتے ہیں خلیفہ ہارون رشید نے دریافت کیا کہ ایک درجہ بہت ہی بڑا ہے۔ کیا
بتلا سکتے ہو کہ وہ درجہ کیا ہے؟ میں نے کہا یہ وہ درجہ ہے جس پر اے امیر المؤمنین
آپ ہیں۔ خلیفہ نے فرمایا تم نہیں پہنچے اوس درجہ کو میں ہی جانتا ہوں۔ سب سے بڑے
درجے والا وہ ہے جو ایک حلقہ میں بیٹھا ہوا ہو اور کہہ رہا ہو **حَدَّثَنَا فَلَانٌ عَنْ فَلَانٍ**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ میں نے کہا امیر المؤمنین کیا اس کا درجہ
آپ سے بھی افضل ہے حالانکہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی کی اولاد
میں اور مسلمانوں کے پادشاہ ہیں کہا ہاں تجھ پر افسوس ہے یقیناً وہ چہرہ سے بہت
بہتر ہے اس لئے کہ اس کا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے ساتھ ملا ہوا
ہے وہ کبھی نہ مر گیا اور ہم مر جائیں گے یہ عمار باقی رہیں گے جب تک کہ دنیا باقی ہے۔
ابن ابوالخضر کہتے ہیں ہم نبی و امین زید بن ہارون کی مجلس میں تھے اور لوگ بھی وہاں تھے

حدیثی الحسن بن ابی طالب ناکہ بن احمد الواعظ نا محمد بن ہاشم بن حمید نا ابو ہمام حدیثی بقیۃ قال قال لی الا وناہی یا ابا محمد ما تقول فی قوم یبغضون حدیث نبیہم قلت قوم سوء قال لیس من صاحب بدعتہ محمد ثلثہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخلاف بدعتہ بخلاف الا بغض الحدیث **اخبرنا** ابو نعیم الا صہبانی **اخبرنا** ابو علی الحسین بن علی الحافظ فی کتابہ قال سمعت جعفر بن احمد بن سنان یقول سمعت احمد بن سنبل القطان یقول لیس فی لدنیامبتدع الا وہو یبغض الحدیث واذا ابتدع الرجل نزع حلاوۃ الحدیث من قلبہ **اخبرنا** ابو بکر احمد بن محمد بن عبد الواحد امر وروى ذی القعد بن عبد اللہ بن محمد الضبی الحافظ بن یسار یقول سمعت ابانصر احمد بن سہل الفقیہ یخبرنا یرى یقول سمعت ابانصر بن سلام الفقیہ یقول لیس شئ اقل علی اهل الاتحاد ولا یبغض لہم من سماح الحدیث وروایتہ باسنادہ **اخبرنا** ابو بکر ایضاً نا محمد بن عبد الحافظ قال سمعت

حدیث کی مجلسوں اور الحدیث کی صحبتوں کے سرکلیان

مطرف فرماتے ہیں اے الحدیثیو! تمہاری مجلس میں بیٹھا مجھے اپنے گھروالوں میں بیٹھنے سے زیادہ محبوب ہے۔ یزید بن ہادون فرماتے ہیں کہ الحدیث کا ہر وقت کا حدیث کا تھا ضابطہ پرشان کر دیتا ہے لیکن اگر وہ نہیں آتے تو مجھے اوس سے زیادہ رنج و غم ہوتا ہے۔ اکیمر تہ امام بخاری بن سعید قطان الحدیث طلبہ کی عیثی بجاؤ ویکہ کر کچھ غصہ ہو جاتے ہیں تو محمد بن یحیی کہتے ہیں میا آپ پند کریں گے کہ یہ لوگ آپ کے پاس نہ آئیں۔ آپ فرماتے ہیں ان کی تھوڑی دیر کی نیز حاضری بھی مجھ پر خوشاق گذرتی ہے۔ حماد بن زید کہتے ہیں مجھ سے ایک مرتبہ ابو حیلہ نے ہا دیکھے تو الحدیث مجھے کیسی تکلیف دیتے ہیں۔ میں گھبرا ہوا کہ کیا کیا کہنا۔ مجھ سے ہام امی آتے ہیں۔ اب میں ان کا انتظار کر رہا ہوں اور وہ اب تک نہیں آئے۔ بیشتر بن ارث سے محمد بن عبد اللہ کہتے ہیں آپ حدیث بیان نہیں کرتے فرمایا میں تو خود حدیث بیان کرنا ہوا ہوں لیکن جب تم چاہتے ہو تو بیان نہیں کرتا زید بن یحیی بن کثیر قاضی فرماتے ہیں میں تمہاری

بن الحسن الصواف نا جعفر بن محمد بن الحسن القاضي قال سمعت فضيلة
بن سعيد يقول ذا رأيت الرجل يحب أهل الحديث مثل يحيى بن سعيد
القطان عبد الرحمن بن مهدي أحمد بن حنبل واسحاق بن راهويه
وذكر قومًا آخرين فأنه على السنة ومن خالف هذا فاعلم انه مبتلى
انشدني عبد الغفار بن محمد بن جعفر المكنى قال انشدنا عمر بن احمد
الناظي قال انشدنا احمد بن كامل لابن جعفر الخراساني

ذهبت دولة اصحاب البدع	ودهي حبلهم ثم انقطع
وتداعى بانصراف جمعهم	حزب ابليس الذي كان جمع
هل لهم يا قوم في بدعتهم من	فقيه او اما مستبج
مثل سفيان اخي ثور الذي	علم الناس دقيقات الامور
او سليمان اخي التميم الذي	ترك النوم لهول المطلع
ادفتي الاسلام احني احمد	ذالك لوقارعه انقرا قس
لهم يخف سوطهم اذ خفي خوا	ولا سيفهم حين لم

جلسوں میں جس میں عام لوگ جھوٹے تھے حدیث بیان کرتے تھے پہلے تو اس کے رکتے رہے لیکن بالآخر
اسکا پتہ ارادہ کر لیا یحییٰ بن اکثم قاضی سے ایک مرتبہ خلیفہ مأمون نے فرمایا آج میرا ارادہ ہے
کہ حدیث بیان کروں میں نے کہا سبحان اللہ امیر المومنین سے زیادہ اس کا اہل کون ہے؟ کہا
اچھا منبر چھاؤ منبر پر بیٹھ کر حدیث بیان کرنی شروع کی پہلی حدیث تو یہ روایت حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امر القیس کے ہاتھ میں
قیامت کے روز تھنڈا ہوگا اور وہ تمام شاعروں کا پیشوا بن کر جہنم میں جا لیگا۔ پھر تقریباً سب
کے ساتھ اسی طرح تین حدیثیں بیان کیں پھر منبر سے اترے اور فرمایا کہو تمہاری کیا رائے ہے؟
میں نے کہا امیر المومنین بڑی برصفت اور بابرکت مجلس رہی خاص و عام کو فائدہ ہوا کہا یہ تو نہ کہو
یہ حق تو محدثین ہی کا ہے میں دیکھتا رہا کہ لوگوں کو وہ لذت نہ آئی جو الحدیث کی حدیث کی مجلسوں
میں انہیں حاصل ہوتی ہے۔ پادشاہ اسلام محمد بن سلیمان بن علی مسجد حرام میں آئے اور دیکھا
کہ ایک محدث کے ارد گرد المحدث کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی ہے تو اپنے ساتھیوں کی طرف
دیکھ کر فرمایا کہ ان لوگوں کا قدم میری گردن پر ہونا تجھے تخت سلطنت سے زیادہ محبوب ہے۔

محمد الہرویؒ نے محمد بن عبد الرحمن النسائیؒ قال سمعت عبد الله بن احمد بن
 شبيبہ قال سمعت ابي يقول من اراد علما القبر فعليه بالزق و من اراد
 علما الخبر فعليه بالزق اي اخبرنا محمد بن احمد بن رزق البزاز جعفر
 بن محمد بن نصير الخالكى قال سمعت عبد الله بن سليمان الحضرى عن عبد الله بن
 احمد بن شبيبہ قال سمعت ابا رجاء يقول سمعت يونس بن سليمان
 السقطى كان ثقة قال نظرت في الأثر فاذا هو الحديث والرائى فوجدت في
 الحديث ذكر الرب تعالى ربى بيته وجلاله وعظمته وذكر العرش وصفه
 الجنة والنار ذكر النبیین والمرسلين والحلال والحرام والحث على صلة
 الأرحام وجماع الخبر فيه ونظرت في الراى فاذا فيه المكروا والغرر المحيل
 وقطبة الأرحام وجماع الشرفية أخبرنا الحسين بن محمد بن الحسن
 المودب نا عبد الرحمن بن محمد الأدريسى قال سمعت ابا بكر محمد بن
 عبد الرحمن النسفى المقرئ بسمرقند يقول كان مشائخنا يسمون ابا بكر بن
 اسماعيل ابو ثمود لأنه كان من اصحاب الحديث فصا من اصحاب الراى

حالانکہ چاہت یہ ہے کہ ضرور آتے رہو +

کتاب شرف اصحاب الحدیث کے اردو ترجمے فضائل محمدی
 کا دوسرا جز ختم ہوا۔ اب تیسرا شروع ہوتا ہے جس کے
 شروع میں نیک لوگوں کے خوابوں کا ذکر ہے۔

والحمد لله و صلواته و سلامه علی

سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ

و سلم تسلیمات کثیراً

و اسما ابدا

أبا الحسنين محمد بن أحمد الكنظلي يقول سمعت أبا سماعيل محمد بن
اسماعيل الترمذي قال كنت أنا وأحمد بن الحسن الترمذي عند
عبد الله أحمد بن حنبل فقال أحمد بن الحسن يا أبا عبد الله ذكر ولا
أبي قبيلة بمكة أصحأ الحديث فقال لأصحأ الحديث قوم سوء فقال
أبو عبد الله وهو ينفذ ثوبه فقال نريد أن ندين ندين وندخل به

من جميع بين مدح اصحاب الحديث و ذم اهل

الرأى والكلام الخبيث

أخبرنا أبو الحسين علي بن محمد بن عبد الله بن بشير بن المفضل أنا أسد بن علي بن محمد الصغارنا أحمد بن منصور البرمادي نا عبد الله بن أحمد بن النوراني عن ابن أبي عمير قال قال لي الشعبي ما حدثت بك عن أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم فخذوه وما قالوا به من قبل عليه أخبرنا الحسن بن أبي بكرنا حماد بن

بھی بنا قاضی القضاۃ بھی بنا وزیر بھی بنا گیا اور اور بڑے بڑے عہدے حاصل کئے لیکن کسی چیز
 میں اتنا خوش نہیں ہوا جتنا اس میں کہ حدیث لکھنے والا مجاہد سے کہے آپ سے اللہ تعالیٰ خوش ہے
 آپ یہ حدیث کس سے روایت کرتے ہیں۔ قیس بن ربیعؓ نے جب حدیث کے طالب علموں
 کا مجمع اپنے سامنے دیکھا تو اپنی ڈاڑھی پر ہاتھ پھیر کر فرمانے لگے خدا کا شکر ہے مدعوں کی
 تسکلیتوں کے بعد یہ مبارک دن دیکھنا نصیب ہوا۔ معمرؓ فرماتے ہیں کوئی پوچھی کسی شخص
 کے پاس اس حدیث سے بہتر و افضل نہیں۔ امام سفیانؓ ثوریؓ فرمایا کرتے تھے۔ اگر اہل حدیث
 طلب حدیث کے لئے میرے پاس نہ آئیں تو میں اون کے گھروں میں جا کر انہیں حدیث
 سناؤں۔ آپؐ فرماتے ہیں میں اپنے تئیں بھی اور تمہیں بھی پوشیدہ خواہش سے ڈراتا
 ہوں یہ پوشیدہ خواہش ہی ہے کہ میں تم سے کہتا ہوں کہ میرے پاس نہ آیا کرو و حالانکہ
 سچ تو یہ ہے کہ اگر تم آنا بھی چھوڑ دو تو میں خود تمہارے پاس آؤں اگرچہ اصرار و تم
 کی باتیں ہی سناؤں۔ ابواسمٰ بن عبدالمہدیؓ فرماتے ہیں۔ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم
 میں بھی ایک پوشیدہ چاہت ہے دیکھو تا میں تم سے کہتا ہوں میرے پاس آیا کرو

واصحابك سمعنا ورائنا فيفعل الله بنا وبكم ما يشاء اخبرنا ابو بكر
البرقاني يعقوب بن موسى الاثر ديبلي ببغدادنا احمد بن صالح بن النجم
ناسعد بن عمر البرذعي حدثني ابو زرعة الرازي عن عبد الله بن الحسن
الصيصاني قال كنت بمصر فرائيت قاضيا لهم في المسجد الجامع وانا هلال
فسمعت القاضي يقول مساكين اصحاب الحديث لا يحسنون الفقه فحببت
اليه فقلت اختلف اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم في جراحات الرجال
والنساء فاي شيء قال علي بن ابي طالب اي شيء قال زيد بن ثابت اي شيء قال
عبد الله بن مسعود فاي شيء قال عبد الله فقلت له نزلت ان اصحاب الحديث
لا يحسنون الفقه وانا من احسن اصحاب الحديث سألته عن هذا
فلم تحسنها فكيف تنكروا على قوم انهم لا يحسنون شيئا وانت لا تحسنه
اشهد اني ابر عبد الله محمد بن علي انصوي لنفسه

قل لمن عاند الحديث واصحابا عاشا اهلها ومن يدعيه
العلم يقول هذا ابن ابي امير الجهم فالحمل خلق السفية

کرتے رہے اور انہیں دنیا کی زندگی میں بھی خوش خبری ہے اور آخرت میں بھی آپ نے جواب دیا
کہ وہ نیک خواب میں جنہیں خود مسلمان دیکھے یا اوس کے بارے میں کسی اور کو دکھائے جائیں
ایک شخص یزید بن ارون رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے انتقال کے بعد خواب میں دیکھتا ہے سوال کرتا
ہے کہ آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا سلوک کیا۔ فرماتے ہیں میرے لئے جنت مباح کر دی۔
پوچھتے ہیں قرآن کی وجہ سے؟ کہا نہیں۔ پوچھا پھر کس باعث؟ فرمایا حدیث کی وجہ سے
جویریہ بن محمد مرقی بصری یزید بن ہارون واسطی کو ان کے انتقال سے چار رات بعد
خواب میں دیکھتے ہیں۔ پوچھتے ہیں آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا کیا؟ فرمایا میرے
لٹا ہوا معان فرما دیئے اور نیکیاں قبول کر لیں اور تکلیفیں ہٹا دیں میں نے کہا پھر کیا ہوا
فرمایا خداوند کریم نے بڑا کرم کیا میرے گناہ بخش دئے اور مجھے جنت میں داخل
کیا۔ پوچھتے ہیں آخر آپ کا اتنا اکرام کس نیکی پر ہوا؟ کہا ذکر اللہ کی مجلسوں کی وجہ
سے میری حق گوئی اور سچی باتوں کی وجہ سے نبی نبی نمازوں اور فقر وفاقہ کی
صیبتوں پر صبر کرنے کی وجہ سے۔ پوچھا کیا منکر نکیر حق ہیں؟ کہا ہاں اوس خدا

بقولہ تعالیٰ مَا تَمُوتُ فَنُحْدِنَا لَهُمْ فَاسْتَجِيبُوا لِعَنِي عَلَى الْهُدَىٰ اخبرنا

محمد بن ابی علی الاصبہانی نا الحسین بن محمد بن الولید التستری بہا
نا ابو العباس احمد بن محمد بن یوسف بن مسعدة املاء قال سمعت عبد
بن محمد بن سلوہ یقول انشد فی عبد بن زیاد الاصبہانی من قوله ۛ
د بن النبی محمد اخبار
رواخذ عن عن الحدیث اھله
والشمس بانزغة لها انار
اخبرنا عبد الملك بن محمد بن عبد الله بن بشران نا عمر بن محمد الجعفی
بکھ نا علی بن عبد العزیز نا ابوالولید القریشی نا محمد بن عبد الله بن بکاس
القریشی حدثنی سلیمان بن جعفر بن محمد بن یحییٰ الریعی قال قال ابن
شبرمة دخلت نا وابو حنیفة علی جعفر بن محمد فقال له جعفر اتق الله
ولا تقس الدین برأیک فا نا نقف غذا نحن وانت ومن خلفنا بین یدیک
تعالیٰ فنقول قال الله قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وتقول انت

کتاب شریف اصحاب الحدیث کے اردو ترجمہ فضائل محمدی

میسراجز

بسم الله الرحمن الرحيم و صلی الله علی سیدنا محمد وآلہ و صحبہ وسلم

نبرگوں کے ان خوابوں کا ذکر جو انہوں نے الحدیث کے فضائل و اکرام میں کی ہیں

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نبوت
تو گئی میرے بعد نبوت باقی نہیں رہی ہاں البتہ خوشخبریاں باقی ہیں اور وہ نیک خواب
میں جنہیں سلطان خود دیکھے یا اس کے بارے میں کوئی اور دکھایا جائے۔ حضرت عبادہ بن
صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے ہیں
کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے جو وہ فرماتا ہے اَلَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا
يُشْفِقُونَ هُمْ اَنْ يُبْعَثُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ یعنی جو لوگ ایمان لائے اور پرہیزگاری

اہل الکرامۃ اہل التراوی قد عدوا علم الحدیث الذی ینوی بہ الرجل
لو انہم عرفوا الاثار ما انحر فواعنہا الی غیر ہا لکنہم جمہلوا
انشدنا ابو علی الحسن بن شہاب العکبری بہا قال استدنی ابو علی
الحسن بن محمد النسوی قال نشدنی ابو زید لفقہ بعض علماء شاش
کل الکرامۃ سوی الفرائد ندۃ الا الحدیث الام الفقه فی الدین
والعلم متبع ما کان حدثنا وما سوی ذلک وسواس الشیاطین
ما روی فی حفظ الحدیث وادابہ من الثواب
اخبرنا محمد بن احمد بن رزق البرزازی القاضی ابو نصر احمد بن محمد
المرعشی فی النجاشری نا الحسن بن محمد بن موسی القنی عبد الرحیم
بن حبیب نا اسماعیل بن یحیی بن عبید اللہ التیمی سفیان بن عیینہ
عن طاووس عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادعی
حدثنا الی امتی لتقام بہ سنة او تلحد بہ بدعة فله الجنة اخبرنا محمد بن
الحسین بن الفضل القطانی نعیدان بن محمد بن ابراہیم نا اسمعیل نا احمد نا

کہ کیا حال ہے؟ کہا مجھے بخشد کیا پوچھا کس نیکی پر؟ کہا حدیث کے طلب کرنے پر۔
محمد بن حبیب فرماتے ہیں میں نے سلیمان شاؤ کو فیء کو اون کی وفات کے بعد نہایت
اچھی حالت میں دیکھا تو میں نے پوچھا کہ ابو ایوب اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا
کیا؟ فرمایا مجھے بخش دیا۔ میں نے کہا کس نیکی پر؟ فرمایا حدیث شریف کی وجہ سے
حبیش بن حبشہ فرماتے ہیں میں نے امام سجستانی بن مین رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں
دیکھا اون سے پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ فرمایا مجھے جنت کے
دو دروازوں کے درمیان کی کل جگہ عنایت فرمادی۔ پھر اپنی حبیب ہے ایک
کتاب نکال کر کہا ان حدیثوں کے لکھنے کی برکت ہے۔ ابو اسحاق خواب میں
دیکھتے ہیں کہ امام ابو ہاشم کے اوپر قندیلیں لٹک رہی ہیں پوچھا یہ نورانی قندیلیں
کیا ہیں؟ کہا یہ قندیل تو حدیث شفاعت کے بیان کرنے کی وجہ سے ملی اور
یہ حوض کوثر کی حدیث کو روایت کرنے کی وجہ سے اور اسی طرح بہت سی حدیثوں
نا وجہ سے ان بہت سی قندیلوں کا ملنا بیان فرمایا غلط فرماتے ہیں میرا ایک

ایعابہ للذین ہم حفظوا الدین من الترهات والقویہ
والی قولہم ما قلہ و وہ سراجہ کل عالم و فقیہ

اخبرنا القاضی ابوالحسن بن الحسن بن الحسن بن امین الاسبغابادی
ابو محمد عبد الرحمن بن محمد بن جعفر الجرجانی قال سمعت ابا محمد عبد
بن محمد بن حمزة المقرئ يقول حکي لي بعض اشيا خنا عن هرون الترمذي
انه قال امرؤة في اصحاب الحديث والكلام في المعتزلة والكذب في الفاعل
اخبرنا محمد بن يوسف ابو عبد الرحمن النيسابوري ان ابا نا الحسين محمد النشفي
بالدماغان الفضل بن الفضل الكندي نا زكريا بن يحيى البصري نا
محمد بن اسماعيل قال سمعت ابا قرا والحسين بن علي يقولان سمعنا
الشافعي يقول حكى في اصحاب الكلام ان يضربوا بالجريد ويحملوا على الابل
ويطاف بهم في العشائر والقبائل وينادي عليهم هذا اجزاء من ترك الكتاب
والسنة واحد في الكلام انشدنا احمد بن ابي جعفر القطيعي قال انشدنا
محمد بن ابي اسحاق الخزاز قال انشدنا ابا عبد الله احمد الخاقاني لنفسه

کی قسم جس کے سوا کوئی سبود برحق نہیں۔ اوہوں نے مجھے بیٹھا کیا مجھ سے سوال کیا
کہ تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ تیرے نبی کون ہیں؟ میں اپنی سفید ڈاڑھی
سے مٹی جھاڑنے لگا اور کہنے لگا کیا مجھ جیسے شخص سے بھی سوال کیا جاتا ہے۔ میں
یزید بن ہارون واسطی ہوں ساٹھ سال تک دنیا میں لوگوں کو حدیث پڑھاتا رہا ایک سے
دوسرے سے کہا ہاں سچ ہے یہ یزید بن ہارون ہے حضرت آپ بے فکری سے دوبارہ
کی طرح سو جائیے آج کے بعد آپ پر کوئی ڈر خوف نہیں ہے۔ پھر ایک نے مجھ سے کہا
کیا تم نے جریر بن عثمان سے بھی روایت لی ہے میں نے کہا ہاں اور وہ حدیث میں ثقہ
تھے اُس نے کہا ہاں جریر تھے تو ثقہ لیکن وہ حضرت علیؑ سے نبض رکھتے تھے اللہ اُن سے
بھی نبض رکھے۔ نہ کہ یہاں عدی اپنے خواب میں امام بن المبارکؒ کو دیکھتے ہیں پوچھتے ہیں
کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا فرمایا طلب حدیث کے لئے جو سفر میں نے کئے تھے اُن کی جو
سے اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے بخش دیا۔ اسی طرح کی ایک اور روایت بھی ہے۔ ابو بکر کراویؒ
کے ہم سبق جو حدیث کی طلب میں تھے اُن کا انتقال ہو گیا۔ خواب میں اوہیں دیکھا تو پوچھا

سمعت سفیان یقول ہما علم علی وجہ الارض من الاعمال افضل من طلب
الحديث لمن اراد به وجه الله اخبرنا الحسن بن علي بن محمد القمي نا
احمد بن جعفر بن حمدان نا عبد الله بن احمد بن حنبل قال سمعت علي بن
حكيم يقول سمعت وكيعاً يقول قال سفیان ما سئى اخوف عندى من الحديث
وما سئى افضل منه لمن اراد ما عند الله عز وجل اخبرنا ابو بكر احمد بن عبد الله
بن ابيان التميمي الشافعي احمد بن سلمان النخعي نا ابو جعفر انفسوى نا ابن بكر
الزهرى نا حسنى بن حاتم نا وكيع قال سمعت سفیان الثوري يقول لا أعلم
شيئاً افضل منه من معنى الحديث لمن اراد الله به وقال ان الناس يحتاجون
اليه في طعامهم وشرابهم **حدثني** عبد العزيز بن ابى الحسن الفريسي نا
بعضه نا احمد بن عبد الله بن الحضرى المقرئ نا علي بن محمد بن سعيد نا ابو يعلى
الموصلى قال سمعت ابراهيم بن سعيد الجوهري يقول سمعت وكيع بن الجراح
يقول ما عبد الله بشئ افضل من الحديث اخبرنا الحسن بن علي بن محمد
الجوهري نا محمد بن العباس نا ابو الفضل المصيدى نا يعقوب نا

کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا بہ فرمایا مجھے بخش دیا کہا کس پنا پر
فرمایا اپنی کتاب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود لکھنے کی وجہ سے۔

اَنْ بعض روایتوں کا بیان جن سے بعض لوگ معالط ہیں

پڑ جاتے ہیں اور انکا صحیح مطلب

مغیرہ فرماتے ہیں جو شخص حدیث کی طلب کے پیچھے پڑ جاتا ہے اس کی ناکم ہو جاتی
ہے۔ ابو الحسن محمد کا قول بھی یہی ہے۔ مغیرہ والی روایت اور سند بھی
مردی ہے۔ مصنف شیخ حافظ ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ مغیرہ نے
یہ فرمان اپنے اوپر قیاس کر کے فرمایا ہے۔ شاید وہ نوافل کثرت پڑھتے
ہوں گے۔ جب حدیث کی تلاش میں انہیں دور دور جانا پڑا تو کثرت نوافل
دیکھنے کا موقع نہ مل سکا تو انہوں نے یہ قول فرمایا لیکن اگر خود مغیرہ

محمد بن عبد اللہ بن ابی ابراہیم الشافعی حدیثی فی حدیث ابن الفضل ناظر
بن خالد بن یزید البردعی ہکذا ما عطیة بن بقیة ناظر حدیثنا حمزة بن حسان
قال حدیثی شیخ یعنی ابی الحسن عن زینب بن احوارث عن البراء بن عازب
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تعلم حدیثین اتین ینفع بہما نفسه ویعلمہما
غیرہ فینفع بہما کان خیرا من عبادة ستین عاما **اخبرنا** ابو نعیم احمد بن عبد اللہ النخعی
ما البرمحل بن حیان ثنا اسحاق بن ابراہیم بن جمیل ابو ہشام ان رفاعة بن ابی یزید
ناشیخ عن ابی جعفر محمد بن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سارھوا
فی طلب العلم فمحدث عن حقائق خیر من الامر من ما علیہا من ذهب و فضة

من قال طلب الحديث من افضل العبادات

اخبرنا فی القاضی ابو نصر احمد بن الحسين الكدینی عن ابی اسحاق بکر احمد بن
محمد بن اسحاق السنی حدیثی احمد بن محمد بن سلام ما لکنا سنا جعفر بن
محمد بن عامر قال سمعت اسحاق بن الیہلول یقول سمعت وکیعاً یقول
دوست جو میرے ساتھ علم حدیث پڑھتے تھے ان کا انتقال ہو گیا میں نے انہوں
اپنے خواب میں دیکھا کہ وہ سبز رنگ کے نئے کپڑے پہنے ہوئے خوش و خرم ہیں
میں نے کہا حضرت آپ تو وہی سکین طالب علم ہیں جو میرے ساتھ حدیث
پڑھتے تھے۔ آج یہ جوڑا آپ پر کیسا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں تمہارا
ساتھ حدیث لکھتا تھا جہاں کہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آتا تھا میں اس کے ساتھ
جی جی اللہ علیہ وسلم ضرور لکھا کرتا تھا اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے مجھے
یہ نعمتیں عطا فرمائی ہیں جو تم دیکھ رہے ہو۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
کہ ایک حدیث بھی اس مضمون کی مروی ہے جس سے اس خواب کی تصدیق ہوتی
ہے وہ یہ کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی کتاب میں صلی اللہ علیہ وسلم لکھے جب تک اس
کتاب میں وہ لکھا رہے فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں۔ خواجہ
جہنید رحمۃ اللہ علیہ کے بعض ساتھیوں کو خواب میں دیکھا گیا ان سے پوچھا گیا

بن نصر و معاذ بن معاذ نا سليمان التميمي قال كنا عند ابي مجلز وهو يجلس
قال فقال جل لو قرأت سورة فقال ابو مجلز ما الذي نحن فيه
يا بعض ائمة من قراءة سورة

من قال التحديت بثابة الصلوة

حدثنا ابو طالب يحيى بن علي بن الطيب الدسكري من لفظه بجلول نا
ابو بكر بن المقرئ باصبهان نا ابراهيم بن محمد بن الحسن امام جامع اصبهان
نا ابراهيم بن سعيد نا مروح بن عباد نا داود بن قيس عن محمد بن عمر بن عطاء
قال كان موسى بن بسام معنا بحدت فقال له ابن عمر اذا انت فرغت من
حد بئك فسلم فانك في صلوة .

من قال التحديت افضل من صلوة النافلة

اخبرنا ابو الصمّة هلال بن محمد بن جعفر البخاري نا علي بن محمد بن احمد
قول كا مطلب در يافت كيا گيا تو آپ نے فرمايا شايد شعبه پر كثر ت
تفلي روزے ركھتے ہوں گے اور فضلي عبادتیں كرتے ہوں گے جب طلب
حديث ميں مشغول ہو گئے ہوں گے تو اون اعمال ميں كمي واقع ہوئی ہوگی
تو يہ قول كہا ہوگا - شعبہ كى نسبت ہرگز كوئى شخص بہر گمان نہيں
كر سكتا كہ وہ حديث كو طلب كرنا برا جانتے ہوں - خود شعبہ اس
قدر علم حديث ميں مہمك رہتے تھے كہ محدثين او نہيں امير المؤمنين
نے التحديت يہ حديث ميں مسلمانوں كا سردار سلطان كہا كرتے تھے -
ظاہر بات ہے كہ اگر وہ حديث طلب نہ كرتے اور اوسى ميں مشغول
نہ رہتے تو اس درجہ تك كيے پہونچ سكتے ہ وہ تو پوري عمر طلب
حديث ميں ہي مشغول رہے - انتقال تك يہي شغل رہا - حديث كے
جج كرنے كى او نہيں بہت حرص تھي - اس كے سوا اون كى دوسري كى
اور كوئى چيز نہ تھي - وہ تو اپنے سے كم عمر اور كم درجے كے لوگوں

الغزاس قال سمعت بشير بن الحارث يقول لا علم على وجه الأرض عزراً افضل
من طلب الحديث من اتقى الله وحسنت دينه فيه واما انا فاستغفر الله من كل
خطيئة خطوت فيه ۛ

من قال رواية الحديث افضل من التسليم

اخبرنا الحسين بن الحسن بن محمد الغزوي عن محمد بن احمد بن زق الحسني
بن ابي بكر قال انبانا وقار وحدثنا عثمان بن احمد الدقاقنا احمد بن بشير المروزي
نا هارون بن سفيان المستمعي نا زكريا بن علق قال سمعت وكيعاً يقول لو لا
ان الحديث افضل عندى من التسليم ما حدثت ۛ

من قال لتحديث بمنزلة دس القرآن

اخبرنا علي بن محمد بن عبد الله بن شوان نا اسماعيل الصفا نا سعدنا
اجمعي طرح سوچتے تو او نہیں معلوم ہو جاتا کہ طلب حدیث کی کوشش نفل نماز
سے کہیں زیادہ افضل ہے۔ دیکھئے حضرت ابو عمرانؒ سے سوال ہوتا ہے
کہ آپ کے نزدیک نفل نماز کا ثواب زیادہ ہے یا حدیث شریف کے کہنے کا؟
تو جواب دیتے ہیں کہ ایک حدیث کا لکھنا رات بھر کی نماز سے مجھے زیادہ محبوب
ہے۔ حضرت ابن المبارکؒ تو فرمایا کرتے تھے اگرچہ معلوم ہو جائے کہ نفل نماز
کا ثواب حدیث کے بیان کرنے سے زیادہ ہے تو میں حدیث کا پڑھنا یا ہی چھوڑ دوں
حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے طالب علمی نفل نماز سے بہت بہتر
ہے۔ شعبہؒ سے ایک روایت میں ہے کہ وہ کہتے تھے کہ یہ حدیث تمہیں اللہ تعالیٰ
کے ذکر سے روکتی ہے اور نماز سے بھی کیا تم اس سے باز نہ رہو گے؟ ابو خلیفہؒ
عزاتے ہیں کہ شعبہ رحمۃ اللہ علیہ کا مطلب اون لوگوں سے ہے جو حدیثیں سنتے
میں اور ان پر عمل نہیں کرتے صرف روایت کی زیادتی کی دھن میں لگے رہتے
ہیں یا اور اسی طرح کے لوگ۔ اس لئے کہ حدیث تو ذکر اللہ کی ہدایت کرنیوالی
ہے نہ کہ ذکر اللہ سے روکنے والی۔ امام احمد بن حنبلؒ سے جب شعبہؒ کے اس

وابی زراۃ الیہ یعنی فی الوصاۃ فجعل محمد بن عزیز یقرأ الی فی الجمعة
فاصلی ذلک الیوم الی الجمعة رکعتین والعصر باربعاً وكان یقرأ الی
الحديث علی قراءة الحديث افضل من صلاة التطوع :

من قال کتاب الخصال افضل من صوم التطوع

أخبرنی عبد الغفار بن ابی الطیب المؤدب بن عمر بن احمد بن عثمان
نا محمد بن احمد بن ابی البقیہ حدثنی جدی قال سألت احمد بن حنبل قلت یا
ابا عبد الله ایہما احب الیک الرجل یکتب الحديث او یصوم ویصلی قال
یکتب الحديث قلت فمن این فضل کتاب الحديث علی الصوم و
الصلاة فقال لثلاثہ یقول فائل انی رايت قوما علی شئ فاتبعتهم قال
الخطیب ابو بکر احمد بن علی الحافظ رحمه الله قلت طلب الحديث
فی هذا الزمان افضل من سائر افع التطوع لاجل دروس السنن فخمها
وظهر البیوع واستعلاء اهلها وقل اخبرنا ابو طاهر العلوی محمد بن

کرده حدیث جو میں بھول گیا ہوا ہوتا ہوں یا دولاتے میں تو بچے اس
قدر اپنے اوپر غصہ آتا ہے کہ کاش کہ چھت گر پڑے اور ہم دہ جائیں
ایک مرتبہ امام شعبہؒ خالد حذافہ کے پاس آکر کہتے ہیں کہ آپ
کو جو ایک حدیث یاد ہے وہ مجھے پڑھا دیجئے خالد نے کہا دیکھتے نہیں
ہوں بیمار ہوں تو کہنے لگے ایک حدیث ہی تو ہے بیان فرما دیجئے
آخر انہوں نے بیان کر دی تو کہنے لگے اب چاہے جب موت آئے
امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے ایک ایسے قول کا

صحیح مطلب

آپ کا ایک قول ہے کہ کاش کہ میں حدیث کے فن میں داخل ہی نہ ہوتا
تس کہ میں اب بھی اس بارے میں برابر برابر چھوٹوں ۔ نہ تو مجھ پر

امصری قال سمعت ابا بکر بن علی يقول سمعت یوسف القطان يقول سمعت
 وکیعا يقول لواء علم ان الصلاة افضل من الحديث ما حدثت ذکر شیخنا
 ابوالحسن علی بن یحیی ابن جعفر الا صلبها فی ان عبد الله بن الحسن بن
 بندار حدیثهم قال سمعت عبد الله بن محمد بن النعمان يقول سمعت ابی اقل
 سمعت القعنبي يقول لواء علم ان الصلاة افضل ما حدثت انبأنا احمد
 بن محمد بن الصلت الا هوالنری فاعبد الغفار بن سلامة المحمدي
 ابو ثوبان یرحمه الله بن حمید البهزانی قال سأل عمر بن سهیل رجل من اصحاب
 الحديث المعانی بن عمران فقال له یا ابا عمران ای شیئی احب الیک اصلى
 او اکتب الحديث فقال کتاب حدیث واحد احب الی من صلاة لیلة
 قال غیر عن عبد الغفار عمر بن اسماعیل بدل عمر بن سهیل اخبرنا
 ابو عثمان سعید بن العباس بن محمد القرشی التهمی قال سمعت ابا
 العباس عبد الله بن محمد جعفر بن یسج يقول سمعت ابا محمد عبد الرحمن
 بن محمد بن ادریس یقول خرجت الی املة الی محمد بن عزیز الا یلی فکتب الی الی

سے بھی حدیث پڑھا کرتے تھے۔ ہر ایک سنی ہونی حدیث کی توجہ
 میں اور ہر ایک حفظ حدیث کی مضبوطی میں اون کی برتری اہل حدیث
 میں مسلم ہے۔

حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ امام شعبہ رحمۃ اللہ
 علیہ تو حدیث میں تمام ایمان داروں کے پادشاہ ہیں۔

بقیہ بن ولیدؒ فرماتے ہیں شعبہ بن حجاجؒ کی تو یہ حالت تھی کہ عزایا
 کرتے تھے اگر مجھ سے کوئی حدیث فوت ہو جاتی ہے تو مارے غم و
 رنج کے میں بیمار پڑ جاتا ہوں۔

ایک مرتبہ امام شعبہؒ کے سامنے ایک حدیث بیان ہوتی ہے جو انہوں
 نے اس سے پہلے نہیں سنی تھی تو کہنے لگتے ہیں آہ! انوس حیرت و تعجب
 ہے رنج و غم ہے میں تو اس حدیث سے آج تک محروم ہی رہا۔

امام شعبہؒ فرماتے ہیں کہ کبھی کبھی قیس بن ربیعؒ مجھے ابو حصین کی روایت

الحافظ نا احمد بن شعيب النسائي نا اسحاق بن موسى الانصاري و
 حدثني ابو سعد أيضاً نا عبد الله بن عدي نا احمد بن الحسين بن نصر
 الحذاء و محمد بن صالح بن زريق والحسين بن عبد الله بن يزيد واسماعيل بن حنبل
 ابو النضر قالوا نا اسحاق بن موسى اخبرني علي بن احمد لمرزا نا علي بن ابراهيم
 بن حماد بن اسحاق القاضي نا بن ناجية نا ابو موسى الانصاري هو اسحاق
 بن موسى نا معمر بن عيسى نا مالك بن انس عن عبد الله بن ادریس عن
 شعبة عن سعد بن ابراهيم عن ابيه قال بعث عمر بن الخطاب به الى عبد الله
 بن مسعود والى ابي الدرداء والى ابي مسعود الانصاري فقال ما هذا الذي
 تكثر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فحبسهم بالمدينة حتى استشهدوا
 لفظهم سواء اخبرنا عبد الملك بن محمد بن عبد الله بن بشير نا الواظ نا
 عمر بن محمد الجعفي بهكة نا علي بن عبد العزيز نا سعيد بن منصور نا خالد
 بن عبد الله عن بيان عن عامر الشعبي عن فرخلة بن كعب قال خرجنا
 فشيئنا عمر الى صومرا ثمود عابا فتنضاه فمر قال لنا ان تدرؤن لو خرجت

یہ حدیثیں تم پر کیا ہوتی ہیں۔ امام شعبی سے بھی حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ کی
 طرح یہ قول مروی ہے اور انہوں نے بھی یہ اسی لئے فرمایا ہے کہ خوف تھا کہ
 کہیں حق حدیث ادا ہونے سے رہ نہ جائے۔ بلکہ امام شعبی تو فرماتے تھے
 کہ میں اپنے اعمال میں سے کسی چیز سے اتنا نہیں ڈرتا جتنا حدیث سے کہ ایسا
 نہ ہو یہ میوے لئے جہنم میں جانے کا باعث ہو جائے۔ ابن عون بھی فرمایا
 کرتے تھے کاش کہ میں اس سے بلا عذاب و ثواب ہی چھوٹ جاؤں۔ سفیان
 ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو علم میں پڑتا ہے وہ تکلیف میں زیادہ ہوتا ہے
 میں تو اگر علم سیکھتا بھی نہیں تو میرے لئے آسانی ہو جاتی۔

حضرت امام سفیان بن سعید ثوری کا یہ قول بھی ہے کہ کاش کہ میرے
 سینے میں سے ہر ایک حدیث اور جن جن لوگوں نے مجھ سے حدیثیں سیکھی ہیں ان
 سب کے سینوں میں سے وہ تمام حدیثیں چھن جاتیں۔ معانی ابن عمار یہ سن کر
 کہتے ہیں کہ اے ابو عبد اللہ حدیث ہی تو صحیح علم ہے اور وہ ہی تو ظاہر ہدایت

الحسن بن زرید بن الحسن بن احمد بن عیسیٰ بن بحیی بن الحسن بن زید
 علی بن الحسین بن ابی طالب بالروی ابو الحسن احمد بن محمد بن سهل البزاز بن محمد
 بن ابی بن عبد اللہ ابن عمر قال سمعت بحیی بن ہمان یقول ما کان طلب الحدیث
 خیاراً منا لیس قلیلاً یا ابی عبد اللہ انہم یطلبونہ ولسی ثبۃ قال طلیہم ایاہ نیتۃ ۛ

من کان یشرفی بقرۃ الحدیث

اخبرنا احمد بن محمد بن غالب لفقہ قال قال لنا ابو الحسن الدارقطنی قال لنا
 محمد بن یحییٰ کان امرادی ذا اشتکی قال ہاتوا اصحاب الحدیث فاذا حضروا
 عندہ قال اخرؤا علی الحدیث ۛ

ذکرنا فی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ عن رواۃ

الحدیث و بیان وجہہ ومعناہ

حدثنا ابو سعید احمد بن محمد بن احمد انما لینی عبد اللہ بن عدی

یوحیہ ہو نہ مجھے اجر ملے۔

ایک اور روایت میں ہے کاش کہ میں اس میں برابر برابر چھوٹ جاؤں۔
 امام سفیانؒ کے اس قول کا مطلب یہ ہے کہ انہیں خوف تھا
 کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں حق حدیث ادا نہ کر سکوں اور حدیث پر پورا
 پورا عمل نہ کر سکوں اور یہ حدیث میرے لئے عذاب کا سبب نہ
 بن جائے۔

اس کی دلیل میں یہ واقعہ سنئے کہ ایک مرتبہ بغیر بن حارث اصحاب
 حدیث کی بھڑ بھڑ دیکھ کر فرماتے ہیں۔ آخر تم نے یہ کیا کر رکھا ہے؟
 وہ کہتے ہیں حضرت ہم علم سیکھ رہے ہیں۔ شاید اللہ تعالیٰ کسی دن ہمیں
 اس سے نفع پہنچائے۔ فرمایا سنو! اور یاد رکھو! جس طرح دوسو
 درہم میں پانچ درہم زکوٰۃ نکالنی فرض ہے اسی طرح دوسو حدیثیں سنکر
 پانچ پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ اگر عمل نہ کیا تو دیکھنا کل قیامت کے دن

ابو الاحوص عن ابی اسحاق عن عمر بن مہدی عن الودی عن معاذ قال کنت حرف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی حمار یقال لہ عفیر فقال یا معاذ اتلاری
ما حق اللہ علی العباد وما حق العباد علی اللہ فقلت اللہ ورسولہ اعلم قال
فان حق اللہ علی العباد ان یعبداہ ولا یشترکوا بہ شیئاً وحق العباد علی اللہ
ان لا یعذب من لا یشترک بہ قلت افلا ابشر بہ اناس قال لا فیتکلو هذا
لفظ حدیث خلف حدیث ابی بکر نخعی وغیرہ ان فیہ قال فقال عمل فلا ابشر
اناس قال لا تبشروہم فیتکلو اخیارنا ابی بکر احمد بن علی بن محمد الاصبہانی
الحافظ بنید ساجد فابو عمر بن سعد ان فاجران بن موسی بن جواشع نا
محمد بن خالد نا معتمر عن ابیہ نا انس نا لہ ذکر فی نا النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لعاذ من لقی اللہ لا یشترک یعنی بہ شیئاً دخل الجنة فقال یا نبی اللہ
افلا ابشر اناس قال لا انی اتخوف ان یتکلو اخیارنا الحسن بن
ابی بکر قال قال لنا ابی بکر الطوسی کنا عند ابی العباس احمد بن یحیی
بعذب فقال لہ رجل ابش معنی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعلی

روایت کیا کرتے تھے۔ بلکہ ایسا بھی کر جاتے تھے کہ ان میں سے جو
کوئی اپنے نام سے مشہور ہو اس کا نام چھوڑ کر اس کی کنیت بیان
کر دیا کرتے تھے تاکہ اس کی روایت میں قدرے پوشیدگی ہو جائے
اس وجہ سے او نہیں ڈرتھا کہ کہیں خدا کے ہاں پکڑ نہ ہو اس لئے کہ
اس طرح کی پوشیدگی اور ایسے ضعیف راویوں سے روایت کرنی
ائمہ اور علمائے متبحرین کی ہے۔

امام یحییٰؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سفیانؒ پر حدیث کی روایت کی خوش
غالب آگئی تھی۔ یحییٰ بن سعیدؒ کہتے ہیں مجھے حضرت سفیانؒ پر کوئی
خوف نہیں سوائے حدیث کی جاہلیت کے خوف کے۔ عید الرحمن بن
محمدؒ کا بیان ہے کہ ہم دیکھتے تھے کہ حضرت سفیانؒ اس قدر
خشوع خضوع میں مشغول ہوتے گو یا وہ میدان سلیب میں کھڑے
ہوئے ہیں۔ ہمارا ہمت نہیں بڑھتی تھی کہ اس سے کوئی بات کریں

معکم فلما اردت ان تشیعنا و تکررنا قال ان مع ذلک ل حاجۃ فخرجت
 لہا انکمر قاتون بلدنا و ہلہا دوی بالقرآن کدی النحل فلا تصدہم
 بالہا حادیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اننا شریککم قال فرطہ
 فما حدثت بعدہا حدیثا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان قال فاشل
 ما وجہ انکارہم علی الصحابۃ یرایتم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشدید
 علیہم فی ذلک قیل لہ فعل ذلک مراختیاطا للدين حسن نظر المسلمین لانه
 خاف ان ینکلو ا عن الاعمال ینکلو علی ظاہر الاخبار و لیس حکمہ جمیع الاحادیث
 علی ظاہرہا و لا کل من سمعہا عرف فقمہا فقد یرد الحدیث بحجۃ و یرستنبط
 معنایہ و تفسیرہ من غیر فحشی عمان یحمل حدیث علی غیر جہہ او یؤخذ بظاہر
 لفظہ و بالحکم بخلاف ما اخذ بہ و شی من ہذا الحنفی الحدیث الآخر اخبرنا
 احمد بن محمد بن غالب الخوارزمی قال قرأت علی ابی العباس بن حمدان حدیث
 الحسن بن محمد بن شریاد النقبانی نا ابو بکر بن ابی شیبہ قال قرأت علی ابی بکر
 الا سما علیہ الخیر ابو یعلیٰ یعنی ابو صلی نا خلف بن ہشام قال حدیثنا

جیسے آپ نے خود پڑھ کر اوروں کو پڑھائی ہے پھر آپ اس کا
 اپنے اور اون کے سینے سے چھو ہونا کیسے پسند فرمائیں گے ؟ فرمایا
 چپ رہو تم نہیں جانتے ۔ قیامت واسے روز مجھے کھڑا ہونا ہے اور
 اپنی برہر مجلس کا جواب دینا ہے ۔ مجھ سے پوچھا جائے گا کہ اس
 حدیث کے بیان کرنے سے تمہارا مقصد کیا تھا اور اس کے بیان
 سے کیا ارادہ تھا ۔ حضرت سفیانؒ کے اس جواب نے آپ کی مراد صاف
 بیان کر دی اور معلوم ہو گیا کہ او نہیں اپنے نفس پر خوف تھا اور
 اسی واسطے اس قسم کی باتیں بیان فرمایا کرتے تھے ۔ اور یہ بھی کہا
 گیا ہے کہ حضرت سفیانؒ کے اس ڈر خوف کی اور اس تمنائی کہ کاش
 کہ میں اس فن میں تحمل ہی نہ دیتا یہہ وجہ ہے کہ اسناد کی محبت
 اور روایت کی شہرت نے اون پر یہاں تک غلبہ کیا تھا کہ وہ ضعیف
 راویوں سے اور اہل لوگوں سے بھی جن کی روایت محدثین نہیں لیتے تھے

عمر رضی اللہ عنہ فی طلبہ من ابی موسیٰ الاشعری ان بحضور معہ سر جلا
 یشہد انہ سمع من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث السلام آخریناً
 ابوالحسن علی بن محمد بن عبد اللہ بن بشیر ان المعدل انا اسمعیل بن محمد
 الصفارنا احمد بن منصور المہادی نا عبد الرزاق نا صحر عن سعید
 البحریری عن ابی نصرۃ عن ابی سعید الخدری قال سلم عبد اللہ بن قیس
 علی عمر بن الخطاب ثلاث مرات فلم یؤذن له فوجع فارسل عمر فی اثره
 فقال الم رجعت قال انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا سلم
 احدکم ثلاثاً فلم یجب فلیرجع فقال عمر لتأتینی علی ما تقول ببینۃ او
 لا فعلن یافعل نہ فلا وعدہ قال فجاء ابو موسیٰ منتقعاً لونه وانا فی حلقة
 جالس فقلنا ما شأنک فقال سلمت علی عمر فاخبرنا خبرہ فهل سمع احدکم
 من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا نعم کلنا قد سمعہ قال فارسلوا معہ
 سر جلا منهم حتی ا فی عمر فاخبرہ بذلك ثم یطلب عمر من ابی موسیٰ سر جلا
 یشہد معہ بهذا الحدیث لانه کان لا یری قبول خبرناوا احد المعدل

حضرت مغیرہ بن مقبہ غنی کو ایک سیوی قول صحیح مطلب

آپ فرماتے ہیں علم حدیث پہلے بہترین لوگ سیکھا کرتے
 تھے۔ لیکن اب تو بُرے لوگوں نے اس فن میں حصہ لیا اگر
 میں پہلے سے ہی یہہ جانتا تو میں حدیثیں بیان ہی نہ کرتا۔
 امام خطیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بات یہہ ہے کہ
 غالب علم کئی طرح کے ہوتے ہیں ان میں ایسے لوگ بھی ہیں
 جو حدیثیں سمجھنے کو آ بیٹھتے ہیں محدث کی صحبت بہت کم اٹھاتے
 ہیں اوستاد کے اخلاق و عادات کا اون پر کوئی بڑا اثر
 نہیں پڑتا ممکن ہے مغیرہؓ نے بعض ایسے ہی لوگوں کو دیکھ
 لیا ہو اور اون کی بے ادبی اور بُری عادتوں سے خفا ہو کر
 یہہ فرمادیا ہو سچ تو یہہ ہے کہ نئے الواقع ایسے سست لوگ

وقد اقبل ابو بكر وعمر فقال هذان سيدا كهول اهل الجنة لا تخبرهما يا علي قال
اشفق عليهما من التقصير في العمل قال ابو بكر وكن لك ثمنى عمرا لصحابة
ان بكنوا امر اية الحدیث وفي تشدد بد عمر ايضا على الصحابة في امر ايتهم حفظ
لحدیث رسول الله صلى الله عليه وسلم ونزهيب لمن لم يكن من الصحابة
ان يدخل في السنن ما ليس منها لانه اذا راى الصحابي المقبول لقول
المشهور لصحبة النبي صلى الله عليه وسلم قد تشدد عليه في روايته
كان هو اجد ان يكون للرواية اهيب لما يلقي الشيطان في النفس من تحسين
المكن بل رهب احبوا فما ابو الفرج عبد السلام من عبد الوهاب انفرش
الا صباهي ناسلجان بن احمد بن ايوب الطبراني ما ابو بريد القراطيسي
فا اسد بن موسى ما معاوية بن صالح حدثنى سبعة من منريد عن عبد الله
اليعصبی قال سمعت معاوية على المنبر يد مشق يقول ايها الناس
ايكم احاديث رسول الله صلى الله عليه وسلم الا حدیثا كان يذكر على عهد
عمران بن عمر كان يخيف الناس في الله عز وجل والى المعنى الذي ذكرناه ذهب

لیکن یہاں ہم نے حدیث کا ذکر چھیڑا کہ اون کا وہ حال چلتا رہا -
بس اب تو حدیثنا حدیثنا کہنا شروع کر دیتے اور بکثرت حدیثیں
بیان کرتے۔

شعبہ فرماتے ہیں کہ امام سفیان کی بزرگی میں تو کلام نہیں۔ لیکن
ایک بات اون میں تھی کہ ہر کسی شخص سے حدیث قبول کر لیا کرتے
تھے۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر سے امام سفیان کے اس قول کی وجہ
دریافت کی جاتی ہے کہ وہ کیوں کہتے ہیں کہ مجھے اپنے نفس پر
سوائے حدیث کی روایت کے اور کوئی خوف ہی نہیں ہے تو جواب
دیتے ہیں کہ اونہوں سے ضعیف راویوں سے حدیثیں لیکر بیان
کی تھیں۔ اب ڈرتے اور خوف کھاتے تھے۔

وَلَدَا كُرَاحَ الْحَدِيثِ فَانْكَطَنَ لَا تَفْعَلُوا يَدُ سَلْ خَيْرُنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنِ بْنِ يُونُسَ
 الْعَتَابِيِّ ذَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ لَشَأْنِي مَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ لَشَأْنِي
 مَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَّا نَصَارِي مَا كَهْمَسُ بْنُ أَحْمَسُ وَأَخْبَرَنَا الْقَاضِي
 أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ أَحْمَدَ الْكُرَشِيُّ مَا أَوَّلَ عَبَّاسٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ
 الْأَصَمَ مَا أَحْمَسُ بْنُ عَلِيٍّ بَنَ عِضَانَ مَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْوَاتِئِيلَ عَنْ كَهْمَسُ
 بْنُ أَحْمَسُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ تَزَاوَرُوا وَتَزَاوَرُوا
 الْحَدِيثَ وَلَا تَفْعَلُوا يَدُ سَلْ خَيْرُنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْفَضْلِ
 الصِّدْرِيِّ مَا أَوَّلَ الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَصَمَ مَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ
 حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ آدَمَ مَا أَوَّلَ إِسْوَاتِئِيلَ أَمْلَأُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي الْأَعْوَى
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَزَاوَرُوا كُرَاحَ الْحَدِيثِ فَانْكَطَنَ خَيْرُنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ
 بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَا عَلِيٌّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ ابْنِ شَابْرَوِيَهَ مَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَابِرٍ
 عَنْ يَحْيَى الْقَوَّحِ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي أَحْمَسُ أَنَا أَبُو نُرَّةَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ
 الْحِمْيَرِيِّ بِمَكَّةَ مَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْكَلْبِيُّ مَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمِيدٍ مَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

قول ہے کہ تمام بھلائیوں گھنٹی جا رہی ہیں اور یہ حدیث کی
 روایت بڑھتی جا رہی ہے میرا گمان ہے کہ اگر یہ بھی بھلائی
 ہوتی تو یہ بھی گھنٹی۔ بعض لوگوں نے اس مضمون کو اپنے شعروں
 میں بھی ادا کیا ہے وہ کہتے ہیں میں دیکھتا ہوں کہ دنیا میں ہر بھلائی
 کم ہوتی جاتی ہے اور گھٹ رہی ہے لیکن حدیث بڑھتی جا رہی
 ہے اگر یہ بھی بھلائی ہوتی تو اس کا حال بھی اور بھلائیوں کی طرح
 ہوتا لیکن حدیث کی راہ کا شیطان بڑا سرکش ہے۔ ابن معین
 لوگوں پر جرح تو کرتے ہیں لیکن آخر خدا کے حضور میں ان سے
 سوال ہوگا اگر سچ نکلی جب بھی حکم میں غیبت کے ہے اور اگر
 جھوٹ ہے پھر تو حساب بڑا سخت ہے۔

علامہ مصنف حافظ ابو بکر خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
 فرماتے ہیں شاعر کا یہ قول بالکل لغو ہے کہ علمائے کرام کا رویان

وکیف یکن ذلک، وهو یقبل رزایۃ عبد الرحمن بن عوف عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اخذ الخزیۃ من الجحی من یعل بہ ولو بریۃ غیر عبد الرحمن وکذلک حدیث الصحابۃ بن سفیان الکلابی فی تومریت امرأة الشیر الضبابی من دیتۃ نزوجها ولا فعل عمر ایضاً ذلک لانہ کان یتیمہا باموسی فی رزایتہ لکن فعلہ علی الوجه الذی یتناہ من الاحتیاط لحفظ السنن والترہیب فی الامۃ واللہ اعلم قد روی عن جماعة من الصحابة والتابعین انکض علی نشر الحدیث حفظہ والمناکرۃ ونحن نورد من ذلک ما تیسر نشرہ اللہ

ذکر بعض الروایات عن الصحابة و

التابعین فی الحث علی حفظ الحدیث ونشرہ والمناکرۃ بہ

اخبرنا ابو الحسن علی بن احمد بن ابراہیم البزاز بالبصرة نا ابو علی الحسن بن محمد بن عثمان الفسیوی نا یعقوب بن سفیان نا عبد الرحمن بن حماد الشعمی نا کہس بن عبد اللہ بن بريدة قال قال علی بن ابی طالب تذاودا

تقریباً ہر علمی مجلس میں پائے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل و کرم سے حدیث کے ادب کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضرت لیث بن سعد ایسے ہی لوگوں کو اور ان کی ایسی ہی حرکتوں کو دیکھ کر فرماتے ہیں کہ تم تھوڑے سے ادب و عمل کے زیادہ محتاج ہو اور بڑے سارے علم کے کم محتاج ہو۔

حضرت عبید اللہ بن عمر نے ایسے ہی لوگوں کی بھیڑ بھاڑ دیکھ کر فرمایا تھا کہ تم نے علم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے، علم کی رونق گھٹا دی اگر ہمیں تمہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پالیتے تو سخت سزا کرتے۔

سفیان فرمایا کرتے تھے کہ اگر عیلم حدیث بھی بھلائی میں سے ہوتا تو اور بھلائیوں کی طرح یہ بھی کم ہو جاتا۔ آپ کا

قال تعدوا فان الحد يدكر بعضه بعضا اخبرنا محمد بن الحسين بن الحسين بن سليمان
 العدل قال احمد بن جعفر بن حمدان فاجعفر بن محمد القاضى الولىد بن
 عتبة قال الولىد بن مسلم قال عثمان بن ابى العاتكة ان سليمان بن حبيب حدث
 ان ابا امامة الباهلى قال لهم ان هذا المجلس من بلوغ الله اياكم ان رسول الله
 صلى الله عليه وسلم قد بلغ ما ارسل به والتم قبلنا عنا احسن ما قدمه من
 اخبرنا عبد السلام بن عبد الوهاب القرشى اننا سليمان بن احمد المطبوع
 ثنا احمد بن عبد الوهاب بن نجدة قال ابو اليمان الحكيم بن نافع فاصول بن عمر
 عن سليم بن عاص قال كنا جلوس الى فامامة الباهلى فيقول ثنا حديثا كثيرا عن
 رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا سكنت قال اعقلوا بلغوا عنا كما بلغتم
 قرأت على ابى بكر البرقاني عن على بن عمر الحافظنا اسمعني بن محمد بن الفضل
 المنبىات فابى يحيى بن حياش الفطاني فاحفص بن عمر الابل فاعبد الله بن القتيبي
 حدثني عمالي المصطفى موسى نا انس عن ابى انس بن مالك نا ابراهيم نا ابي الحسن نا
 فالا سنا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم تعلمها وقال اس كما اردت تعلم

ہیں اس لئے اب یہاں اس سے زیادہ کتنا ضروری نہیں جانتے۔ اب
 پھر ہم اصل بحث کو پوری کرنا چاہتے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ سفیان کے پہلے
 قول کا مطلب غریب اور منکر حدیثیں ہیں نہ کہ معروف اور مشہور حدیثیں
 اس لئے کہ شاذ روایتیں اور منکر حدیثیں بھی کثرت میں اور حضرت
 سفیان ان کے بیان کرنے میں خیر و برکت نہیں جانتے تھے اور ثقہ
 لوگوں کی روایت اس کے خلاف پاتے تھے اور بزرگان سلف اور
 فقہاء امت کا عمل بھی اس کے خلاف پاتے تھے اس لئے ان کے
 بیان سے روکتے تھے۔ سو یہ قول اور بزرگوں سے بھی مروی ہے
 کہ انہوں نے بھی اس میں مشغول ہونا اور اپنا وقت اس میں
 کھونا مکروہ بتایا ہے۔

ابو اسیم فرماتے ہیں اسلاف غریب کلام اور غریب حدیثوں کو
 مکروہ جانتے تھے۔

بن سعد ناجع عن بن ابی المغيرة عن سعيد بن جابر عن ابن عباس قال
 تلاكم اهل الحديث لا يغفلت منكم فانه ليس بمنزلة القرآن مجموع محفوظ
 وانكم ان تلاكم اهل الحديث تغفلت منكم ولا يقولن احدكم حدثت
 امس لا احد ثا اليوم بل حدثت امس حدث اليوم وحدث غدا
 واللفظ محدث النجيد اخبرنا ابو طالب محمد بن الحسين بن احمد بن
 عبد الله بن بكيرنا عبد الله بن ابراهيم بن ماسي انا احمد بن عبد وس انا
 ابو معمر ثنا عبد الله بن حرب عن حجاج عن عطاء قال قال ابن عباس
 اذا سمعتم منا شيئا فتنواكم لا بينكم احصينا فاحمد بن عبد الرحمن بن عبد الله
 الحاربي نا احمد بن سليمان الفقيه نا الحسن بن محبوب نا ابو النصر نا شعبة
 عن سعيد الجري عن ابی فضالة عن ابی سعيد الخدري قال نذاكم اهل
 الحديث آخرنا الحسن بن ابی مكرم نا ابو سهل احمد بن محمد بن
 عبد الله بن زياد القطان نا محمد بن علي بن سفيان نا ابيات نا عبد الله
 بن صالح نا اسماء نا بل عن كهمل عن ابی فضالة عن ابی سعيد الخدري

حدیث پر جرح کرنا غیبت ہے بلکہ در اصل یہ مسلمانوں کی
 خیر خواہی ہے اور اس جرح کے تو ظاہر کرنے میں بڑا ثواب
 ہے کیونکہ اس کو ظاہر کرنا فرض ہے اور چھپانا حرام ہے۔ شعبہ
 سفیان بن سعید سفیان بن عیینہ اور امام مالک سے پوچھا جاتا
 ہے کہ اگر کسی شخص کے حافظہ میں نقصان ہے یا اس پر حدیث
 میں کوئی تہمت ہے تو کیا اسے ظاہر کرنا چاہئے؟ سب بزرگوں
 نے بالاتفاق فرمایا کہ اسے ضرور ظاہر کر دو۔

ابو سہرے بھی سوال ہوتا ہے کہ اگر حدیث کا کوئی راوی
 غلطی کرنے والا ہو یا اس پر جھوٹ کا خیال ہو یا ہیر پھیر کر دیتا
 ہو تو اس کی یہ حالت بیان کر دینی چاہئے؟ کہا ہاں ضرور ظاہر
 کر دو۔ پوچھا گیا پھر یہ غیبت تو نہ ہوگی؟ فرمایا ہرگز نہیں۔
 ”چونکہ ہم اس بحث کو پوری پوری اپنی کتاب کفایہ میں بیان کر چکے

الروایۃ فی نا ابراہیم وود الطیالسی فاشعبہ عن رجل عن ابی العالیۃ قال
اذا حدثت عن رسولک یا علی علیہ السلام فاذہر یعنی احتفظ
من قمنی رواۃ الحدیث من الخلفاء وراۃ

ان المحدثین افضل العلماء

اخببرنا ابوالحسن علی بن القاسم بن الحسن الشاہد بالبصرۃ نا
ابو علی الحسن بن محمد بن عثمان الغسوسی نا الحسن بن عبیلہ
الایزازی نا البراہیم بن سعید الجعفری قال لما فتح المأمون مصر قام فرج
الرسول فقال الحمد لله یا امیر المؤمنین الذی کفالت امر عدوک وادان لك
العلیین والشامات ومصر وانت ابن عم رسولک علیہ السلام فقال له
یا جحک یا فرج الا انه بقیت لی خلعة وهو ان اجلس فی مجلس مستطی
یعنی فاقول من ذکرک رضی اللہ عنک فاقول حدثنا الحاکم بن حاد بن سلمۃ
بن دینار وحماد بن زید بن مرہم فلا اخبیرنا ثابت البانی عن انس بن مالک ان النبی

کوئی عمل حدیث بتریف سے افضل نہیں کسی نے کہا یہی
کہ حضرت پڑھنے والوں کی نیت ہی نہیں ہوتی تو آپ نے جواب
دیا کہ پڑھنا ہی نیت ہے۔ بلکہ آپ تمام اعمال سے افضل
نیک نیتی کے ساتھ علم حدیث حاصل کرنا بتلاتے ہیں۔ خود حدیثیں
بیان کرتے پھر خوش ہو کر فرماتے۔ نہریں بہنے لگیں۔ چشمے
جاری ہو گئے۔ کبھی کبھی حدیث بیان کر کے فرماتے۔ لوگو! تمہارے
لئے ایک ایک حدیث عقلمندان اور صورت کی پادشاہت زیادہ بہتر ہے۔
حضرت امام مالک اور حضرت عبداللہ بن ادریس کے ایک
ایسے ہی قول کا صحیح مطلب

عبداللہ بن ادریس فرماتے ہیں ہم تو کہا کرتے تھے کہ روایت

من بکتب علمہ اخبونا ابو بکر احمد بن المحسن الحرثی و ابو سعید
 محمد بن موسیٰ المصیری قالانا ابو العباس محمد بن یعقوب الاصبہانی
 بن محمد الدیرک نا احماني ما ارا عمن عن ابراهيم عن علقمة قال بذکرہ
 الحديث فان حیونہ ذکرہ اخبونا علی بن احمد بن عماري انا محمد بن
 عیسیٰ بن عیسیٰ نا معاذ بن المثنی نا مسدد نا ابو عوانة عن المغيرة
 عن ابراهيم عن علقمة قال اطلبوا ذکر الحديث حتى لا یبدس اخبونا محمد
 بن علی الحرثی نا عمر بن ابراهيم المرقی فا عبد الله بن محمد بن محمد بن
 حمید العزبزی ابو خنیمة نا محمد بن فضیل نا یزید بن ابی شریک عن
 عبد الرحمن بن ابی کبیل حیاة الحديث مذکرته فتذکرہ اخبونا
 المحسن بن ابی بکر نا عثمان بن احمد نا قاق نا الحسن بن سلام نا عاصم
 یعنی ابن علی نا المسعودی عن حبیب بن ابی ثابت عن طلق بن حبیب قالوا
 تذکرہ الحديث فان الحديث یصح اخبونا علی بن ابی علی البصوی
 نا علی بن عمر الجری فی فا عبد الله بن سلیمان بن اوشعث العباسی نا الفرج

ابو یوسف فرماتے ہیں غریب حدیثیں کثرت سے بیان نہ کرو
 جنہیں سمجھدار علماء نے چھوڑ رکھا ہے ورنہ آخر میں کذاب
 کہلاؤ گے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بڑے انوس سے فرمایا کرتے
 تھے کہ ان بے سمجھ لوگوں کو دیکھو کہ حدیث کو چھوڑ دی اور غریب
 روایتوں کے پیچھے پڑ گئے۔ امام سفیان کے قول کو صحیح حدیثوں
 اور محروف سنتوں پر حمل کرنا صراحتاً انصاف کا خون کرنا ہے
 بھلا اتنے بڑے امام حدیث کی نسبت یہ گمان بھی کوئی جہل آدمی
 کر سکتا ہے؟ پھر بالخصوص اس وقت جبکہ امام سفیان حدیث کو
 مسلمان کا ہتھیار بتلاتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ آدمی کو چاہئے
 اپنی اولاد کو مارپیٹ کر بھی حدیث پڑھائے ورنہ خدا کے ہاں
 اس سے باز پرس ہوگی۔ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کو طلب کریں گا

لا یصوت ابداً ونحن نموت و لهذا والعلماء ما قون ما بقی المذہب اخباراً ابو بکر
بن محمد بن غالب الفقیہ نا ابی بکر محمد بن عمر بن علی بن عمرو بن ابی الاسفرائینی
بہا املاء قال سمعت خیشم بن سلیمان القرشی باطرا یس یقول سمعت
ابن ابی الحناجر یقول کنا فی مجلس یزید بن ہرثم بعد ادوائنا من قد اجتمعوا
فیہ فمر المتوکل مع جیشہ فظن انی مجلس یشید بن ہرثم فلما نظر الیہ قال ہذا املاک
لکذا ارید فی هذا الخبر خشیة و فیہ و ہم فاحسن خطاء ظاہر ذلک ان یزید
بن ہرثم مات فی سنة ست و ثمانین و ولد المتوکل سنة سبع و مائتین
ولعل المار فی جیشہ کان المأمون بالله اعلم اخبارنا محمد بن احمد
بن موسی الشیرازی الراعی انا احمد بن محمد بن عمر بن الحسن بن العباس
الکوکبی ما ابوالعباس الکندی فاعمر بن حبیب العدوی القاضی قال قال
امیر المؤمنین ما طلیت منی نفسی شیئاً الا وقد نالته ما خلا هذا
الحدیث فانی کنت احب ان اقع على کرسی و یقال من حدثک فاقول
حدثنی فلان فقلت یا امیر المؤمنین فلو لا تحدث قال لا یصلح الملاء

گرتے ہیں جیسے طائر والی اور خود والی اور مجسمہ کے غسل والی
اور علم کے اٹھ جانے کی خبر والی اور درجات والوں کے بیان
والی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنے کی مذمت
والی اور بے ولی نکاح نہ ہونے کے مسئلہ والی اور ایسی ہی
اور حدیثیں جن کی سندیں جمع کرنے کے پیچھے لوگ پڑ جاتے
ہیں حالانکہ ان سندوں میں صحیح سندیں بہت ہی کم ہوتی
ہیں اور یہ کام اکثر نوجو عمر مبتدی کیا کرتے ہیں وہ لوگ
صرف ان سندوں کو حفظ کرنا اور ان روایتوں کو آپس میں
بیٹھ کر بیان کرنا ہی جانتے ہیں۔ بلکہ ان میں بعض تو ایسے ہوتے
ہیں جنہیں اور کوئی صحیح حدیث یاد ہی نہیں ہوتی انہیں تو
غریب حدیثوں کے مختلف طریق اور عجیب عجیب اسنادیں ہی
یاد ہوتی ہیں جن میں کی اکثر تو موضوع اور مصنوع ہوتی ہیں جن کے

صلی اللہ علیہ وسلم قال من عال ابنتین او ثلاثا او اختین او ثلاثا حق تمنت
او بیوت عنہن کان صغی کہاتین فی الجنة وانشاء بالمسحاة والوسطی فی هذا
الخبز غلط فاحش ویشبه ان یکن المامون مراه عن رجل عن الحدادین ذلک
ان مولد المامون فی سنة سبعین ومائة ومات حماد بن سلمة فی سنة سبع
وستین ومائة قبل مولد بثلاث سنین واما حماد بن زید فمات فی سنة
تسع وسبعین ومائة **حدیثی** محمد بن یوسف النیسابوری انا ابو عبد
الحسین بن محمد بن احمد الرقی فا احمد بن عبد الله بن احمد الصقار نا احمد
بن علی القاضی نا محمد بن ابراهیم نا محمد بن عبد الله المقرئ نا یحیی بن اکثر
قال قال لی الرشد ما انبل المراتب قلت ما انت فیہ یا امیر المؤمنین قال
لکفی اعرافه رجل فی حلقة یقول حدثنا فلان عن فلان قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم قال قلت یا امیر المؤمنین هذا خیر منک وانت
ابن عمر رسول الله صلی الله علیه وسلم وولی عهد المسلمین قال نعم
ویاک هذا خیر منی لان اسمہ معتز بن باسم رسول الله صلی الله علیه وسلم

حدیث کی زیادتی کی وجہ بھی ایک قسم کا جنون ہے۔

طنائی کہتے ہیں یہ قول بالکل سچ ہے۔

امام مالکؒ کا بھی قول ہے کہ روایت حدیث کی زیادتی کرنے
والے اکثر مراد نہیں پاتے۔

عبدالرزاقؒ سے بھی زیادتی روایت کے بارے میں اسی طرح کا
ایک قول منقول ہے۔ وہ کہتے تھے کہ ہم تو جانتے تھے یہ بہت اچھی
چیز ہے لیکن وہ تو بڑی چیز ثابت ہوئی۔

ان دونوں بزرگوں کے کلام کا مطلب بھی وہی ہے جو حضرت
سفیان رحمۃ اللہ علیہ کے قول کا مطلب تھا یعنی یہ مذمت شان
روایتوں کی ہے۔

امام مالکؒ اور ابن ادریسؒ غریب حدیثوں کی بہ کثرت سندیں
طلب کرنے اور منکر حدیثوں کی سندیں جمع کرنے کی برائی بیان

حلاوة انبأ المجلس لا صحاب الخلفاء والمجا بریعی اصحاب الحدیث
 اخبارنا ابرالقاسم الانهری انا عبيد الله بن عثمان بن يحيى الدقاق
 انا علي بن الحسين الا صباه في حديثي عني حديثي ابنه ابي سعد قال
 حديثي حسين بن خالد بن قال سمعت موسى بن ادر او يقول دخل
 محمد بن سليمان بن علي المسجد الحرام فراه اصحاب الحدیث فجلس رجل
 من المحدثين ملازمين له فالتفت الي من معه فقال لان بطا هؤلاء
 عنقي كان احب الي من الخلافة

من التذلل بالتحش ومجالسة اصحاب الحديث

اخبرنا الحسن بن ابي بكرنا اسمعيل بن علي الخطيبي فاحمد بن عيسى
 الواسطي فاحمد بن الصباح الجرجاني فاسفبان بن عيينة قال قال مطرف
 رواتم احب الي من مجالسة اهلي اخبرنا محمد بن الحسن بن احمد الاهلي
 قال سمعت محمد بن احمد بن اسحاق الدقاق باراه هو ان قال سمعت يوسف
 كى وجهه اور لوگ ان پر غالب آگئے۔

سليمان بن مهران عيش کے ایسے اقوال کا

صحيح مطلب

عیش رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں میرے نزدیک ایک روٹی کا ٹکڑا
 خیرات کر دینا شتر حدیثیں بیان کرنے سے افضل ہے۔ ایک مرتبہ آپ
 کہا گیا کہ کوئی حدیث سنائیے تو فرمایا ایک ٹہری یا ایک روٹی خیرات
 کر دینا میرے نزدیک تمہیں دس حدیثیں سنائے سے افضل ہے
 آپ کا یہ بھی قول ہے کہ دنیا میں اس قوم سے بری کوئی قوم
 نہیں۔
 ابو بکر بن عیاش کہتے ہیں پہلے تو میں نے اس قول کو بڑا برا جانا

والخروفة مع الحديث للناس كان المأمون اعظم خلفاء بني عباس هناية
بالحديث كثير المذاكرة به شديد الشهوة لروايته مع انه قد حدث
احاديث كثيرة لمن كان يانس به من خاصته وكان يحفظ اسلام الحديث
في مجلس عام يحضري سماعه كل احد كان يدافع نفسه بذلك حتى عزم
على فعله فحدثني محمد بن يوسف القطان انا محمد بن عبد الله بن نعيم
الضبي انا محمد بن احمد بن تميم القنطري ببغداد نا
الحسين بن فهمنا يحيى بن اكثم القاضى قال قال لى المأمون
يى ما يا يحيى اريد ان احدث فقلت ومن اولى بهذا الحديث من ابي
فقال ضعوا لى منبراً بالحلبة فصعد وحدث فاول حديث حدثناه غزير
عن ابي الجهم عن الزهرى عن ابي سلمة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه
قال امرؤ القيس صاحب لواء الشعراء الى الناس ثم حدث فحى من ثلوثين
حديثاً ثم نزل فقال يا يحيى كفرايت مجلسنا فقلت ا جيل مجلس
يا امير المؤمنين نفقه الخاص العام فقال لا وحياتك ما رايت لكر

کوئی نفع نہیں۔ یہ لوگ اپنی عمر کا ایک حصہ اسی میں کھپا دیتے
ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے زمانے کے اکثر طالب علم نہ تو
حدیثوں کو سمجھ سکتے ہیں نہ اون میں جو احکام ہیں اونہیں جان سکتے
ہیں۔ غرض استنباط اور اجتہاد سے محروم رہ جاتے ہیں۔
بلکہ ہمارے زمانے کے فقیہ کہلانے والوں کا بھی یہی حال
ہے یہ لوگ بھی ان ہی کے قدم بہ قدم چلتے ہیں۔ محدثین سے
حدیث کا سننا انہیں نصیب ہی نہیں ہوتا بلکہ متکلمین کی تصنیفات
میں لگے رہتے ہیں۔ ان دونوں جماعتوں نے اپنے فائدے کی چیز
کو تو پس پشت ڈال رکھا ہے اور بے کار کی دھن میں لگ گئے ہیں
ابوزرعہ رازی کو ابو نوحہ ایک خط میں لکھتے ہیں کہ آپ کے شاگرد
علم حدیث میں ماہر رہے لیکن اب تو وہ اس کام میں لگ گئے ہیں کہ
من کذب علی والی حدیث کی کتنی سنیں ہیں اس کے پیچھے پڑ جانے

بن ابی اسامہ قال قال بعض اصحابنا سمعت یحیی بن اکثم القاضی یقول
 ولیت القضاء وقضا القضا والوزیرة وکذا وکذا لم یسرت بشئ کسور یرى بقول
 المستملی من ذکر تارضی الله عنک اخیبرنا ابو اسحق ابراهیم بن محمد
 القاضی حدثنا محمد بن احمد بن ابراهیم الحکیمی حدثنا حمدان بن علی قال
 سمعت عبد الصمد بن النعمان یقول کنایہ ما عند قیس یعنی ابن الربیع
 فلما لری الناس عند ضروب بیدہ الی بحیتہ فقال الحمد لله بعد کثا طویل
 اخیبرنا اسمعیل بن احمد الضری الجبیری انبانا نرا هر بن احمد
 السرخسی حدثنا ابو یلیب السامی حدثنا یحیی یعنی ابن غیلان حدثنا
 عبد الرزاق قال سمعت معمر یقول ما من بضاعة اشد علی صاحبها اذ ابارت
 من هذا الحدیث اخیبرنا الحسن بن ابی بکر انبانا ابی عبد الغزیز بن احمد الغافقی
 حدثنا محمد بن علی بن عبد الرحمن بن المغیرة اخیبرنا یعقوب بن کعب حدثنا یحیی
 بن الیمان قال سمعت سفیان الثوری یقول لولم یأتونی لایتهم فی بیوتهم یعنی
 اصحاح الحدیث اخیبرنا ابو نضی احمد بن الحسن القاضی بالکندینولم اخیبرنا ابو بکر احمد

کر لیا کرتے ہو آئے جانے والوں کی تمہیں کوئی پرواہ نہیں جہاں
 کسی نے تم سے کچھ پوچھا کہ گویا تمہاری ناک میں رائی کے دانے
 چڑھ گئے۔

عیسیٰ بن یونس کہتے ہیں ہم ایک مرتبہ ایک جنازے کے ساتھ
 جا رہے تھے اور ایک حدیث کا طالب علم حضرت اعشؓ کا ہاتھ
 پکڑے ہوئے لئے آ رہا تھا لوٹتے وقت او نہیں راستہ سے ہٹا کر
 دو رجا کر ایک طرف کھڑا کر دیا اور کہا ابو محمد جانتے بھی ہو اس وقت
 تم کہاں ہو؟ اس وقت تم فلاں جگہ ہو اب میں تمہیں یہاں سے
 لیکر تمہارے گھر نہیں پہنچاؤں گا جب تک کہ اتنی حدیثیں مجھے
 نہ سناؤ جتنی میری ان تختیوں میں ہیں لکھ سکوں۔ مجبوراً او نہیں کہنا
 پڑا کہ اچھا لکھو۔ جب وہ تختیاں ختم کر چکا تو اون کو حفاظت
 سے رکھ لیں اور ان کا ہاتھ تمام کر انہیں نے ملے۔ جب کو نہ میں

الجزء الثالث من كتاب شرف اصحاب الحديث تأليف
الحافظ الامام ابى بكر احمد بن على الخطيب رواية القاضى
ابى بكر محمد بن محمد بن عبد الباقي بن محمد البزار الانصاري
عنه رواية الامام ابى على ضياء بن ابى القاسم احمد بن ابى على
ضياء بن الخريق البغدادى عنه رواية الشيخ الامام
الاوحد الصدر نجيب الدين ابى الفرج عبد اللطيف
بن عبد المنعم بن على الكراخى عنه عمه الله ونفع ببركته
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلما خيرا الا و احد
النفقنا مسند نجيب الدين ابى الفرج عبد اللطيف بن عبد المنعم

اوس طرف تھوک اور کھنکار ڈالنے لگے لیکن وہ غریب چپ
چاپ بیٹھا ہی رہا کہ اگر انہیں پوری طرح یقین ہو جائیگا
تو ابھی حدیث بیان کرنا چھوڑ دیں گے۔

ایک مرتبہ حفص بن غیاث نے ایک حدیث کی سند امام
اعمشؒ سے پوچھی تو اوس کی گردن پکڑ کر دیوار پر مے ماری
اور کہا یہ سند ہے اس کی۔

جبریت کہتے ہیں ہم اعمشؒ کے پاس آتے تھے اون کا کتا ہمیں
بڑی ایذا دیتا تھا جب وہ مر گیا تو پھر ہماری بھیڑ لگنے لگی تو
روک کر زمانے لگے بھلائی کا حکم دینے والا اور بُرائی سے
روکنے والا مر گیا۔

امام اعمشؒ کے ایسے واقعات بہ کثرت ہیں لیکن وہ
بہرہ جو اس سے رُخنی کے حدیث میں ثقہ تھے۔ روایت میں

بن محمد بن اسماعیل السنی الحافظ أخبرنا محمد بن حمدان بن سفیان أخبرنا محمد بن
عبد النور الخزاز أخبرنا المحسن بن الربیع البوابی قال قال سفیان الثوری أخبرنا
ونفسی الشہق الخفیة فانها لقی قوی لکولاً تاؤنی ولوم تاؤنی لا تیتکم ولو
احدکم محدث الجدل ان حدثننا اب طالب یحیی بن علی بن الطیب العجلی
بحوان اخبرنا ابو بکر محمد بن ابراهیم المقرئ اخبرنا عمر بن عثمان المغنی
بالطاکیه قال سمعت ابراهیم بن سعید الجوهری یقول فی حدیث رسول
صلی اللہ علیہ الشہق الخفیة قال من الشہق الخفیة ان اول لکولاً تحیی فی وانا اشتہق
ان تجیثونی آخر الجن والثانی من اصل المصنف یتلوه
فارس أة الصالحون فی المنام والمحمد لله وصلواته
وسلامه علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ
وسلم تسلیماً کثیراً دائماً

داخل ہو گئے تو اوس طالب علم نے اپنی تختیاں اپنی جان بچان
والے ایک آدمی کو دیدیں۔ جب امام اعظمؒ کا گھر آیا۔ تو
ادھوں نے اسے پکڑ لیا اور لوگوں سے کہا اس ملازم سے
تختیاں چھین لو اوس نے کہا ابو محمد وہ تختیاں تو ادرجگہ
پہنچ گئیں۔ جب ادھیں بالکل ناامید ہو چکی تو کہنے لگے میں
اس وقت جتنی حدیثیں تم سے بیان کی ہیں سب جھوٹ ہیں اوس
نوجوان نے کہا میں خوب جانتا ہوں کہ یہ تو محض آپ کی دھمکی
ہے۔ آپ جیسا خدا ترس آدمی جھوٹ نہیں بول سکتا۔
اور واقعہ سنئے۔ اعظمؒ کسی کو اپنے پاس بیٹھنے ہی نہ دیتے
تھے اگر کوئی بیٹھ جائے تو بات چیت موقوف کر دیتے تھے۔
لیکن ایک صاحب تھے جو اعظمؒ کو تنگ کیا کرتے تھے۔
ایک مرتبہ چکے سے آکر اوس کے پہلو میں بیٹھ گئے امام
اعظمؒ بھی سمجھ گئے کہ آج پہلو میں کوئی بیٹھا ہے تو بار بار

یراھا المسلم او ثری له اخیر ما ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الحافظ ثنا عبد اللہ بن جعفر بن احمد بن فارس ثنا یونس بن حذیب ثنا ابو داؤد ثنا حرب بن شداد ثنا یحییٰ بن ابی کثیر ثنا ابو سلمۃ بن عبد الرحمن قال نبئت ان عبادۃ بن الصامت سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قول اللہ عز وجل اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوا وَكَانُوا یَتَّقُونَ هَلْ لَهُمْ اَلْبُشْرٰی فِی الْحَبِیۡۃِ اَلَّذِیۡنَا وِی الْاٰخِرَةِ قَالَ هٰی اَمْرٌ وَّیَا الصّٰلِحَۃَ یٰرَاھَا الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ اَوْ ثَرَاھَا اَخْبِرْنَا اَوْ الْحَسَنِ عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَعْدَلِ ثَنَا الْحَسَنِ بْنِ صَفْوَانَ الْبَرْذَعِیِّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ ابِی الدُّنْیَا قَالَ حَدَّثَنِیْ اِسْمَاعِیلُ الْبَزْزِیُّ حَدَّثَنِیْ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْمُرُوزِیُّ اَنْ رَّجُلًا رَاٰ یَزِیدَ بْنَ هَارُونَ بَعْدَ مَوْتِہِ فِی النَّوْمِ فَقَالَ لَہٗ مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ قَالَ اَبَا حَتّٰی الْجَنَّةُ قَالَ بِالْقُرْآنِ قَالَ لَا قَالَ فَمَاذَا قَالَ بِالْحَدِیثِ اَخْبِرْنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ بْنِ عَلِیِّ الْمَقْرِیُّ الدِّیْنَوِیُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْکِیُّ بِبَغْدَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْکَیْرَیَّ الْکُزَیَّیَّ حَدَّثَنِیْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَاثِمِ الصَّنَعَانِیُّ قَالَ سَمِعْتُ جَرِیرَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْمَقْرِیَّ الْبَصْرِیَّ یَقُولُ

طلب نہیں کرتا تو جی چاہتا ہے کہ اسے سمجھ سزا کروں اور جو تیاں لگاؤں۔ فرماتے ہیں کہ اگر میں بقیال ہوتا تو خیر تم مجھے سے پرے رہتے۔ یاد رکھو اگر یہ حدیثیں نہ ہوتیں تو ہم ہیں اور بقیال میں کوئی فرق نہ تھا۔ خود آپ تمام عمر اپنے مرتے دم تک علم حدیث کی طلب میں رہے۔

جب غصہ میں ہوتے تب تو فرما دیتے کہ اے اہل حدیث! میں تم سے نہ تو حدیث بیان کروں گا نہ تمہاری عزت افزائی کروں گا نہ تم اس کے لائق ہونے تم پر اس کا کچھ اثر ہوتا میں دیکھتا ہوں لیکن جب وہ چٹ جاتے اور اون کا غصہ بھی جاتا رہتا تو فرماتے ہاں لو حدیثیں سناؤ ہوں عزت و اکرام کرتا ہوں تم تو ہو ہی تھوڑے۔ خدا کی قسم تم تو ان عوام الناس

بن علی بن نصر الحمرانی قراءۃً علیہ ونحن نسمع غیر مرۃ قال اخبرنا
 الشیخ الامام ابو علی ضیاء بن ابی القاسم بن الخریف البغدادی قراءۃً
 علیہ وانا اسمع فی شہر رجب من سنۃ تسع وتسعین وخمس مایۃ
 قال اخبرنا القاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی بن محمد البزاز الانصاری
 قراءۃً علیہ وانا اسمع قال انبأ الشیخ ابو بکر محمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی
 الحافظ اذننا قال

ذکر آراء الصالحون فی المنام

ارواح اب الحدیث من الحباء ولاکم

اخبرنا الحسن بن ابی بکر بن احمد بن کامل القاضی ثنا احمد بن الحارث
 بن مسعود ثنا العبدی ثنا مہدی بن مہیون ثنا عثمان بن عبید المرادی
 قال سمعت ابا الطفیل یحدث عن حذیفۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 قال ذهبت النبوة فلا نبوة بعدی وبقینا بمبشرات رؤیا المسلم الحسنۃ

عادل تھے۔ سنی ہوئی حدیثوں کے ضبط کر لینے والے تھے۔
 حافظہ کے بڑے زبردست تھے۔ یہی وجہ تھی کہ لوگ سفر
 کر کر کے دور دراز سے ان کے پاس آتے تھے اور حدیث
 کے سننے کے لئے ایک بھیڑ بھاڑ لگ جاتی تھی۔ کبھی وہ حدیث
 بیان کرنے سے انکار کر دیتے تھے۔ اب ادھر سے اصرار
 ہوتا تھا تو آپ بے حد بگڑتے تھے اور پھر ان کی مذمت
 اور برائی کرتے تھے لیکن جب غصہ چلا جاتا۔ جوش ٹھنڈا
 پڑ جاتا تو غضب کو صلح سے اور مذمت کو مدح سے بدل
 ڈالا کرتے تھے۔

آپ کا قول ہے کہ جب میں کسی شیخ کو دیکھتا ہوں کہ وہ
 حدیث نہیں کہتا تو مجھے سخت غصہ آتا ہے اور حیرت ہوتی
 ہے۔ اسی طرح جب میں کسی طالب علم کو کہتا ہوں کہ وہ حدیث

برحلتی آنبا ابوسعید الملبنی حدثنا عبد اللہ بن عدی حدثنا احمد بن
حفص حدثنا احمد بن سعید الدارمی قال سمعت العلاء یقول اخبرنی رجل
قال مرایت عبد اللہ بن المبارک فی المنام فقلت ما فعل بک ربک قال غفر لی
برحلتی فی الحدیث اخبرنا محمد بن احمد بن رزق البزاز انبا ناعثمان بن احمد
الدقاق واخبرنا محمد بن الحسن القطان حدثنا اسمعیل بن محمد الصغیر
حدثنا جعفر بن محمد الصائغ حدثنا ابی معاویہ الغلابی حدثنا ابی بکر
المکرووی عن صاحب لهم کان یطلب الحدیث قال مات فزأه فی النوم فقال
ما صنعت قال غفر لی قال بای تسئ قال بطلی الحدیث اخبرنی احمد بن
محمد بن غالب الخوارزمی انبا ناعثمان بن العباس الخزاز حدثنا عبید اللہ
بن عبد الرحمن السکری حدثنی محمد بن حجة قال سمعت محمد بن الجلیل
صاحبنا وکان من خیار الناس قال رأیت سلیمان انشا ذکر فی بعد ما توفی
فی هیئة حسنة فقلت له یا ایا یوب ما فعل الله بک قال غفر لی قلت بحر
قال بالحدیث کتب الی ابو محمد عبد الرحمن بن عثمان الدمشقی یدکر
ہیں۔ اگر یہ چاہیں تو بغیر مجھ سے سنے بھی باہر جا کر کہہ سکتے
تھے کہ ہم سے ابو بکر بن عیاش نے یہ حدیث بیان کی۔ لیکن یہ
اون کی کمال دیانت داری ہے کہ بے سنے ہرگز روایت
نہیں کرتے۔

محمد بن ہشام عیشی کہتے ہیں جب ہم آپ کے پاس آتے
اور آپ کی طبیعت خوش ہوتی تو ہمیں دیکھتے ہی خوش ہو کر
فرماتے رُوئے زمین پر تم سے بہتر کوئی شخص نہیں، تمہاری
وجہ سے سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہے اور اگر ہم
اون کی ناراضگی کے وقت آتے تو ہمیں برا بھلا کہنے لگ جاتے
اور کہتے ان سے بُرا دنیا میں کوئی نہیں۔ ماں باپ کے نام زمان
اور جماعت کی نماز کے تارک یہہ لوگ ہیں۔ اور باوجود اس
کے یہہ بھی حدیث بیان کرنے میں ذرا تامل کیا کرتے تھے۔

یطلب معنی الحدیث فأتیته فی منامی علیہ ثیاب خضر جدی جمل
 فیہا فقلت له الست كنت تطلب معنی الحدیث فما هذا الذي ارى قال
 كنت اكتب معكم الحدیث فلا یهری حدیث فیہ ذکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 الا کتبت فی اسفله صلی اللہ علیہ وسلم فکا فانی رآنی بهذا الذي نری علی
 قال الشیخ ابو بکر الحافظ رحمه الله قد در عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
 ما یردق الخبر فی حدیث حد ثنا علی بن غسان البصری بها اولاً
 ثنا ابو العباس محمد بن احمد بن ابی غسان الدقاق ثنا عبد الله بن محمد
 البجری ثنا محمد بن یزید بن حبیش ثنا عبد الرحمن بن محمد الثقفی عن
 عبد الرحمن بن هرث عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
 من كتب فی کتابه صلی اللہ علیہ وسلم لم یزل انزل انکة نستغفر بعض له وادام
 فی کتابه حدثنی ابو صالح احمد بن عبد الملك المؤذن قال سمعت ابا عبد الله
 الحسين بن محمد بن احمد الحلبي بد مشق یقول سمعت ابا صالح عبد الله
 بن صالح الصدوق یقول رآی بعض اصحاب الجنید فی المنام فقیلاً ففعل
 الله بک قال غفر لی فقیلاً بأشئ شئ فقال بصلواتی فی کتبی علی رسول
 الله صلی اللہ علیہ وسلم

ایک اور عجیب و غریب واقعہ سنئے

جنتہ جنتہ جنتہ

احمد بن بدیل کے پاس ایک مرتبہ اہل حدیث کا مجمع
 جمع ہوتا ہے اور اون کی حدیث کے بیان کی سختی اور
 کمی کا شکوہ ہوتا ہے تو وہ کہتے ہیں تم نے کچھ دیکھا ہی
 نہیں۔ کاش کہ تم ابو بکر بن عیاش کو دیکھتے۔ اوہوں نے
 کہا حضرت اون کا کیا حال تھا؟ کہا سنو! ایک مرتبہ
 میں اور ابو کریب اور یحییٰ بن آدم اور ایک باشمی شخص
 اون کے پاس گئے اور اون سے کہا کہ آپ ہمیں صرف

ان ابا الحسن احمد بن جعفر الصید لانی بغدادی اخبارہو بد مشق قال
 حدثنا الحسن بن عیسیٰ بن عبد اللہ الاثراری قال حدثنی حبیش بن مبشر قال رأیت
 یحییٰ بن معین فی النوم فقلت ما فعل اللہ بک قال مہلک بن ابراہیم بن ابراہیم
 یعنی ما بین بانی الجنتۃ ثم ضرب بیدہ الی کلمہ فأنخرجہ من جانی یعنی وقال اما
 فلما بہذا یعنی کتابۃ الحدیث قرأت علی ابی بکر البرقانی عن ابراہیم بن محمد
 بن اسحاق الثقفی قال سمعت محمد بن احمد بن بخت معاویۃ بن عمر وقال
 حدثنی معاویۃ بن عمر قال سمعت ابا اسحق بن مستنیر ابی ہمام قال رأیت
 ابا ہمام فی النوم وعلی رأسہ فنادی معلقۃ قلت با ابا ہمام ما ہذا
 القنادیل قال ہذا اعطیت بحدیث الشفاعة و ہذا بحدیث الخوض
 قال فجعل یقول من ہذا الاشیاء اخبرنا علی بن الحسن بن دوما
 النعمانی ثنا الحسن بن احمد بن یحییٰ المقرئ اصلہ حدثنا احمد بن محمد بن شاہین
 حدثنی محمد بن یونس حدثنا علی بن آدم الحضارط مولیٰ عمر بن الخطاب
 ثنائین بن عیینۃ ثنا خلط صاحب الخلفان قال کان لی صدیق

احمد بن ابو الحراری ان کے پاس کوفے میں آکر
 کہتے ہیں۔ میں پر دیسی آدمی ہوں ایک آدمہ حدیث مجھے
 بھی سنا دیجئے تو کہنے لگے شہری لوگ اس کے زیادہ مستحق
 ہیں۔ میں نے کہا حضرت میں شام کا رہنے والا ہوں
 کہا پھر تو تم سے یہہ اور زیادہ دور ہے۔

فرمایا کرتے تھے اگر میں یہہ جان لوں کہ علیم حدیث
 کو کوئی محض و نیداری کے طور پر پڑھتا ہے تو تو میں اس
 کے گھر جا کر پڑھا آ یا کروں۔ میں کبھی کبھی تم پر غصہ ہو جایا
 کرتا ہوں اسے میں خود محسوس کرتا ہوں اور خود مجھے یہہ
 بُرا معلوم ہوتا ہے۔ میں دل سے جانتا ہوں کہ تم اس
 پاک اور شریف علم کے اہل ہو اگر تم بھی اسے چھوڑ دو تو پھر
 یہہ علم ہی جاتا آتا ہو جائے۔

ان سعيه في طلب الحديث افضل من صلاة اخبرني الحسين بن علي الطنابجري ثنا
 محمد بن احمد الواعظ واخبرنا عبيد الله بن احمد الصيرفي ثنا احمد بن محمد بن قلا
 ثنا عبد الغفور بن سلامة زاد عمر الحمصي ثنا نقفا قال ابو ثوبان مراد بن جميل
 سألت عمر بن اسمعيل رجلا من اصحاب الحديث المعاف بن محمد بن فقال له يا ابا
 محمد اني شئيت احب اليك ا صلى لواء كتب الحديث فقال كتب الحديث واحد
 احب الي من صلاة ليلة انا انا ابو سعد الماييني ثنا عبد الله بن عدي الحافظ ثنا
 ابو الحصيد محمد بن المستنير المصيصي قال سمعت عمه يقول ان الماركة يقول لو علمت
 ان الصلاة افضل من الحديث ما حدثتكم اخبرنا القاضى ابو بكر الحيرى و
 ابو سعيد الصيرفي قالا ثنا ابو العياش محمد بن يعقوب الاصبهاني قال سمعت
 الربيع بن سليمان يقول سمعت التميمي يقول طلب العلم افضل من صلاة
 التافله وقد روى عن شعبة بن الحجاج نحو من قول معاوية اخبرنا ابو الحسن
 محمد بن احمد بن نزيق البزاز ثنا عثمان بن احمد الدقاق ثنا الحسن بن مكرم ثنا
 ابو الوليد واخبرنا احمد بن محمد بن غائب العنفة قال قرئ على اسماعيل
 النعماني انا سمع حدثك ابو خليفة قال سمعت ابا الوليد يقول سمعت
 شعيبه يقول ان هذا الحديث يصل كذا عن ذكر الله وعن الصلاة فقلنا

کہ میں نے شعبہ کو شکا لڑھکاتے ہوئے دیکھا ہے۔

دیکھا آپ نے ابو بکر بن عیاش کو کوئی حدیث بیان کرنی
 منظور نہ تھی اور اصحاب حدیث دق کر رہے تھے تو ایک
 ایسی بات بیان کر دی جس میں نہ تو کوئی بھلائی ہے نہ سننے
 والوں کو نفع بخش ہے ۔

امام ابو بکر بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ کا کھلے نقطوں میں

المحدث کے فضائل بیان کرنا

حمزہ بن سعید مروزی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں امام ابو بکر بن عیاش

ذکر اخبار رتبہ اشکات علی سامعہا وبیان الاشکال الواقع فی وجوہہا ومعاینہا

اخبرنا محمد بن الحسن بن الفضل لفظان أنبأ علي بن أحمد أن أحمد بن علي
الابارثنا أبو عمار بن الحسين بن حريش قال سمعت الفضل بن موسى يروي
عن الفضيل قال قال المغيرة ما طلب أحد هذا الحديث إلا قلت صلواته
أنبأنا أحمد بن محمد بن غائب الخوارزمي قال قرئ علي أبي إسحاق المزني وأنا
أسمع من أحمد بن محمد بن الحسن ما طلب أحد هذا الحديث إلا قلت صلواته أحسن
محمد بن علي الجعفي قال قرئ علي أبي إسحاق المزني وأنا أسمع من أحمد بن محمد بن الحسن
أحمد بن محمد بن يوسف بن عيسى المزي نسا الفصل بن موسى بن كس عن الفضيل
السبباني قال قال المغيرة وذكر صلواته غير أنه لو يذكر في الأسناد فضيلاً
فإن الشيخ المحافظ أبو بكر رحمه الله يخرج هذا الحديث من معتبرة على حال نفسه
وبعله كان يكثر صلواته النوازل فادرسني في طلب الحديث إلى المواضع البعيدة
كان ذلك تطاعاً له عن بعض فوافقه فقال هذا القول لو أنتم مغيرة لفظ لعلم

وس حدیثیں سنا دیجئے تو کہنے لگے میں تو دو بھی نہ سناؤں
کہا اچھا ہر بانی فرما کر دو ہی سنا دیجئے۔ کہنے لگے میں
تو آدھی بھی نہ سناؤں۔ کہا اچھا آدھی ہی سناؤ تو کہنے
لگے اچھا بتاؤ اسناد سناؤں یا متن؟ تو شیخ یحییٰ بن آدمؒ
نے کہا حضرت ہمارے نزدیک اسناد تو آپ خود ہیں۔ آپ
الفاظ حدیث ہی بیان کر دیجئے۔ اب انہوں نے بلا سند ایک
حدیث سنا دی۔

ایک مرتبہ اور ان سے کہا جاتا ہے کہ حضرت
حدیثیں سنائیے تو صاف انکار کر جاتے ہیں۔ لوگ کہتے
ہیں اچھا ایک ہی سہی تو فرماتے ہیں اچھا سنو! مغیرہ کہتے ہیں

الصیرفی و حمزة بن محمد بن طاہر لدقاق قالہ ثنا احمد بن ابراہیم
 بن الحسین ثنا عبد اللہ بن محمد لبغوی حدثنی عباس بن ہوا بن محمد
 ثنا ابوبکر بن ابی الاسود قال قال عبد الرحمن بن کان سفیان یقول
 شعبۃ امیر المؤمنین فی الحدیث اخرجنا محمد بن احمد بن رزق الخیرنا
 احمد بن اسماعیل البند امرنا علی بن احمد بن النضر قال سمعت
 محمد بن عبد الرحمن بن سہم قال سمعت بقیۃ بن الولید یقول سمعت
 شعبۃ بن المجاہج یقول لی لا ذکر الحدیث فی غوتی فامرض اخرجنا
 محمد بن الحسین القطان انبا عبد اللہ بن جعفر بن درستیہ القاسمی
 ثنا یعقوب بن سفیان ثنا مجاہد بن موسیٰ ثنا ابو کامل مظفر
 بن مدرکہ قال ذکرہ الشعبۃ حدیثا لم یسمعه فجعل یقول لی
 واحزنناہ واحیرناہ اخرجنا ابراہیم بن محمد القاضی ثنا ابو
 عبد اللہ محمد بن احمد بن ابراہیم الحکیمی ثنا محمد بن العباس الخراسانی قال
 سمعت عاصم بن علی بن علی بن الحسن بن علی قال قال لی
 شعبۃ یا حسن رہاذا کفر فی قیس بن الربیع حدیث ابی حصین فامتنی
 ان السقف وقع علی فقتلنی وفتلہ حلثنا ابی اسماعیل النضری ثنا عبد اللہ

حضرت ابوبکر بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ گھر سے نکلے اور الحدیث
 کا ایک مجمع اپنے دروازے پر دیکھ کر فرمانے لگے یہ بہترین
 لوگ ہیں اگر یہ چاہتے تو لوٹ جاتے اور کہتے ہم نے سنا۔
 ہم نے اپنی اس کتاب میں حدیث اور اہل حدیث کی جو لوگ کہ
 حدیث کے حفظ کرنے اور اس کے بیان کرنے کے ساتھ
 مخصوص ہیں فضیلت بیان کر دی۔ سننے اور یاد رکھنے
 والوں کو یہ کتاب کافی ہے اور اس مضمون کی دوسری
 کتابوں سے بے نیاز کرنے والی ہے۔

اس کے بعد ہم انشاء اللہ تعالیٰ ایک مستقل کتاب
 اس مضمون پر لکھنے والے ہیں کہ حدیث کے روایت کرنے والوں

منتھوں قال ابو خلیفہ یوید شعبۂ رحمۃ اللہ ان اطلہ یضیعون العمل
بما یسمعون منه یتسألون بالکثرة بہ او فخرک والحدیث یصد
عن ذکر اللہ بل یهدی الی امر اللہ و ذکر کل ما حدثنی الحسن بن ابی طار
شاعید الواحد علی الحنفی شاعید اللہ بن سلیمان بن عیسیٰ القامی شاع
اسحاق بن ابیہیم بن ہانی قال سمعت ابا عبد اللہ یعنی احمد
بن حنبل و سئل عن قول شعبۂ ان هذا الحدیث یصد کم
عن ذکر اللہ وعن الصلوة فهل انتم منتھون فقال لعل شعبۂ
کان یصوم فاذا طلب الحدیث وسعی فیہ یضعف فلا یصوم او یرید
شیئاً من اعمال البر فلا یقدر ان یفعلہ للطلب فہذا معناه و لیس بحق
یوحد ان یقول کان شعبۂ یتبیط عن طلب الحدیث و کیف یکون
لنک وقد بلغ من قدرہ انہ سُمی امیر المؤمنین فی الحدیث کل ذلک
رؤجل طلبہ لہ واشتغالہ بہ و لو نزل طول عمرہ یطلبہ حتی مات
علی غایۃ الخوص فی جمعہ لا یشغل بشئ سواہ و یتب عن من و نہ
فی السنن و الاسناد و کان من اشد اصحاب الحدیث عنایۃ
باسمع و احسنہم ایقانا لما حفظ اخبارنا عبید اللہ بن احمد
نے ایک مرتبہ اپنے ہاتھ پکچے بن آدم رحمۃ اللہ علیہ کے بازو
پر مار کر فرمایا - اے پکچی! دنیا میں کوئی قوم اہل حدیث
سے افضل نہیں -

سعید بن یحییٰ بن ازہر فرماتے ہیں کہ میں نے امام
ابو بکر بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ سے سنا آپ فرماتے تھے -
میں نے اہل حدیث سے افضل کسی قوم کو نہیں دیکھا - و کھنڈ
وہ لوگ ایک ایک کلمہ کے سننے کے لئے میرے پاس کئی
کئی مرتبہ آتے ہیں حالانکہ بے سنے بھی اگر سیرانام لیکر
روایت کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں -
مہناؤ بن سری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ایک دن

قال رأيت بشير بن الحارث وقد جاءوا أصحاب الجند فغالب لهم بشير
 ما هذا الذي أرى معلوم قد اظهروا قالوا يا أبا نصر نطلب العلم لله
 ينفع به يوماً قال علمتم انه يجب عليكم فيه ركافة كما يجب على احدكم
 اذا ملك ما بقي درهم خمس دراهم وكذا لك يجب على احدكم ما سمع
 ما بقي حديث فليعمل منها بخمسة احاديث والا فانظر واشكر
 هذا علمكم عدا اخبرونا محمد بن احمد بن رزق ثنا ابو علي بن الصواف ثنا
 محمد بن محمد المروزي املدع ثنا ابو معاذ الجارودي بن معاذ الترمذي ثنا عمر
 عن مالك بن مغول قال سمعت الشعبي يقول لو ددت اني لم اتعلم من هذا
 العلم شيئاً قال انما قال ذلك الشعبي تخافة ان لا يقوم بحقه حل ثنا ابو طالب
 يحيى بن علي بن الطيب الدسدي ثنا ابو بكر بن المقرئ باصبهان ثنا بكر بن
 محمد المصيصي ثنا ابراهيم بن سعيد قال سمعت ابا ذفن عن محمد بن الهيثم
 يقول قال تنعبة ما انا مقفي على شيء اخوفه على ان يدخلني النار منه يعني
 الحديث قال وكان ابن عون كتب اني نجوت كفاً اخبرنا ابو عبد الله
 الحسين بن عمر بن برهان الغزال الشيبني الصالح ثنا عبد الباقي بن قانع
 ثنا ابو غالب علي بن احمد ثنا يزيد بن عبد الرحيم بن مصعب قال سمعت

امام خطيب نيدادي رحمه الله عليه في كتاب شرف اصحاب الحديث
 كارد و ترجمه موسوم به فضائل محمدی ختم ہوا۔ اللہ تعالیٰ قبول
 فرمائے اور مسلمانوں کو اس کے نفع پہنچائے۔ آمین
 والحمد والثناء للہ والصلوة والسلام علی ہول اللہ

المترجم۔ عاجز محمد بن ابراہیم رسمین جو ناگزشتی،
 مدرس مدرسہ محمدیہ
 و مدیر اخبار محمدی۔ اجیری دروازہ۔ دہلی
 ماہ ذیقعدہ ۱۳۳۵ھ

بن عدی الحافظ نسا ابراہیم بن عبد اللہ بن ایوب ثنا ابی ثنا علی بن عاصم
 قال جاء شعبۃ الى خالد الخلاء فقال يا ابا منازل عندك حديث حدثني
 وكان خالد عليه فقال له انا وجمع فقال نعم هو احد فحدثه به فلما فرغ
 قال مت اذا نسئت خبر لسفيان الثوري اخبرنا ابو سعيد محمد بن
 موسى لصير في بنا ابا العباس محمد بن يعقوب بن ابراهيم ثنا محمد بن اسحاق
 الصنعاني ثنا علي بن قادم اخبرنا محمد بن الحسين بن الفضل القطان ثنا علي بن
 عبد الرحمن الكوفي ثنا احمد بن حازم قال سمعت علي بن قادم يقول سمعت سفيان
 الثوري يقول لودت اني لكان دخلت في تني منه يعني الحديث ولو ددت
 اني افلت منه لا اعلی ولا لی اللفظ لابن الفضل اخبرنا القاضي ابو بكر احمد
 بن الحسن الخزاعي ثنا محمد بن يعقوب الزهري ثنا الخضر بن ابان الهاشمي
 ثنا محمد بن بشير قال سمعت سفيان يقول لبشر بن الحارث الكوفي فابعدني الخضر
 انما قال هذا سفيان خوف اعلی فقد ان لا يكون قام بحق الحديث والعمل به
 فخشى ان يكون ذلك حجة عليه مثل ما اخبرنا ابو الحسن احمد بن محمد بن
 احمد بن موسى بن هارون بن الصلت الا هو انري ثنا محمد بن محمد بن العطاء
 حدثنا موسى بن جعفر بن هارون حدثنا محمد بن هارون بن نعيم بن الهيصم

اور اسے حفظ کرنے والوں کے اخلاق و آداب کیا ہونے
 چاہئیں ؟ ان پر کیا واجب ہے ؟ کیا مستحب ہے ؟ کیا
 مکروہ ہے ؟ اس لئے کہ کسی اہل ہدایت کو اس کے معلوم
 کئے بغیر چارہ نہیں ۔

اللہ تعالیٰ سے ہماری استدعا ہے کہ وہ اپنی مرضی کے
 کاموں پر ہماری مدد فرمائے اور خطا اور لغزش سے ہمیں
 بچائے ۔ وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے ۔

کتاب شرف اصحاب الحدیث ختم ہوئی

والحمد للہ حق حمده و صلوة علی محمد وآلہ وصحبہ وسلم

عن الضعفاء جماعة من أئمة العلماء أخبرونا عن عبد الله بن أبي الغيث القاسمي حدثنا
محمد بن المنظر الحافظ ثنا عبد الله بن جعفر القزويني بمصر حدثنا أبو ثورقة
عبد الله بن عبد الكريم قال قال لي مسدد قال يحيى كان سفيان التوري قد غلب
عليه شهوة الحديث وأخبرنا الحسن بن أبي بكر ثنا محمد بن علي بن الهيثم المصري ثنا يزيد الكباد
ثنا قال سمعت عبد الله بن عمر قال سمعت يحيى بن سعيد يقول ما أخاف على سبعين
شيئا أوجب الحديث أخبرنا أحمد بن محمد بن رزق حدثنا جعفر بن نصر الحلي ثنا
محمد بن عبد الله بن سليمان الحضرمي ثنا أحمد بن سنان عبد الرحمن بن همدان قال كنا
عند سفيان كان قد افتق الحساب فلا يجزئني أن نكلمه فنعرض بذلك الحديث قال فذهب
دائما الخشوع فانما هو حدثنا وحدثنا أخبرنا محمد بن الحسين بن الفضل بن القطان
ثنا عبد الله بن جعفر بن درستون ثنا يعقوب بن سفيان ثنا أحمد بن الحليل قال
سمعت أبا نوح قراذيل يقول قال لشعبة نعم لرجل سفيان لولا أنه يغشني يعني يأخذ من
أمناس كلهم أخبرني عبد الله بن أبي الغيث ثنا محمد بن المنظر ثنا عبد الله بن محمد بن جعفر
أخبرني أبو سعيد الترمذي قال قلت لمحمد بن عبد الله بن نمير قول سفيان الثوري
ما أخاف على نفسي غير الحديث من أي جهة هذا قال لأنه كان يحدث عن الضعفاء أخبرنا
مقسم الضبي أخبرني محمد بن الحسن بن القطان أنباء علي بن أحمد بن علي الكاظمي
بن سلام سأعته قال سمعت مغيرة يقول كان من أخبارنا س يطلعون الحديث فصار
اليوم نذكرنا س يطلعون الحديث لو أن سفيان بن عماري أسد برت ما حدثت قال السجيني
أبو بكر طلبة العلم على طبقات ورواها حضرة العالم من كتبه الحديث من لم تطل مدته
في طلبه في تاديب باد به كان مغيرة والله أعلم قد رأي بعضنا ذلك في مجلسه فشت
من سوء أدبه في عشرينه ما أغضب فقال هذا القول ليس تكاد يحال للعلم تغلوا
من حضرة من ذكرنا وصفة نسأل الله أن يوفنا تاديبا وعلما بالعالم بفضله ورحمته أخبرنا
أبراهيم بن محمد القاضي نا أبو بكر محمد بن عبد الله بن صالح الحميري قال سمعت أبا جود
يعول سمعت عيسى بن حماد رغبه قال سمعت الليث بن سعد يقول وقد شرف على أصحابنا
الحديث فرأى منهم شيئا فقال هذا أنتم أي يسلم من أوثب أحوج منك لم يكبر من العلم
أخبرنا محمد بن أحمد بن رزق ثنا أبو علي بن الصواف ثنا عباس بن أحمد الوائلي ثنا

أبي يقول سمعت سفیان الثوري يقول من يزدد علما يزدد وجعا ولولم أعلم
 لكان ايسر نحو في الخبر قال القاضي أبو بكر أحمد بن الحسن الكرخي حدثنا
 أبو العباس محمد بن يعقوب الأهصم ثنا عبد الله بن هلال بن الفرات
 ثنا أحمد يعني بن أبي الحول روى ثنا محمد بن نعيم الموصلي عن المعافاة
 قال سمعت سفیان يعني ابن سعيد الثوري يقول وددت ان كل
 حديث في صدري وكل حديث حفظه الرجال عنى تسلم من صدري
 وصدورهم فقلت يا أبا عبد الله ذا العلم الصحيح ذا السنة الوافقة
 التي قد بينتها تمنى ان تسلم من صدورك وصدور الرجال قال
 اسكت وما يدريك انت اريد ان اقف يوم القيمة حتى اسأل
 عن كل مجلس جلسته وعن كل حديث ابس اردت به فقد بين
 سفیان في هذا الحديث المعنى الذي لا جله خاف على نفسه
 وقد ديل انما خاف سفیان على نفسه من الحديث وتمقانه لم يكن دخل فيه
 لان حب الاسناد وشهرة الرواية غلبا على قلبه حتى كان يحد عن الضعفاء
 ومن لا يحتج برأيته ممن اشتهر شهرهم باسمه ذكر كذبته تدليساً للرواية
 عنه فخاف على نفسه من هذا الفعل وقد كره التمدليس في الرواية

والاحاديث المتكثرة الكثر من ان تخصي فرائد الثوري ان لا خير فيها اذ مرارية التفات بها فيها
وعلى الفقهاء على ضدها وقد رجع عن جماعة من العلماء سوى الثوري كراهية الاستغناء
بها وذهب الاوقات في طلبها أخبرنا ابو جازم عن احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن عبد الله
بن ابراهيم السليطي ثنا جعفر بن محمد بن الحسين المعروف بالترك ثنا يحيى بن عيسى
محمد بن جابر عن الامام عن ابراهيم قال كانوا يكرهون غريب الكلام وغريب الحديث
قرأت على محمد بن الحسين القطان عن محمد بن احمد بن احمد بن موسى بن هارون ثنا بشر
بن الوليد قال سمعت ابا يوسف يقول لا تكثروا من الحديث الغريب الكثر في الحديث به
الفقهاء فآخروا صاحبنا ان يقال كذا اب حدثنا عبد العزيز بن الحسن المقرئ
لفظا ابنا عبد الله بن موسى انها شئنا بربنا قال سمعت ابا محمد بن عيسى يقول سمعت
احمد بن حنبل يقول تركوا الحديث واقتبلوا على الغرائب ما اقل الفقهاء فيهم فليس يحسن
الثوري انه قصد بولده بالكثرة ذكرناه صحاح الحديث ومعروف السنن كيف يحسن ذلك
وهو القائل فيما أخبرني ابو القاسم الانزهرى ثنا عبد الله بن احمد المقرئ ثنا الحسين
بن اسماعيل ثنا محمد بن عمر بن حسان ثنا بقره حدثنا عبد الرحمن بن خالد عن سفيان الثوري
قال اكثرنا من الاحاديث فانها سلوح اخبرنا محمد بن احمد بن محمد بن احمد
الحافظ ثنا عبد الله بن بشر بن ساري بن اخزم ثنا ابن يزيد كذا في كتابي عن ابن خرق
والصواب بن اورد قال سمعت الثوري يقول ينبغي للرجل ان يكره ولدا على طلب
الحديث فانه يقس في مسئل عنه حدثني علي بن ابي على الجعفي ثنا احمد
بن ابراهيم بن الحسن ثنا عبد الله بن محمد بن عبد العزيز ثنا ابو يعقوب اسما قال
ابي اسما قال سمعت مجبي بن يمان يقول سمعت سفيان يقول ما اعلم شيئا
يطلب به الله هو افضل من الحديث فقال له انسان فانهم يطلبون به غيرية قال طلبهم
لهية انا احمد بن محمد بن خرق ثنا عثمان بن احمد لداق حدثني جعفر بن محمد بن
الزاهد الصايغ ثنا ابو معاوية الخزازي حدثني كيع قال سمعت سفيان يقول لا تعلم
شيئا من الاعمال افضل من طلب العلم الحديث لم حسنت فيه نية اخبرنا
محمد بن الحسين القطان ابنا د علم بن احمد ابنا احمد بن علي الا بامر حدثنا
احمد بن هاشم ثنا ضمرج قال كان سفيان في كبره مر بها حدث بعسقلان

شروعنا سفیان قال نظر عبدك لله بن عمر الى اصحاب الحديث ورواهم فقال شستم
 انهم ذنبهم مودة لو ادركنا وانا كعمر بن الخطاب لا رجعتا خيرا خيرا لسفيان
 الثوري اخبرنا القاضى ابو بكر احمد بن الحسن الحرشي ثنا ابو العباس محمد بن يعقوب
 الاصم ثنا الخضر بن ابيان الهاشمي ثنا محمد بن بشر قال سمعت سفیان يقول لو كان هذا
 من الخير لنقص كما ينقص الخير يعني الحديث اخبرنا محمد بن الحسين بن الحسن بن الفضل
 القطن ثنا علي بن احمد بن علي بن ابي يارثنا علي بن حجر قال سمعت خلف بن
 خليفة يقول سمعت سفیان بن سعيد يقول لاري كل شئ من انواع الخير نقص
 وهذا الحديث الى زيادة فالحق انه لو كان من اسباب الخير لم يزل ايضا اخذ بعض الناس
 هذا الكلام فتنظروا شعرا انشدناه ابو بكر احمد بن محمد بن غالب الخواري فيهم قاله
 اري الخير في الدنيا يعمل كسيرة وينقص حد والحديث يزيد
 فلو كان خيرا كان كاخير كله ولكن شيطان الحديث مرهيد
 وابن معين في الرجال مغانه سندسئل عنها والمليك شهيد
 فان يك صدقا فهو في الحلو غيبة وان يك كذبا فالحساب شديد
 قال الشيخ ابو بكر وليس الامر على ما ذهب اليه الساعري ان اياه العلة في حوال المرأة
 غيبة بل هي نصيحة ولهم في اظهارها اعظم المنة لكونها مما يجب عليهم كشفه ولا
 يسعهم اخفاؤه وسترة اخبرنا علي بن احمد الزراري ثنا علي بن محمد بن سعيد
 الموصلي ثنا ابو الوحيه صالح بن موسى ثنا احمد بن حنبل ثنا عفان ثنا يحيى بن سعيد
 قال سألت شعبة وسفيان بن سعيد وسفيان بن عتبة وقال ابن اسحاق
 او يحفظ ايتهم في الحديث فقالوا جميعا براءه كتب لي ابو محمد عبد الرحمن بن عثمان
 الدمشقي حديث ثنية عن محمد بن موسى النيسابوري ان ابا اليزيد عبد الرحمن
 بن عبد الله الجلي احبهم قال ثنا ابو هريرة عبد الرحمن بن عبد الصمد قال سمعت ابا مسهر
 يسئل عن الرجل يغلط وهم يصحف فقال يتي امره فقلت لا في مسهر اقرى لك من
 الغصة قال وقد استوفينا الكلام في هذا المعنى في كتابنا المعروف بالكتابة فجبنا عن اعلانه
 في هذا الكتاب - ثم نعم الى الكلام في معنى دل الفصل - فنقول في التوقي عن قوله قد تقدم
 ذكرنا له غرائب الاحاديث ومناكيرها دون معرفتها ومنه في هالول الاخبار الشاذة

ثنا سعيد بن عمر والبردعي قال سمعت ابا زرعة يعني المزني يقول
 كتب الى ابو ثور لم ينزل هذا الامر في احياءك حتى سئل عن احوال
 عد من كذب على متعل افعليهم هو لاء القوم عليه **اخبرنا**
لسليمان بن مهران **الا عيش** اخبرنا العاصمي ابو بكر
 احمد بن الحسن بن احمد اشكرني ثنا ابو العباس محمد بن يعقوب
 الا صم ثنا ابراهيم بن سليمان البرقي ثنا يوسف بن يعقوب الصغار
 قال سمعت ابا معاوية يقول قال له **الا عيش** لان انصدق بكسرة
 احب الى من ان احدث بسبعين حديثا فذكرت ذلك لابي اسامة
 فقال قد سمعت **الا عيش** يقول ذلك **اخبرني** محمد بن الحسين
 القطان ائباد علي بن احمد اسبا احمد بن علي **الا عيش** ثنا علي بن خنجر
 قال سمعت حصص بن عياث يقول قيل لاء عيش لو حدثنا فقال
 لان اصلنا بقرى او رعي احب الى من ان احدثكم بعشرة
 احاديث **اخبرنا** ابو الفتح هلال بن محمد بن جعفر الحفاري
 ثنا اسمعيل بن محمد الصغار ثنا ابراهيم بن الوليد
 الحسن بن شاذان احمد بن بونس الكوفي ثنا ابو بكر بن عباس
 عن **الا عيش** قال ما في الدنيا قوم شر من اصحاب الحد بن
قال ابو بكر فانكرتها عليه حتى رايت منهم ما علم **اخبرنا**
 احمد بن محمد بن غالب النخاسي قال سمعت ابا القاسم
 الانباري يقول قروي على ابي علي الحسن بن محمد بن عمار
 البغدادي حدثنا القوامي قال قال لي يزيد بن زريع
 قال **الا عيش** لو كانت لي اكلب كنت ارسلها على اصحاب
 الحديث **اخبرنا** احمد بن محمد بن محمد بن رزق عثمان بن
 احمد الدقاق ثنا عبد الملك بن محمد حدثني ابو بشر بن
 سليط قال سمعت عبدا لله بن داود يقول سمعت **الا عيش**
 يقول وذكر كروما قال النسبي ابو بكر كان **الا عيش** نعي

وصور يبتدئ بهم ثم يقول انفجرت العيون انفجرت العيون يعجب من نفسه ثم بما
 حدث الرجل فيقول له هذا خبرك من لا يترك عسقلان في صور خبرها لك
 بن انس عبد الله بن ادريس اخبرنا ابو بكر احمد بن محمد بن غالب لفقيه قال
 قرأت على علي بن احمد البرقي بها حديث احمد بن محمد بن مسعود حدثنا محمد بن
 ادر بن يحيى باحاطه الرازي قال سمعت علي بن محمد الطنافسي قال قال
 عبد الله بن ادريس كنا نقول الاكثر من الحديث جنون قال الطنافسي صدق قال
 ابو حاتم وحدثني ابو طاهر بن السرح قال سمعت ابن هب يدك عن مالك
 ما اكثر الحديث فانه قد حفظ عن عبد الرزاق في الاكثر من الحديث
 ما يقارب هذا المعنى اخبرنا محمد بن عمر بن جعفر الخرقاني ابا احمد بن جعفر
 البخاري ثنا احمد بن علي الابارنا عبد الرحمن بن بشر انيسا بن علي قال سمعت
 عبد الرزاق يقول كنا نظن ان كثرة الحديث خير فاذا هو شوكه قريب من كل واحد
 الثوري في ذم شواذ الحديث والمعنى فيها سواء انما ذكرنا ذلك مالك ابن ادريس
 وغيرهما الاكثر من طلب الاسانيد الغريبة والطرق المستكبره كان
 حديث الطائفة وطرق حديث المغيرة وغسل الجمعة وقبض العلم
 وان اهل الدرجات ومن كذب ولا نكاح الا بولي وغير ذلك مما تتبع
 اصحاب الحديث طرقه وبعثوا بجمعة في الصحيح من طرقها اقلها واكثر من يجمع
 ذلك الاحداث منهم فيتحفظوا بها ويتنكرون بها ولعل احد هم
 لا يعرف من الصحيح حديثا وتراه يدكر من الطرق الغريبة و
 الاساس العجيبة التي اكثرها موضوع وجعلها مصنوع
 مما لا ينتفع به وقد اذهب من عمره جزء في طلبه وهذه العلة هي التي
 اقتطعت اكثر من في عصرنا من طلبه الحديث عن الثقة واستنباط ما فيه
 من الاحكام وقد فعل متفقه من انما كفعلاهم وسلوكوا في ذلك سبيلهم
 وراغبوا عن سماع السنن من الحديثين وشغلوا انفسهم بتصانيف المتكاملات
 وشكروا الطائفتين ضيع ما يغنيه اقبل على باره فاندأ فيه اخبرنا ابو بكر
 البرقي ثنا يعقوب بن موسى الامري ثنا احمد بن طاهر بن النجاشي

أنبأ علي بن أحمد أنبأ أحمد بن علي أنبأ الحسن
 بن علي ثنا أبو أسامة قال سأل حفص بن غياث الأعمش عن
 اسناد حديث فاخذ بحلقه فأسنده إلى حائط وقال هذا
 اسناده أخيراً فأنشأه بن محمد الدينوري قال سمعت
 أبا بكر بن لال بهمدان يقول سمعت الخليل بن عبد الله يقول
 سمعت علي بن صالح يقول سمعت عبد الله بن محمد الرارزي يقول
 أنبأ جري قال كنا نأتي الأعمش وكان له كلب يوذى أصحاب الحديث
 قال فجئناه يوماً وقد مات فجئنا عليه فلم نرنا كي ثم قال
 هلك من كان يأمر بالمعروف وينهى عن المنكر وأخبار الأعمش
 في هذا المعنى كثيرة وكان مع سوء خلفه ثقة في حديثه
 عدلاً في روايته ضابطاً لما سمعه متقناً لما حفظه فرحل
 الناس إليه وها فتوا في السماع عليه وكان أصحاب الحديث
 ربما طلبوا منه أن يحمدتهم فيمنع عليه ويلجئون في الطلب
 ويبرمونه بالسئلة فيغضب عليهم ويستقبلهم بالذم حتى إذا سكنت
 فوره وذهبت فجزته أعقب الغضب صلحاً وأبدل الذم مدحاً
 أنبأنا محمد بن أحمد بن رزق أنبأ جعفر الخلدی ثنا محمد
 بن عبد الله بن سلمان ثنا أسما عيل بن بهرام ثنا محمد بن عبيد
 عن الأعمش قال أحب إذا رأيت الشيخ لم يكتب الحديث أصفح
 له وأخبرني أحمد بن محمد بن إسحاق المغربي أنبأ عبد بن إبراهيم
 بن كثير ثنا أبو بكر أحمد بن القاسم أخو أبي الليث ثنا أبو همام
 ثنا أبو مغوية الصيرفي قال سمعت سليمان الأعمش يقول من يطلب
 الحديث انتهى أن أصفحه بعلي أخبرني القاسم بن نصر أحمد
 بن الحسين الدينوري أنبأ أبو بكر أحمد بن محمد بن إسحاق
 السعدي الحافظ حدثني علي بن أحمد المجراني قال سمعت أحمد

أنخلق في الطبع بخياراً بالحديث عسراً في الرواية وأخباراً عند
 أهل العلم في ذلك مشهورة فمنها ما أخبرنا أبو الحسن
 أحمد بن محمد بن أحمد بن الصلت الأهوازي أسبأ محمد بن
 محمد العطاس ثنا علي بن سهل تنازعنا أبو عوانة
 قال جاء رقيب بن مصقلة إلى الأعمش فسأله عن شيء فكلّم وجهه
 فقال له رقيباً ما والله ما علمت لك ذلك القطوب سويج الملول
 مستخف بحق الزوار كما كنا تسعط الخردل إذا سئلت الكلمة أخبرنا
 أحمد بن محمد بن غالب قال قرأت على أبي الحسن أكراماً
 أخبركم أبو حامد أحمد بن علي أكتهميني قال سمعت علي بن
 خنوم قال سمعت عيسى بن يونس يقول خرجنا في جنازة
 ورجل من أصحاب الحديث يقول ألا عمس فلما أرجعنا
 من الجنازة عدل به عن الطريق فلما أخبر قال له يا أبا
 محمد أتدري ابن أنت في جبانة كذا إلا والله لا أرددك حتى
 تسأله الواسطي حديثاً قال أكتب فلماً ملأ الألواح وضعها
 في حجرة واخذ بيد الأعمش يقوده فلما دخل الكوفة لقيه
 بعض معارفه فدفع الألواح إليه فلما انتهى الأعمش إلى بابها
 تعلق به وقال خذوا الألواح من الفاسق فقال يا أبا محمد
 قد فانت فلما أيس قال كلما حدثتك كذب قال الفقي أنت
 أعلم بالله من أن تكذب **أخبار في** أبو القاسم الأهوازي
 ثنا عمرو بن أحمد الواعظ ثنا عبد الله بن سليمان ثنا أحمد
 بن حريز الطائي قال سمعت ابن عبيد قال كان الأعمش لا يدع
 أحداً يقعد بجانبه فإن فعد إنسان قطع الحديث وقام وكان معنا
 رجل بسنته قال فجاء فجلس بجانبه وظن أن الأعمش لا يعلم
 وفطن الأعمش فجعل يتنعم ويبرق عليه والرجل ساكت
 فجأة أن يفطع الحديث أخبرني محمد بن الحسين القطان

الحديث فاختبرنا الحسن بن أبي بكر بن محمد بن الحسن بن زياد
 الثعالب قال سمعت يونس بن عيسى بن الحسن يقول سمعت أحمد بن أبي
 الجهم بن محمد بن أحمد بن محمد بن عيسى بن عياش فقلت حدثني
 فاني رجل غريب فقال أهل بلدي أحق منك قلت اني من أهل
 الشام قال ذاك بعد لك **حدثني** عبد العزيز بن أبي الحسن
 النعماني ميسرة ثنا محمد بن أحمد المقيدي **الاحفش** ثنا الحسن بن
 اسماعيل النعماني ثنا **الاحفش** قال سمعت أبا بكر بن عياش يقول
 لو علمت أحد يطلب هذا العلم يتدين به لا تيت منزلته حتى
 أحذنه أتروني لا استقيم ما أصنع بكم اني لا أعلم انكم اهل بلو
 تركنوه ذهب ومن مستطرف اخبار أبي بكر بن عياش مع اصحاب
 الحديث ما اخبرناه ابو منصور محمد بن عيسى عبد العزيز الممالي في
 منا صالح بن أحمد الحافظ ثنا أحمد بن محمد المصري قراءة ثنا محمد
 بن عبد الغفار قال حضرت أحمد بن محمد بن عيسى وقدا طاف
 به اصحاب الحديث وذكروا عسوة فقال وكيف لو رايتما أبا بكر
 بن عياش ما لو كلف كان قال حضرت مع أبي بكر بن عيسى بن آدم ومعهم فوافوا
 الهاشمي فسألوا ان يجد لهم بعض الأحاديث فقال لا ولا حديثين قالوا فجلنا
 يحديتين قال لا ولا بنصف حديثين فقال بنصف حديث فقال اختاروا
 ان شئتم الاسناد وان شئتم الحديث قال فقال يحيى بن آدم وكان شجاعا
 يا أبا بكر ان عندنا اسناد نهات فقال أبو بكر قال رسول الله **صل الله عليه وسلم**
 وذكر الحديث فاختبرنا أحمد بن محمد بن غالب قال قرأ على أبي الحسن المصنف
 حديث محمد بن علي الحافظ ثنا أبو بكر بن عياش عن بعض اصحابه قال قيل لأبي بكر
 بن عياش حديثنا قال لا افعل قالوا حديث واحد فقال لنا معذرة قال لم أرته
 الشعبي يدحرج الدين فانظر الى نفر أبي بكر بن عياش لما صجوا اصحاب
 الحديث وسألوه ان يجد لهم حديثا واحدا فكيف حدثهم بما لا خير فيه
 ولا فائدة مستمعيه وقد ورد عن أبي بكر قول ظاهر بفضل اصحاب

بن علي يقول سمعت عبد الرحمن يقول سمعت سفيان يقول سمعت أبا هريرة
 يقول لو كنت بأقلام الدنيا استنقذت مني لولا هذه الأحاديث لكدنا مع البقاعين
 بالسوءة أخبرني علي بن أحمد الزنا عن محمد بن أحمد بن إبراهيم الأصبهاني
 ثنا أبو بكر محمد بن الحسن بن أحمد بن محمد بن حفص الميموني ثنا أحمد بن
 محمد بن علي ثنا الأعرابي عن محمد بن علي قال سمعت أبا بكر بن عياش يقول لم يزل
 أروهمش يطلب الحديث حتى مات أخبرني محمد بن الحسين بن الفضل
 أنبأ علي بن أحمد أخبرنا ابن الفضل أيضا والحسن بن أبي بكر قال أنبأ أبو سهل
 أحمد بن محمد عبد الله بن نزياد المغطان قال أبو سهل حدثنا وقال علي بن أبي
 أحمد بن علي الأبار ثنا أبو نعيم الحلبى ثنا عطاء بن مسلم الحلبى قال كان لأعمش
 إذا غضب على أصحاب الحديث قال لا أحد تكلموا كلمة ولا تستأهلوا منه
 ولا يري عليكم آتوه فإذ يرونه حتى يرضى فيقول نعم وكلمة وكلمة في الناس
 والله لأنتم أعز من الذهب الأحمر يحكي مثل هذا الفعل عن أبي بكر بن عياش
 أخبرنا أبو بكر البرقاني أنبأ محمد بن عبد الله بن حمزة بن الهادي أخبرنا الحسين
 بن إدريس قال قال ابن عمار سمعت أبا بكر بن عياش يقول أصح الحديث
 هم نبي الخلق هو الحجاز هم كذا هم كذا أو صف أشياء ترسكت ثم يقول
 هو إني أصحاب الحديث هم من خبايا الناس هم كذا هم كذا قال فعلت
 له أي شيء بذلك فيهم قال إن الرجل منهم يأتى منى في حديث أو يزل بي
 حتى يسمعه ولو ساء كذا هب فقال حدثنا أبو بكر بن عياش من كان يقول لم
 أنك لم تسمعه أخبرني أبو علي عبد الرحمن بن محمد بن فضالة النيسابوري
 المحافظ بالري أنبأ إبراهيم بن أحمد المستملي ببغداد قال سمعت محمد بن علي
 أبي عمير يقول سمعت عيسى بن عبد الرحمن يقول سمعت محمد بن همام
 العيشي يقول كنا إذا بيننا بأبكر بن عياش وهو الطيب النفس فإذا
 رأنا يقول خير قوم على وجه الأرض يعمون سنة النبي صلى الله عليه
 وسلم وإذا بيننا على غير ذلك يقول شر قوم على وجه الأرض عقوا
 الآباء والأمهات وتركوا الصلوات في الجماعات وكان ابن بكر غرامى

بن بصير الطفيل وولداه أبو الفرج عبد اللطيف أبو العز عبد العزيز
 السنة الخامسة ونريد بن رماد بن عمران الحارثي ومن خطه نقلت
 وذكر جماعة بغوات ثغر قال وذلك في محلكين وآخرهما يي ما السبب
 السادس من رجب من سنة تسع وتسعين وخمس مائة بخط
 محمد بن محمد حويل بن أبي القوارس ولد ربيد بن حاملاً ومصلحاً في سبيل
 المسلم على ثلثة^{عشر} يجيب الدين أبي الفرج بن نصر الحارثي عمه الله
 وفقع به ينقل الحزيف بقراءة الإمام المتقن المكنى في الدين أبي عمرو
 عثمان بن محمد بن عثمان المتقن روى الشيخ الإمام ناج الدين أبو الطاهر
 اسماعيل بن إبراهيم بن فرئيس الحزوي وأولاده محمد أحمد وعبد الله
 وإبراهيم وعبد الرحمن والإمام المتقن نجم الدين أبي عمر وعثمان بن
 عبد الله بن علاق المدلجي النخعي الإمام الساج نركي الدين أبو اسحاق
 إبراهيم بن مجبي بن عبد العزيز اللوري ونور الدين علي بن عمر بن سنبل^{عشر}
 وولده عبد الله ونور الدين علي بن محمد بن أحمد بن الحبيب وأبي بكر بن محمد
 بن منيع البشطارعي الإمام جمال الدين أبو عبد الله محمد بن عبد الكريم بن جعفر
 بن دلادة القرشي آخر من اتلوا على الأصل المزل محمد بن محمد بن حويل بن
 أبي القوارس ولد ربيد بن حاملاً ومن خطه عفا الله عنه ولطف به بمنه وكرمه
 ولطفه وصح ذلك في مجلس واحد يوم الثلاثاء العاشر من ذي القعدة
 سنة أربع وستين وسنائة أحسن الله خاتمتها بمنه وكرمه والحمد لله
 حق حمداً وصلواته على خير خلقه سيدنا محمد وآله وصحبه وسلواته وهو
 حسبنا ونعم الوكيل وسمع بالقراءة المذكورة كمال الدين سليمان بن
 عبد الله بن جعفر بن شمس الخوافي وولداه علي وحسن أبو حفص
 عمر بن عبد الرحيم بن أبي الفاسم الحزبي الحقه فجدت جزيل المذكور^{عشر}
 فذلك كتب عبد اللطيف عبد المنعم بن علي الحارثي عفا الله عنه
 سمع هذا الخبر أجمع ومأله الإمام^{عشر} وأحد الصلوات الرئيس أبي محمد
 عبد المنعم بن علي بن نصر الحارثي عمه الله أبي علي بن الحزيف بقراءة الشيخ الإمام

من بعض النسخ
 من بعض النسخ

من بعض النسخ
 من بعض النسخ

الحديث حدثت عن عبد العزيز بن جعفر الفقيه ثنا أبو بكر الخزاز أبا
 محمد بن إدريس قال سمعت حمزة بن سعيد المزني قال سمعت
 أبا بكر بن عياش وضرب بيده على كتف يحيى بن آدم فقال عليك يا يحيى
 في الدنيا قوم أفضل من أصحاب الحديث حدثني أبو طالب يحيى بن علي
 بن الطيب المدسكري ثنا ضار بن رافع المهرزي قال سمعت أبا بكر محمد
 بن أحمد يقول حدثنا محمد بن عبد الله ثنا سعيد بن يحيى بن الأثر هـ
 قال سمعت أبا بكر بن عياش يقول ما رأيته قوماً خيراً من أصحاب
 الحديث يتزدد إلى أحدهم في الكلمة مدرراً ولو نساءً أن يقول
 سمعت أبا بكر بن عياش لقال أخبرنا أبو نعيم الحافظ حدثنا
 عبد الله بن محمد بن جعفر إبراهيم بن محمد بن الحسن ثنا هناد بن
 السري قال خرج ابن بكر بن عياش يوماً وأصحاب الحديث مباهة
 فقال هو لا يخير الناس لو شاءوا رجعوا فقالوا قد سمعنا
 قلنا ذكرنا في كتابنا هذا من فضل الحديث وأهله المخصوصين
 بحفظه ونقله ما فيه كفاية عما سواه وغنية لمن سمعه
 وما دنا إذ ذكر بعد هذا أن شاء الله في كتاب مغر وأخلاق
 الراوي وآداب الواعي وما يجب عليهما وليستحب منهما ويكره لهما
 إذا غلبت لا حيل من أصحاب الحديث عن معرفة ذلك ونسأل الله
 المعونة على ما يستغبه والعصمة من الخطأ والزلل فيه أنه على كل
 شيء قدير هذا آخر الكتاب وهو شريف أصحاب الحديث والمجمل لله
 حق حمده وصلواته على محمد وآله وصحبه وسلوهم -

على الأصل المنقول منه والمعارض به سمع جميع هذا الكتاب
 على الشيخ أبي علي بن أبي الفاسم بن أبي علي بن الحريص يحق سماعه
 لذلك جمعه من الفاسم أبي بكر محمد بن عبد الله في يحق روايته
 عن الخطيب على ما هو مبين في هذا المتن نسخة بعرض الشيخ
 الإمام العالم الصمد المكي بن محمد بن أبي محمد عبد الله بن علي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نبذة من ترجمة المصنف العلامة رحمه الله تعالى

قال الذهبي في مذكرونه سنة ٦٣٦ هـ الخطيب الحافظ الكبير الإمام محمد بن أحمد السامري الحنكاري أبو بكر أحد بني علي بن أبي طالب بن محمد البغدادي صاحب تصانيف كثيرة ستة وستين وتسعين وثلاثمائة وكان والده خطيب قرية دمر نغان قال ابن ماكولا كان الخطيب آخراً لعين من شاهدها معرفة وحفظاً واتقاناً وضبطاً الحديث النبوي صلى الله عليه وسلم وتفهماً في هلاله أسائداً وعلماً بصحيفة غرسة وفرة ومتكراً ومطرحاً تعرفاً لم يكن بعد الناس قطي منزه ولعل الخطيب لم يرمثل نفسه قال أبو إسحق الخطيب يسبب الدارقطني في معرفة الحديث وحفظه قال السمعاني كان الخطيب همساً ووراعة محمراً بحسن الخط كثيراً الضبط فيهم أتم الحافظ قال ابن ساع استقر إليه الحفظ والأتقان في علوم الحديث .

قال الفصل من عمر النسوي كتب بجامعة صرصر عند الخطيب دخل عليه علوي في مكة دناءة يرفعل هذا الذي ذهب يروي فيه في مهماتك فقطب وقال لأحاجة في فيه فقال كانت مستقلة بنفسكم على سعادة الخطيب قال هي ثلاثمائة ديكتا في الخطيب عام واحد سعادته فرح فما أنسى عمر حروجه وذلك العلوي هو مجمع الدنا نير قال أبو بكر كنيا المتبر بري كتب أقرأ على الخطيب محلهته بجاذبه شق كتب الأرب السبعة له وكنا سكن منارة الجامع فصعد إلى قال الحبيب إن انزورك فتجد ما ساعته تخرج ورقة وقال الهدية مستحقة استوفيت هذه أثلاً ما فاذا جهسه دنا نير توصلت بوبه أخرى ووضع نحواً من ذلك ثم أقرأ الحديث لسمع صوته في آخر الجامع كان يقرأهم بصيحا وتماحج الخطيب رحمه الله تعالى موب من ماء ترهزم ثلاث شربات وسأله الله ثلاث حاجات اخذها بالحديث ماء ترهزم لما شرب له فالحاجة الأولى أن يحدث ما رنج بعدد بها الثانية أن يملأ الحديث بجامعة المنصور الثالثة أن يذوق حلاوة الحديث في بعض الله له ذلك وكان رحمه الله يحتم كل يوم مريب العباب فراءة ترتيباً فجمع عليه الناس هو أكب فيقولون حدثنا فيحدث - وقد كان رئيساً له رؤساء تقدم إلى الوعاظ والخطاب الأبرار وواحد يتأقح يغير ضوة على أبي بكر وأخرج بعض

قال هذا هو الخطيب الحافظ الكبير

المكثرون مكين الدين أبي الحسن المحضني ولد له ناج الدين أبو بكر محمد القفا خالص
 الرئيس الحداد معين الدين عبد المرازق بن عبد الكريم العسقلاني وولده
 ناج الدين محمد بن محمد بن حسن وهو في السنة الرابعة من عمره وقساه وصواب كافر ثم أتته والدته
 برأسه بن أحمد الضبي الإمام حسام الدين عبد القادر الإمام الأجل سيف الدين
 نكهم لسامح الخزرجي الإمام الصلبي شهاب الدين أبو بكر عبد الله القفا صفي عماد الدين
 أحمد بن علي المقدسي الإمام نجم الدين أبو عمر وعثمان بن عبد الله بن علاف
 المدلجي النحوي وولده محمد بن نور الدين علي بن عمر بن سنبل الكهري وولده
 عبد الله بن شمس أحمد بن موسى بن نصر النخعي شمس الدين أبو الصفا جليل
 بن بدران بن طيل الحلبي واسم عيل بن أبي بكر بن أبي القواس بن مصفد
 والقفا صفي الأجل سراج الدين أبو حفص عمر بن النسيج الصالح
 معز الدين أبي النذر وجوه بن عبد الله الحبتي الصوفي وجلال
 الدين أسماوي سبط بن الكهري والإمام نهم باب الدين أبو بكر كان
 أحمد بن النصير بن بناء المقرئ وأحمد بن محمد بن طيف الدمياني و
 محمد بن محمد بن حرمل بن أبي القواس الصوفي المدرسي
 وهذا خطه عفا الله عنه ولطف به بمنه وكرمه وقد جازى الشيخ لمن
 سمع جمع ما يجوز له من آيته وتلفظ بها أمانة الله وصحح ذلك في بيت في يوم
 الجمعة خامس شهر صفر من سنة خمس مئة وستين وسمي راحس الله
 خاتمتها الحمد لله حتى حمدا وصلاؤه على خير خلقه وسدا على آل وصحبه
 وسلامه وهو حسبي ونعم الوكيل صحح ذلك عبد اللطيف عبد المنعم الحراني عفا الله عنه
 الحمد لله وسلامه على عباده الذين اصطفى اقول مستعينا بالله
 قد تم تصحيح هذا الكتاب المستطاب على يد أجود العباد إلى مولاه محمود
 بن علي شوبل وكبل رسالة القضاء بالمدنية المنورة وأمين الفتوى بها
 على نسخة حديثة من يده عن المثلث عليه الخط السيد مرتضى الزبيدي شاح
 القفا موسى والمحدث الكبير وكان ذلك في اليوم الثامن والعشرين من
 ذي القعدة الحرام سنة ١٣٧٢ للهجرة محمد بن علي شوبل بالمدنية المنورة

سيرة الله الرحمن الرحيم

فهرست شريف صاحب الحديث الامام ابي بكر الخطيب البغدادي رحمه الله تعالى

خطبة الكتاب	١	الاساد هو الطريق الى معرفة احكام الشريعة
ذم الرأي	٢	اهل الحديث هم امناء الرسول
كل علم في الحديث	٦	اهل الحديث هم حماة الدين الذاب عن السنن
الطائفة المنصورة هم اهل الحديث	٨	اهل الحديث هم رثة الرسول صلى الله عليه وسلم
الحديث على تبليغ الحديث وحفظه	١١	اهل الحديث هم الامرون بالمعروف والناهون عن المنكر
قوله صلى الله عليه وسلم بلغوا عني ولو آية	١١	خبايا الناس اهل الحديث
قوله صلى الله عليه وسلم ليبلغ الشاهد منكم الغائب	١٢	ان لا بدل للاولياء اهل الحديث
قوله صلى الله عليه وسلم يضر الله امرأ الخ	١٦	لولا اهل الحديث لانسد الاسلام
قوله صلى الله عليه وسلم يحفظ علي مائة ربيع من الدنيا	١٨	صعة الخبيرة
وصية النبي صلى الله عليه وسلم لاهل الحديث	٢٠	الجزء الثاني من كتاب شرف اصحاب الحديث
غربة الاسود	٢٢	الحق مع اهل الحديث
الغرياء هم اهل الحديث	٢٣	اهل الحديث في الناس اجابة واسبغهم الى الجنة
افتراق الامة	٢٤	فصلة الرحلة في طلب الحديث
الغرفة الناحية اهل الحديث	٢٧	ذكر اهل الحديث في القرآن
قوله صلى الله عليه وسلم لا تزال طائفة الخ	٢٥	اجتماع الدنيا والاخرة في سماع الحديث وكتبه
الامم من هذه الطائفة اهل الحديث	٢٦	جعل الخلفاء في بيته المال نصيبا لاهل الحديث
قوله صلى الله عليه وسلم ليصل هذا العلم الخ	٢٦	تقريب الاحداث في سماع الحديث
اهل الحديث هم خلعاء النبي صلى الله عليه وسلم	٣٠	للرجل ذكر وله على سماع الحديث
وصف ايمان اهل الحديث	٣٣	بألف الاولاد على سماع الحديث
اهل الحديث اولي الناس بالنبي صلى الله عليه وسلم	٣٥	ذم الشيخ الدين تومس معوا الحديث
فضيلة كناية صلى الله عليه وسلم	٣٦	كتابة الحديث الى حين الموت
بشارة النبي صلى الله عليه وسلم بكون طلبة الحديث بعد الخ	٣٨	تبرت حجة صاحب الحديث
بفضل الاسناد ونخصه بهذه الامة	٤٠	الراغب في الحديث وانما اهد فيه

كتاباً باسقاط النبي صلى الله عليه وسلم الحجة عنه الخيا برة وفيه شهادة شهادته الصلوات
فعرضه ألوزر بر علي أبي بكر فقال هذا امر ور قيل من اين قلت هذا قال فيه شهادته
معاونه وهو سلم عام الفتح بعد خيبر وفيه شهادة سعد بن معاذ ومات
قيل خبر بسنين - وكان شيخاً يفرق ماله على المحدين وقف كنيه على يد
أبي الفضل بن خنزون :

قال السمعاني له ستة وجوه مصنفات سمي بعض تصانيفه منها هذا الكتاب
"تتفرع اصحاب الحديث" اقول ان ابن خلكان كتب في وفاته انه صنف قوماً من مائة
مصنف لو لم يكن له سوى التاريخ لكفاه وقد قيل في تصانيفه رحمه الله تعالى
تصانيف ابن تائب الخطيب الذ من الصبي الغض الرطيب
يرواها اذا مرها من هوها سر يا ضا للعوى اليقظ اللبيب
وبأخذ حسن ما قد ضاع منها بقلب الحافظ الفطن الارب
قابة لراحة ونعيم عيش توارى كتبها بل اي طيب

قال الشيخ الخطيب اما مصنف لم يذكر مثله قال الهادي مات هذا العلم
برفاة الخطيب قال المهدي مرض الخطيب في رمضان من سنة ثلث مائة واربعمائة
في ضفة الى ان استشهد له الحال في اول ذي الحجة ومات يوم سابعة صلي عليه ابو الحسين بن الهادي
بالله ودفن بمقبرة شمس الحاق ببغداد وكان بين يدي جنازة جماعة بناوون هذا الله
كانت مذبح عز رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا الله كان بنفي الكذب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
وكان ابو اسحق الشيرازي ممن حمل جنازته قال علي بن الحسين رايت بعد موت الخطيب كان شخصاً

فانما يحزن في فارقت انما سأله عن الخطيب فقال انزل وسط الجنة حيث يتعارف الا برار وقال
المهدي كنت ببغداد دائماً فرايت كانا عند الخطيب لقراءة تاريخه على العاد والسيح نصر بن ابراهيم
القمي عن مائة من يمين نصر بن علي سألت عنه فقيل هذا رسول الله صلى الله عليه وسلم جاءه
الناس فقلت في نفسي هذا لانه لا يكون وراه بعض الصلحاء في منامه فساله عن فقال اناني
درجوا حجة نعيم قال اني حج العسقلاني في نوبة النطوش من نوبة الفكر قل في من فنون الحديث وقد
صنف الخطيب فيه كتاباً مفرداً كما قال الحافظ ابوبكر بن نقطة كان الصنف علم ان الحديثين بعد الخطيب
عليه كنية نور الله ما معنت لنظره ليدن ما خلق الله ليعتد وكفي به فخراً ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء الله

اس کتاب کے مصنف حضرت امام خطیب رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر حلال

امام ذہبی تذکرہ الحفاظ (جلد ثالث ص ۳۱۱) میں فرماتے ہیں کہ خطیب بغدادی بڑے حافظ امام شام و عراق کے محدث تھے آپ کے والد بھی بہت بڑے محدث اور درہنجاں کے خطیب تھے کنیت ابو بکر اور نام احمد بن علی بن ثابت رحمہما
۳۴۰ ہجری الاخریٰ تک بحری بروز جرات بغداد میں پیدا ہوئے معمولی علم سے آپ گیارہ سال کی عمر میں فارغ ہو گئے پھر طلب علم حدیث میں بے لے سفر کئے اور اس فن میں ایک متا رجحیت حاصل کر لی۔ ان کے شاگردوں میں
ماکو لاکتے ہیں کہ خطیب حدیث نبوی کی معرفت و حفظ و ضبط و اتقان اور حدیثوں کی علتوں اور سندوں کے
چلنے اور صحیح و غریب مضرو و منکر اور ساقط کے علوم کرنے میں ان پہلے خاص لوگوں میں تھے جن کا میں نے مشاہدہ
کیا ہے۔ امام دارقطنی کے بعد خطیب جیسا کوئی محدث نہیں پیدا ہوا اور شاید خطیب خود بھی اپنے عیسا کسی کو نہ پایا ہوگا
امام ابو یوسف شیرازی کہتے ہیں کہ خطیب حدیث کو پہچانتے اور یاد رکھنے میں امام دارقطنی کے مثل تو حافظ سمانی نے فرمایا
کہ خطیب بہتہ دو قار و لے ثقہ متعدد خوش خط بڑے ضابط اور فصیح تھے حافظوں کا ان پر خاتمہ ہو گیا۔ ابن شافع
نے کہا کہ علوم حدیث میں حفظ و اتقان کا خطیب پر خاتمہ ہو گیا۔ سمانی کہتے ہیں کہ خطیب کی ۵۶ تصنیفات
میں یکنین ہیں کہتا ہوں کہ تاریخ ابن خلکان میں قروم ہے کہ خطیب کی قریب تو کے تصنیفات ہیں اور اگر انکی تصنیف
سوا تاریخ بغداد کے اور کوئی نہ بھی ہوتی تو صرف یہ تاریخ ہی انکے علم و فضل اور وسعت معلومات کی شہادت کیلئے
کافی تھی تذکرہ الحفاظ میں آپ کی بعض تصانیف کے نام بھی ہیں انہیں اس کتاب شرف صحابہ حدیث کا ذکر بھی ہے جو جامع زہبی
نے کہا کہ خطیب امام غفر عنہ مصنف تھو ان جیسا کوئی نہ تھا۔ ابو یوسف عدائی نے فرمایا کہ خطیب کی موت علم حدیث کی موت
ہو گئی فیصل بن عمری کہتے ہیں میں جابجہ صوریں امام خطیب کے پاس بنیا تھا کہ ایک علوی آیا لو امام صاحب عرض کی کہ یہ
تین سو دینار ہیں آپ کو قبول فرمائی اور بی ضرورت میں خرچ کریں آپ نے نہایت لاپرواہی سے انکار کر دیا اسے ان دیناروں کو
آپ کی جائداد پر ڈال دی آپ جہاد کرنا نہ چھوڑا کر دیاں سوا اٹھ کھڑے تھے اور وہ شخص پنا سامندہ لیکر اپنے وینا رسیٹ کر چل پڑا
ابو ذکریا تبری کا بیان ہے کہ جامع دمشق میں میں پڑھتا تھا اور سجدہ ہی کے ایک تجرو میں رہتا تھا کبھی کسی امام خطیب نے میرا پاس
نہیں لائے اور ہر روز کی کچھ باتیں کر کے مجھ سے فرماتے دیکھو بھائی یہ یہ قبول کرنا بھی سنوئے طریقہ ہے کہ ہر ایک پر یا میرے
ساتنے لیکر چلے جاتے میں ان کو توتا تو میں اپنے اشرفیاء نکلتیں جو آپ مجھے قلم و دوات کے خیم کیلئے دے جایا کرتے تھے
آپ خوش آواز اور بلند لہجہ تھے جو وقت جامع مسجد میں ادا دین پڑھتے تھے تو سجدہ گونج اٹھتی تھی الفاظ حدیث کو اعراب
ماہر کر کے نہایت صحت کیساتھ پڑھتے تھے خود حج کے زمانہ میں جب یہ آپ جاو زمرہ کے پاس پہنچے ہیں تو اس حدیث کو
اگر کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "زمرہ کا پانی حرم مقدس ہے پاجا حرم مقدس اللہ تعالیٰ اسے پورا کرتا ہے" آپ

١١٣	فضيلة كتابة صلاة الله عليه وسلم مع اسمها	٤٣	سند لعل على اهل السنة بحجهم اهل الحديث
١١٣	نوحه بعض قول اللقي ربه اشككت سامعيا	٤٣	استدل على اهل السنة بعضهم اهل الحديث
١١٣	توجيه قول المغيرة	٤٨	بدر الامام جعفر بن محمد ابا حنيفة
١١٥	توجيه قول شعبة	٨٠	لهرون الرشيد
١١٤	امير المؤمنين في الحديث	٨٠	الامام المشافق في تاريخ الكتاب السنة
١١٨	توجيه قول سفيان الثوري	٨١	واب في حفظ الحديث وآداب
١١٨	زكوة الحديث	٨٢	لب الحديث من افضل العبادات
١٢٠	راية سفيان عن الضعفاء	٨٢	راية الحديث افضل من التسليم
١٢٢	توجيه قول مغيرة بن مقسم الضبي	٨٢	تحدث بنزلة درس القرآن
١٢٣	توجيه قول سفيان الثوري	٨٥	تحدث بمثابة الصلوات
١٢٣	ابانة احوال الراية اي الجرح لسيد بغية	٨٥	لحديث افضل من صلوة النافلة
١٢٣	كراهية الاستعانة بالاجابة الشاذة ولا تأخذ المنكر	٨٤	ناية الحديث افضل من صوم التطوع
١٢٦	قول سفيان الثوري في الحب على الحديث	٨٨	لاستشفاء بقراءة الحديث
١٢٤	توجيه خبر مالك بن انس وعبد الله بن درهم	٨٨	بجده عن الخطيب رضي الله عنه عن راية الحديث
١٢٩	توجيه اخبار الامش	٩٣	بول اخبار الاحاد
١٣٠	بجمله بالحديث		اثر ايات عن الصحابة في الحديث على حفظ الحديث
١٣١	مدحه اصحاب الحديث	٩٣	ونشرة والمذكورة به
١٣٢	توجيه قول ابي بكر بن عياش	٩٨	الدوايات عن التابعين فيه
١٣٣	كان ابو بكر عراي الحديث		من تمق راية الحديث من الخلفاء وامن الحديث
١٣٣	ورث عن ابي بكر قول ظاهر بفضل الحديث	٩٩	افضل العلماء
١٣٣	خاتمة الكتاب	١٠٢	دم الشعراء
١٣٣	سند الكتاب	١٠٣	من التذات الحديث وها السنة اهل الحديث
	تصحيح الشيخ محمد بن علي التوسلي كمال راسه		الجزء الثالث من كتاب شرف اصحاب الحديث
	القضا وامين لعتوى بالدينه الموقر رها الله		ذكر لراة الصلح في انعام لاصحاب الحديث من الحباء
	نبذة من توجيه الخطيب حه الله تعالى	١٠٨	والاكرام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب فضائل محمدی کے مضامین کی مکمل فہرست

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۵	اودھ پر غزوت میں آیا گیا اور غبارِ اکوا کی بشارت	۱	خطبہ کتاب
۱۶	ان غبار کی تفسیر اور تشریح	۲	سبب تالیف کتاب
۱۶	ان غبار سے مراد الہدیت ہے	۲	اہل بدعت کی مذمت
	حضرت کی پیشگوئی کہ میری امت کے شر سے زیادہ	۴	بائے قیاس اور علم کلام کی مذمت
۱۶	فرستے ہو جائیں گے جوئے ایک کے سبب جہنمی ہونگے	۶	حدیث میں کل علوم کا وجود ہونا
۱۶	اس پیشگوئی میں جہنمی فرقہ سے مراد تھا الہدیت ہی	۷	اہل حدیث کی مدح اور ان کا نسبتی لقب
	حضرت کا فرمان کہ ایک جماعت آپ کی امت میں	۸	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی الہدیت کے متعلق پیشگوئی
۱۷	قیامت تک حق پر قائم رہیگی۔	۸	اس حدیث سے مراد الہدیت ہیں
۱۸	اس سے مراد بھی الہدیت ہیں	۹	اسی مضمون کی اور حدیث
	حضرت کا فرمان کہ ہر زمانہ کے عادل لوگ علم	۱۰	ایک آیت کی تفسیر
۱۸	حدیث حاصل کریں گے۔	۱۰	کتاب تآویل مختلف حدیث مصنفہ امام ابو نعیم کا ذکر
۲۰	الہدیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء ہیں۔		حدیث شریف کی یاد کرنے اور اسے دوسروں تک پہنچانے کی رغبت۔
۲۰	الہدیت دوسرے نبیوں اور صحابہ کے بھی خلفاء ہیں	۱۱	حضرت کا فرمان کہ میری حدیثیں پہنچا دیا کرو۔
	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا الہدیت کو ایمان	۱۱	حضرت کا فرمان کہ حاضر غائب کو میری حدیث پہنچا دینا
۲۱	کی تعریفیں کرنا۔	۱۱	حضرت کی حدیثیں سننے سے نیا لوگوں کی پیداوار کرنا
	قیامت کے دن الہدیت کا رسول اللہ صلی اللہ	۱۲	چالیس حدیثوں کے حافظ کی فضیلت
۲۳	علیہ وسلم سے سب سے زیادہ قریب جگہ پانا	۱۳	ایک حدیث یاد رکھنے والے کی فضیلت
۲۳	درو و شریف کی فضیلت	۱۴	الہدیت کی عزت کرنا کی ضرورت کی وصیت
۲۴	درو و شریف کے لکھنے کی فضیلت	۱۵	صحابہ کا اس وصیت پر عمل
	حدیث مترین لکھتے ہوئے درو و شریف لکھنے		حضرت کا فرمان کہ دین غنیمت سے شرف ہوا
۲۶	کی فضیلت		

آپ میں مقصد دل میں رہتے ہیں اور میں مرتبہ چار و نرم کا پانی پیتے ہیں ایک قویہ کہ تاریخ ہذا آپ کے سکینر و
یہ کہ بڑا دل کی شبہ جو جامع منصوبہ میں آپ میں حدیث و تاریخ میری یہ کہ شریعتی کے پڑوس میں آپ میں ہوں آپ کی تینوں جامع
توں ہوں۔ میں میں جلد میں اپنے تاریخ بزرگ کی جسکے ایک حصہ کو حضرت امام اہل بیت کے متعلق میں میں نہیں الیا ہوں
اور اسکا اردو ترجمہ بھی کرنا اور لا فخر اللہ علی ذلک (جامع ہذا کے آپ میں درس نے اور انتقال کو خدا کی ترست بھی میں ہوں
جہاں کی حاجتی۔ ہر دن رات میں آپ کے تیرہ قرآن کریم میں کرتے تھے اور میں کیا تھ پڑھا کرتے تھے اور لوگو کو حدیث
بھی پڑھایا کرتے تھے اچھا ترجمہ جو کہ مت کی نظر میں آتا تھا کہ کہیں ان لوگوں کے حکم دیا تھا کہ کوئی شخص وعظ خطبہ وغیرہ
میں حدیث بیان نہ کرے جب تک کہ امام خلیفہ کا اجازت حاصل نہ کرے کیونکہ حدیث کی ہر کھ میں آپ کو مکمل حال تھا ہر بول و لہجہ
خلیفہ اسلام کے سامنے ایک عہد نامہ پیش کیا جسکا مضمون یہ تھا کہ میں نے اپنے خیر و خیرین پر لیا جاؤ اس عہد نامہ پر پڑھنے کے
صحابہ کے کو خطبہ خود اور عہد نامہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا ہوا بتلایا جاتا تھا باسلطنت میں ایک کھلی حکمتی آخر امام خلیفہ کے
سامنے اسے پیش کیا گیا آپ نے ایک منگھا دیکھتے ہی فرمایا کہ جیسی ہے ہوں کی شریعت انہوں نے خود لے لیا ہے آپ نے بے ثبوت
طلب کیا کیا تو آپ نے فرمایا کہ ہاں ایک گویا تو حضرت امیر معاویہ کی ہر فتح غیرت میں ہوا اور امیر معاویہ اس وقت اسلام بھی
نہیں لائے تھے وہ شہ میں فتح نہ کر لے سال مسلمان ہوئے تھے پھر ان کے متخطب اس عہد نامہ پر جو ان کا اسلام کی کیا اہل کہا گیا
کہاں کے لئے علاوہ ان میں دوسری شہادت آپ حضرت امیر معاویہ کی ہر حال کو جب تک خیر نہیں لے ہی وہ انتقال فرما چکے تھے
صفحہ میں خود خندق کی رائے میں انتقال ہوا اور شہ میں خیر کی زمین حضور کے بقدر میں آپ نے اسے انتقال کو دو سال
بعد وہی عہد نامہ پر متخطب کیے کرتے یہ ایک واقعہ بھی نہیں اس میری بیسیوں واقعات میں دینا کو مجبور کر دیا تھا کہ وہ بار
کرمیں کہ حضرت امام خلیفہ اپنے زمانے کے بہت کمال امام اور زبردست علامہ اور لسانی محبت تھے۔ ہاں جو اس علم و فضل زہد و
فقاہت بے نامی اور بے غرضی کے آپ پر بڑی تھی تھے تحذیر اور طلبہ حدیث کے ساتھ عموماً سلوک کیا کرتے تھے انتقال سے
پہلے اپنا تمام مال تحذیر پر تقسیم کر دیا آپ کا تمام کتب میں راہ اللہ وقف کر دیں۔ علم حدیث کے تقریباً ہر فن میں آپ کی کوئی نہ
کوئی تصنیف نہ رہ سکی تصانیف کی عام مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ آج تمام علمائے اہل علم کا جسکے علم حدیث میں حقوق کی تصانیف
کی طرف جھکی ہوئی ہے ہر بڑی بڑی دنیا پائے سر اسے آپ کی تصانیف کی تعریف میں اپنا زور قلم دکھایا ہے اور ان کی عداوت کو ان کی
ذمت کو ان کی تحقیق کو اور ان کی خوش اسلوبی اور حسن بیان اور بلند پایہ تحقیق کو نہایت پسند کیا ہے اور خوب تعریف کی ہے بلکہ دنیا
کی کسی چیز کو وہ ان کو خوب نہیں سمجھتے جتنی محبت انہیں امام خلیفہ کی تصانیف کو ہے۔ امام خلیفہ ہاں رمضان و نصف میں
ستہم میں ہوا رہے ان کی کچھ کو حالت ناز کہ گئی اور وہ کچھ کو انتقال ہو گیا جنازہ کی نماز فاضی ابوالحسن پڑھائی اور آپ اپنی
مقبول دعا اور دلی تناسکے مطابق ہر حاجی کی کمرے پاس میں حق کو گئے ان کے جنازے کے آگے ایک جماعت یوں بکارتی جاتی
تھی یہ وہ شخص جو حدیث نبوی سے اعتراف کو فرم کرنا تھا۔ یہ وہ بزرگسایں جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کذب کو دور کرتے تھے
یہ وہ میں جو حدیث پیغمبر کے حافظ تھے۔ انکا جنازہ اٹھا نوالوں میں ابوالحسن شیرازی بھی تھے علی ابن حسن کہتے ہیں کہ خلیفہ
کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا کہ ایک شخص میری سائے پڑا رہے اس شخص کا حال یہ تھا کہ میں نے کہا جہ جہت میں جا
وہاں کیوں وہ ملاقات ہوئی ہے۔ یہ سبلی کہتے ہیں کہ میں نے اسے بارہویں کو ستہم میں دیکھا میں سو یا ہوا تھا خواب میں
کیا دیکھا ہوں کہ ہم لوگ عادت ساتھ کے مطابق امام خلیفہ کے پاس تاریخ بزرگ پڑھنے کو جب میں نے نصرت فرمائی
خلیفہ کے وہیں جانب میں اور گئے وہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شریف فرمایا میں آپ تاریخ ہذا دے سنے کو شریف لائے
ہوئے میں تو میں نے کہا کہ ابو بکر خلیفہ کی بزرگی کی دلیل ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں دیکھ کر اچھا حال ہو چکا ہے چاہے چاہے

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۶۱	حضرت عمرؓ کی روایت حدیث کی حکایت کی وجہ	۵۱	المحدث سے دشمنی دشمنی ہوئی کی علامت ہے
۶۳	حضرت عمرؓ کی روایت حدیث میں احتیاط	۵۱	بدعتیوں کا حدیث اور المحدث سے چڑنا
۶۷	احادیث میں قبول کا قابل قبول ہونا		المحدث کو برا کہنے والوں پر حضرت امام احمدؒ
	حدیث کے حفظ کرنے کی حدیث کے پھیلانے	۵۲	کا فتویٰ -
۶۸	حدیث کا ذکر کرنے کی صحابہؓ کی تاکید		المحدث اور حدیث کی مدح اور اہل رائے
۷۰	تابعینؓ کی اس کی بابت تاکید	۵۲	اور رائے قیاس کی مذمت
	شامان اسلام کا روایت حدیث کی تمنا میں	۵۴	امام ابوحنیفہؒ کو امام جعفر بن محمدؒ کی نصیحت
۷۰	کرنا اور محدثین کو سب علمائے فضل جانتا		کتاب و سنت کی تارک اور علم کلام کی شیلانی
۷۱	خلیفہ ماموں رشیدؒ کا قول	۵۵	پر حضرت امام شافعیؒ کا فتویٰ
۷۱	اس روایت کی تنقید	۵۶	حفظ حدیث کے ثواب کا بیان
۷۲	خلیفہ متوکل کا واقعہ	۵۶	ایک حدیث کے حفظ کا ثواب
۷۳	اس روایت کی تنقید	۵۶	دو حدیثوں کے حفظ کا ثواب
۷۴	خلافت شرع اشعار کہنے والوں کی مذمت	۵۷	علم حدیث کی تمام عبادتوں پر فضیلت
۷۵	حدیث اور المحدث کی مجلسوں کے بچھی	۵۸	حدیث کی روایت کی تسبیح خوانی پر فضیلت
	فضائل محمدیؐ کا تسبیح حصہ	۵۸	حدیثیں بیان کرنی درج قرآن کے تمام مقام میں
	دیندار صالح لوگوں کے وہ خواب	۵۹	حدیثیں بیان کرنی نماز پڑھنے کا درجہ رکھتی ہیں
	جن میں انہوں نے المحدث کی افروزی		نفل نماز سے بھی افضل عبادت حدیث کا پڑھنا
	بزرگیاں اور درجات ملاحظہ	۵۹	پڑھنا ہے -
۷۸	فرمائے ہیں -		ایک حدیث شریف کا کہنا رات بھر تہجد پڑھنے
	حضورؐ کے نام نامی کے ساتھ صلی اللہ	۵۹	سے افضل ہے -
۸۲	علیہ وسلم کہنے کی فضیلت		نفل روزے سے بھی حدیث کی کتابت کا
	بعض اقوال کا بیان جن سے	۶۰	افضل ہوتا -
	لوگ دھوکہ کھا جاتے ہیں اور ان کے صحیح	۶۱	امام خطیبؒ کا بہترین مشورہ
۹۳	منہی اور ٹھیک مطلب اور سچی توجیہ	۶۲	حدیث تریف کی تلاوت کی بیماری دوہو جاتی ہے

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۹	ولید کراچی کی آخری وصیت	۲۴	اس کا باعث نجات ہونا
	المحدث کا مستحق نجات ہونا اور سب سے پہلے	۲۵	اس کا باعث نوز ہونا
۴۰	جنت میں جانا		حدیث پڑھنے والوں کو حضور کی بشارت
۴۱	غیبی گواہ	۲۵	امیر ان کا حضور کے ساتھ تعلق
۴۱	طلب حدیث کے لئے سفر کرنا کی فضیلت		اسناد کی فضیلت اور اسناد کا اس امت
۴۲	المحدث کا قرآن پاک میں ذکر	۲۶	کے ساتھ مخصوص ہونا
۴۲	حدیث کے طالب علموں کا قرآن کریم میں ذکر	۲۷	انگلی انتوں اور اس امت کی تحقیق کا فرق
۴۳	عالم اور عابد کا فرق	۲۸	محمدین کی بلا رو در عایت جرح
	حدیث شریف کے سننے اور کہنے میں دونوں	۲۹	احکام شریعت کی معرفت اساد پر موقوف ہے
۴۳	جہان کی بھلائی کا ہونا	۳۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امین المحدث ہیں
۴۴	علم حدیث تمہاری کار فیق ہے	۳۱	دین کے حافی اور سنتوں کے محافظ المحدث ہیں
	شہا بن اسلام کا المحدث کے لئے بیت المال	۳۲	المحدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث ہیں
۵	سے حصہ مقرر کرنا		المحدث بھلائیوں کا حکم کرنا اور برائیوں
۵	نوعمر لوگوں کو حدیث شریف سنانا	۳۳	ہے روکنے والے ہیں
۶	اپنی اولاد کو حیرت حدیث شریف پڑھانا	۳۳	المحدث بہترین لوگ ہیں
۷	اپنی اولاد کو لالچ اور پوچا کر حدیث سنانا	۳۴	اہل حدیث کا عشق حدیث
۷	حدیث نہ جاننے والے علماء کی مذمت	۳۵	روئے دین پر المحدث کی بہتر اور کوئی جماعت نہیں
	مرتے دم تک حدیث شریف کا شغل رکھنا	۳۶	المحدث کا بدلہ اور اد لیا اللہ ہونا
۸	چاہئے	۳۷	اگر المحدث نموتے تو بقیہ اسلام نہ رہتی
۹	اہل حدیث کا باوہیل ہونا	۳۷	اہل حدیث کا شغل حدیث
۱۰	حدیث نہ جاننے والے فقہا کی مذمت	۳۸	المحدث کے قلمدانوں کا وصف
	حدیث سے رغبت نہ کہنے والے اور غیبت		فضائل محمدی کا دوسرا حصہ
	نہ رکھنے والوں کا بیان	۳۹	سنی والی جماعت المحدث کی ہے
	المحدث کی محبت اہلسنت کی علامت ہے	۴۰	خليفة مار بن خید کا ایک زریں قول

يا بشري

جزء من تاريخ بعداد لاهما العلامه المحدث الى كثر الخطب بعد ادنى حرمه
في ترجمه الامام ابي حنيفة النعمان بن ثابت الكوفي امام اهل الرأي رحمه الله تعالى
اتيها اخوان وحدث في سفر الحج بدار الشيعه محمد نصيف الساجي بالحد
هذا الحراء الشريف فاعتنتم له انه جزء من الكتاب له باله الذكر في محبي رهس
صلى الله عليه وسلم سماعه فما كان احد ليترك هذا الميراث ففعل هناك ثم بعد
وصولي الى الوطن ترجمه بالهندية لكي يعرّفه فهو الآن مطبوع مؤخر المحمد
فالمرحوم مسكر ان نزودوه -

في هذا الحراء ترجمه الامام ابي حنيفة ونسبه وارادته على لاله المقصداً وامتناعاً قد وه
بنداد وموسى به في السجود وصدقه ذكر المسئلة التي ذكرها وابتداه باله طرفي العلم ومنافيه هاتين
في عقده ما ذكر من عبادته ورعه ما ذكر من حقه وما احتج بحسن عهده وما ذكر من وفور عقله في
دلتقه ما حكى عنه في الامان استغابه من القول بخلن القرآن عدم في اسحاق القرآن ذكر الربا
عن حكى عنه القول في حلل العرائ ذكرها حكى عنه من انه في الحرج على السلطان ما حكى عنه
من مستشعرات الفاظه الافعال ما قاله العلماء في عدم رايه في التوحيد منه ما حكى في الحرج
والتعد بل عليه من انه هذا السان ذكره بوجه الصلوة عليه دفنة تدبره الى غير ذلك والله
المسؤول ان برر من الشفع به وباماله وان يهد بينا طريقت الهدى و هو الحبيب
لمسأل ودعا -

. ومثل هذا بين الكتابين الكبيرين طبعت على نفقتي خلاصة السير في احوال
سيد البشير الامام محمدي لدين ابي جعفر احمد بن عبد الله الطبري مع ترجمته بالهندية
وهو كتاب فيج الشأن احسن التبيان لا مطنب مل ولا مؤخر بخل وكتاب السنة
لاه امام اعجاز الحبر بفضل احمد بن محمد بن حنبل في العقائد مع ترجمه الهندية وجزء
فيح اليدين لقاصد لقضاء مهتم لمسلمين السنة تقى الدين السبكي مع ترجمه الهندية
منفعاً الله اياكم كتب المحمد بن يحيى رداً وباكراً في مر تها واجمعين -

وانا المقتدر الى الله - ابو عبد الله محمد بن ابراهيم - عفا عنه مولاة العفو الرحيم ود لك في غرة
في العدد ٣٥٥ هـ - تطلب هذا الكتاب كل هذا العنوان فتراد في محله ابي زيد والله

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	صرف اسناد کی کثرت اور غریب حدیثوں		حضرت مغیرہؓ کے ایک ایسے
۱۰۰	کی روایت کی چابکدہ والو کی مذمت	۸۳	قول کی توجیہ
۱۰۳	حضرت اعشؓ کے ایک ایسے قول کی توجیہ		حضرت شہبہؓ کے ایک ایسے قول
۱۰۴	حضرت اعشؓ کے غصہ کا حال	۸۴	کی توجیہ
۱۰۵	حضرت اعشؓ کا ایک مزید واقعہ	۸۵	حضرت شعبہؓ دم کا درجہ اور جس حدیث
۱۰۶	ایک دوسرا لطیف		حضرت سفیانؓ ثوریؓ کے ایک ایسے
۱۰۷	دوا اور پُر لطف لطیف	۸۷	قول کی توجیہ
	حضرت اعشؓ کی زبانی حدیث اور	۸۸	علم حدیث کی زکوٰۃ
۱۰۸	المحدث کی مدح و ستائش	۹۰	حضرت سفیانؓ پر جرح
	حضرت ابو بکر بن عیاشؓ کے ایک		حضرت مغیرہ بن مقسمؓ ضبیؓ کے ایک
۱۱۰	ایسے قول کی توجیہ	۹۳	ایسے قول کی توجیہ
	حضرت ابو بکر بن عیاشؓ کا بیان		جرح اور تنقید کا غیبت میں داخل
۱۱۱	حدیث میں تاثر		نہ ہونا بلکہ دینِ خدا کی حفاظت کے
	حضرت ابو بکر بن عیاشؓ کا اہلیت	۹۵	لئے اس کا ضروری ہونا
۱۱۵	کی تشریفیں کرنا۔		علامہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی
	مصنف مرحوم علامہ خطیب رحمۃ اللہ		اس بارے میں مستقل تصنیف
۱۱۸	علیہ کی ایک اور مفید تصنیف	۹۶	بنام کفایہ
	امام خطیبؒ محدث بغدادیؒ کے		غریب اور منکر حدیثوں کی روایت
۱۳۳	مختصر حالات عربی میں	۹۷	سے بچنا چاہئے۔
۱۳۵	عربی فہرست		حضرت سفیانؓ ثوریؓ کی علم حدیث
۱۳۷	امام خطیبؒ کی مختصر نحو مخبری اردو میں	۹۸	کی تاکید اور مدح
	امام خطیبؒ کی ایک اور کتاب طبع		امام مالک بن انسؓ اور امام عبداللہ بن ادریسؓ
۱۴۴	ہو جانکی خوشخبری عربی ۱۴۳۳ اردو	۹۹	کے ایک ایسے قول کی توجیہ

اس کتاب کے مترجم جناب مولانا مولوی محمد صاحب کی بعض دیگر تصانیف

- امام محمدی - امام خطیب بغدادی کی کتاب تاریخ بغداد کے ایک جزو کا ترجمہ جس کا مفصل اشتہار صفحہ ۱۳۱ پر ہو چکا ہے۔
- سیرۃ محمدی - امام ابو جعفر طبری کی کتاب خلاصۃ السیر جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل اور متبصر سوانح عمری ساتھ ہی آپ کی جملہ ازلیہ مطہرہ اولاد و غلام، لوٹیاں، اچھا، ماموں اور سارے خاندان کے حالات، اجالہ اسباب جنگ غزوات اور ہر کام کے طریقہ لکھا بیان عربی بہ ترجمہ محمد بن عمر بن عبد الوہاب ۱۲۰۰ھ
- عقائد محمدی - حضرت امام احمد بن حنبل کی کتاب اسنن کا عربی سمیت اردو ترجمہ عقائد کے باب میں قیمت ۴۰
- برہان محمدی - حضرت امام سبکی کا رسالہ خبر، فہم الیدین عربی اردو ترجمہ سمیت فہم الیدین کے تحت میں ۲۰
- صلوۃ محمدی - وضو، تیم، نماز پنجگانہ، جنازہ، تراویح، تہجد، عیدین وغیرہ کا حوالوں سمیت بیان ۳۰
- صیام محمدی - نفلی فرضی روزوں کے احکام، مسائل و فضائل، ماہ رمضان، میلۃ التقوا، اعتکاف، مقدار انقطاع و غیرہ کے احکام ۳۰
- زکوٰۃ محمدی - کس دن پر زکوٰۃ دینا چاہئے، کب دینی چاہئے، کتنی دینی چاہئے، غرض زکوٰۃ اور نفلی خیرات کے کل باب ۱۳
- حج محمدی - اہل التواضع کا گناہ، حج و عمرے کے فضائل، التوائے حج کے دلائل کی تردید، حج کی عبادت، غرض بیعت کا بیان ۱۰
- توحید محمدی - کئی قرون، گنبدوں، قبروں، بنائیں، کراہت بنے ہوئے کو گرا دینے کے تقریر اور دلائل قرآن مجید و فقہ حنفی
- حکامیت محمدی - سلطان سجد کے دعوے ملکیت کے اعتراضوں کا مکمل جواب ۱۰
- برائت محمدی - حسن نیکانی کے رسالے نادان و دہائی کا دوائی کے ساتھ جواب ۱۰
- قبیلہ محمدی - سبذابل نجد کی فضیلت، احادیث اور جس حدیث میں نجد کی مذمت وارد ہو اس کا صحیح مطلب ۲۰
- مولود محمدی - مولود کے روکی میں دلیلیں - قیام مولود کے روکی میں دلیلیں ۳۰
- عقیدہ محمدی - اہل حدیث کے صحیح مذہب کا بیان اور ان کے مذہب پر جو تہمتیں ہیں ان کا ازالہ ۱۰
- دلائل محمدی - آمین، اربع الیدین، سورہ فاتحہ کا حدیثوں سے اور ختمی مذہب فقہ کی کتابوں کے ثبوت اور اہل حدیث کو کسی مسجد سے روکنے کی حقیقی مذہب حرمت اور اہل حدیث کے حق پر ہو جانے کی مذہب کا بیان ۳۰
- دراپت محمدی - حقیقی مذہب کی اعلیٰ کتاب ہدایہ کی تنقید، صاحب ہدایہ کا حدیثوں میں کمی زیادتی کرنا
- اماموں کے مذہب بیان کرنے میں غلطیاں کرنی - ہدایہ کے ایک تلمیذ سمیت نامک مسائل، امام صاحب
- اولاد کے شاگردوں کے ایک تلمیذ اختلافی مسائل، غنیوں کا صرف امام صاحب کی تقلید نہ کرنا، خود
- امام صاحب کے اقوال میں حلال حرام کا اختلاف وغیرہ - قیمت صرف ۱۲
- ہسنے کا پتہ لگانا :- دفتر اخبار محمدی جمیرہ پڑاڑہ دہلی

خوشخبری

سفر حج کے زمانہ میں جہاں مجھے یہ دو مکون مدینہ شریف کے کتب خانے سے حاصل ہوا وہاں جدہ میں شیخ محمد نصیف صاحب تاجر کے کتب خانہ میں ایک سچو مفید کتاب بھی بھرتا کبیر حافظ ابوبکر خطیب رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ بغداد کا ایک جزو نظر پڑا۔ امام خطیب کی جلالت شان کے آثار اور انکی لوزانی یادگار میں انکی اس تصنیف تاریخ بغداد کو جو مرتبہ مائل ہے وہ تصحیح بیان نہیں یہاں تک کہ آپ ابھی ان کی مختصر سوانح کے صفحہ ۱۳۸ میں پڑھائے ہیں کہ اس میل القدر کتاب کے سننے کے لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا تشریف لانا بعض بزرگوں نے اپنے خواب میں دیکھا ہے تو ناممکن تھا کہ ایک ایسا شخص کسی کے ہاتھ لگے اور پھر اچھوتا ہی رہ جائے یہہ جزو بھی وہاں سے نقل کر لیا گیا اور ہندوستان میں پہنچ کر اس کا باقاعدہ ترجمہ کیا اور پھر اس کتاب فضائل محمدی کی طرح اُسے بھی چھپوا لیا آپ اسکی زیارت بھی ضرور کریں۔

جہاں محدث کبیر حافظ خطیب کی جلالت اور تاریخ بغداد کی عظمت کا اجتماع ہوا اس کتاب کو باعتبار اپنے مضمون کے بھی ایک خاص خصوصیت حاصل ہے یعنی اس میں حضرت امام ابو نعیم کے حالات واقعات ہیں اس میں آپ کے ابتدائی حالات کے بیان کے بعد آپ پر عہدہ تضا کا پیش ہونا آپ کا کرنا اسپر او بیٹ اور جلیانی کی سختی سہنا بغداد پہنچنا قید خانہ میں ہی انتقال فرمانا تعلیم میں شمول ہونا فن فقہ میں کمال کو پہنچنا آپ کی عبادت حالات درس و تدریس زہد و تقویٰ پر سیرگاری وفقہ و مسیت معلومات و وقت نظر وجود و سخا حسن خلق حسن عہد و فروع عقل باریکی بینی ذہانت و مسانت وغیرہ وغیرہ بڑے بڑے مناقب کا تفصیل وار ذکر ہے اور ہر واقعہ کو امام خطیب نے سبب بیان فرمایا ہے ساتھ ہی ساتھ آپ پر محدثین کی جو بریں ہیں انہیں بھی بیان کر دیا ہے غرض مناقب مشاہیر کا بیان نہایت خوش سلیبی سے ہوا اس کتاب میں موجود ہے ایک ہی چیز نہیں امام متا کے بعض مخصوص مسائل جن پر ان کے ہم زمانہ فقہاء و محدثین گزشت کی ہر وہ بھی اس میں موجود ہیں مثلاً ایمان کے بارے میں آپ کا ایک خاص خیال خلق قرآن کے مسئلہ میں آپ کے اقوال سلطان اسلام پر چڑھائی کر نہیں آپ کے فتاویٰ اور سیط کے بعض اقوال افعال پھر رائے کی مذمت میں علماء محدثین کے اقوال وغیرہ آخر میں امام صاحب کے انتقال اور آپ کے کفن و دفن متبرہ وغیرہ کا ذکر ہے۔

مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ ان دونوں کتابوں کی خدمت جو خدا نے مجھ پر فرمائی ہو وہ قبولیت کو پہنچے اور کیا عجیب کہ میرے لئے یہ ایک باقیات صاحب خاں کو واللہ ذو الفضل العظیم (محمد) کو ہے۔ یہ کتاب بقیۃ الدریہ دیرپا ہے آپ طلب فرما سکتے ہیں۔ دفتر اخبار محمدی جمیرہ دہلی

اخبار محمدی

اگر آپ قرآن و حدیث کی معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ کو سچی توحید اور فاضل سنت کی اشاعت کا شوق ہے۔ اگر آپ کو مذہبِ اہلحدیث کی وسعت اور عالمگیری کی انگ بے اگر آپ شرک و بدعت کی جڑیں کو کھلی کرنی اور رسوماتِ مرقومہ کی بنیادیں اکھیر پھینکنی چاہتے ہیں اگر آپ اصل اسلام کی پہچانی اور سنتِ رسولؐ کی باستانی کی دمن میں میں تو آپ "اخبار محمدی" شگوائیں جو حضرت مولانا مولوی محمد صاحب لدھی مترجم کتاب ہذا کی زیرِ اذیتِری نکل رہا ہے۔

کیا یہ کم حیرت و استعجاب کی بات ہے کہ آپ اپنے اس مبلغ کا خیر تمام نہ کریں؟ جو دنیا کے اس سرے کو لیکر اس سرے تک آپ کے مذہب کی تبلیغ کرتا پھرے۔ جو حدیث اور اہلحدیث کا حامی ہو، جس فرستے اور احسن علم کی تفصیلت آپ ابھی اس کتاب میں پڑھ آئے ہیں، میں تو کہوں گا کہ اس دینی پرچہ کی حمایت اعانت اشاعت آپ پر بھید ضروری ہے۔ آج جبکہ باطل فرستے بھی اپنے عقائد و مسرول کو کھول گول کر بلا کر ہوں آپ حدیث اور علم حدیث اور اہل حدیث کے خادم اخبار محمدی کی طرف توجہ دلائیں یہ کس قدر تعجب خیز امر ہے؟ اگر آپ چاہتے ہیں کہ کتاب فضائل محمدی جیسے تازہ تر مضامین ہمیشہ ہر وقت دیکھتے رہیں، حدیث و فقہ کا فرق ہر وقت آپ پر واضح ہوتا رہے تو آپ اخبار محمدی کو لانا خط فرماتے، اگر اس قرآن و حدیث کی خدمت و حمایت۔ اعانت و اشاعت کرنی والا، مخالفین اسلام کو مدلل جواب دینے والا، رسومات غیر شرعیہ سے مسلمانوں کو روکنے والا، جماعتِ اہلحدیث پر سے بیجا تہمتوں اور علوم ان س کی بدلفنیوں کو دور کرنی والا، اہلحدیث جماعت کے صحیح اور شیطانی عقائد بیان کرنی والا، اہلحدیث کے سچے مذہب قرآن و حدیث کو بہترین طریقہ سے مخلوقِ خدا کے سامنے پیش کرنی والا، و تقیہ صحیح مسائل ہر وقت بیان کرنی والا، اہلحدیثوں پر جو اعتراض ہوں ان کی جو بھی لغت کی جائے اسکا صحیح با دلیل زور دار اور جی اٹل جواب دینے والا، غیر خدا کی عبادت کے جتنی دلائل اور غریبی کی اطاعت کشاںوں کو دندے سے لگا کر نیوالا، علوم ان س کا ستارہ عالمگیر کا سہارا، علماء کا بہترین رفیق اخبار محمدی ہے۔ اس میں علماء کرام کے کار آمد مضامین، شرعی غلطیوں، ملکی مسائل اور سچی خبریں بھی ہوتی ہیں۔ کاغذ، کہانی چھپائی، اعلیٰ اور خوشنما ہو اور ہر چند ہوں تو ٹھیک وقت پر نکلتا ہوتا ہے۔

"باجود ان تمام خوبیوں کے قیمت سال بھر کی صرف تین روپے"

پتہ: دفتر اخبار محمدی، اجمیری دروازہ، دہلی